شیعہ سنی مناظرہ
مولانا عبدالشکورؒ
(کاکوروی) 75/=

وما النصر الا من عند الله العزیز الحکیم

حسب فرمائش جناب مولوی محمد عبدالشکور صاحب مؤلف رسالہ ہذا کتاب

النصرة الغیبیه
علی
الفرقة الشیعیه

باہتمام اضعف الانام محمد عبداللہ صدیقی تاجر کتب لکھنؤ چوک و مالک مطبع مجتبائی

در مطبع مجتبائی لکھنؤ مطبوع شد

فہرست کتب مختصر موجودہ دُکان محمد عبد اللہ تاجر کتب لکھنؤ چوک و مالک مطبع مجتبائی لکھنؤ

واضح ہو کہ راقم کی دُکان مین تمام علوم و فنون کی کتب کا ذخیرہ فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست ۔ر کا ٹکٹ بھیجنے پر پیڈہ والا بیرنگ حسب الطلب شائقین روانہ کیجاتی ہی تاجرون کو بہ نرخ تاجرانہ ہر طور کا مال ملسکتا ہی جنکے معاملات خط و کتابت جوابی سے طی ہونگے اسلیے علاوہ اشیا ساخت لکھنؤ مثل چکن و فردرزائی و لحاف و عطریات و روغن خوشبودار و ادویہ مرکبہ مفردہ ہر مرض و عنایت ہر قسم بذریعہ ویلوپی ایبل پارسل روانہ کیجاتی ہین جو صاحب کتاب یا نقشہ جسن زبان مین چھپوانا چاہین عمدہ طور سے اوسکا معاملہ طی ہو سکتا ہے

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
قرآن شریف ہر قسم مترجم و سادہ۔ حمائل شریف۔ تفسیر سورہ بقر فارسی مولفہ شاہ عبد العزیز صاحب۔ الیضاً پارہ تبارک الذی۔ الیضاً پارہ عم۔ تفسیر جواہر القرآن۔ جواہر التفاسیر۔ خلاصۃ التفاسیر از اول تا چہارم۔ تفسیر سورہ یوسف۔ تفسیر سورہ فاتحہ۔ بلوغ المرام۔ گریۂ بتول۔ رحلت بتول۔ مولود شریف شہید۔ مولود شریف جدید۔ مولود شریف حبیبی۔ مولود سعید حصہ اول۔ الیضاً حصہ دوم۔ رحمت الرحیم لکھنؤ۔ الیضاً دہلی۔ بہار جنت۔ سیر الاولیا۔ مجموعہ ملفوظات	[illegible]	خواجگان بزرگ۔ جسمین انیس الارواح دلیل العارفین فوائد السالکین راحۃ القلوب جملہ چار رسالے شامل ہین۔ تورۃ الناصحین۔ طوالع الفراسخ بزرگون کے حالات مین عمدہ کتاب ہے۔ پارہ بخاری شریف اردو بازار اول الثانیات۔ ذم فی پارہ۔ غیاث اللغات۔ کریم اللغات۔ منتخب اللغات۔ بہار ہند اردو کا لغت شعرا کے لیے بہت مفید ہے محاورہ ایک مثالیہ اشعار اساتذہ۔ کاتھ بر قابل دید ہی۔ شرح قصاید سودا کامل۔ مجربات اکبری۔ تریاق اکبر	[illegible]	علاج الغربا۔ قصہ ممتاز۔ داستان امیر حمزہ کامل سات جلد و نمین خاص لکھنؤ کی زبان مین چھپا ہے۔ الف لیلہ اردو۔ طلسم ہوش ربا اول۔ الیضاً جلد دوم۔ الیضاً جلد سوم۔ الیضاً جلد چہارم۔ پنجم حصہ اول۔ پنجم حصہ دوم۔ الیضاً حصہ ششم۔ الیضاً حصہ ہفتم۔ نوشیروان نامہ۔ الیضاً جلد دوم۔ کوچک باختر۔ بالا باختر۔ ایرج نامہ۔ الیضاً جلد دوم۔ سیر کہسار کامل۔ اردوے معلے غالب۔ جادو کا کھیل	[illegible]	مداری کا تماشہ۔ قانون راگ۔ نغمہ سرود ہر دو حصہ۔ نغمہ آرا ہر سہ حصہ فی حصہ۔ جادوے فرنگ یہ رسالہ طرز جدید عمدہ طور سے لکھا گیا ہی۔ نغمہ جانفزا معروف بقوت روح۔ نغمہ عشاق کامل۔ نغمہ بلبل چہک۔ نغمہ دلدوز۔ لطائف اکبر دو حصہ۔ نکات بیربل۔ مرقع لطائف ہر چہار حصہ فی حصہ۔ گلشن جانفزا۔ فسانہ گلشن۔ فسانہ شیرین۔ قصہ ٹھگ حصہ اول۔ الیضاً حصہ دوم۔ طلسم الفت۔ الیضاً با تصویر۔ قصہ حاتم طائی۔	[illegible]	باغ بہار۔ فسانہ عجائب۔ گلشن وقار۔ دیوان داغ۔ الیضاً جلد دوم۔ دیوان عاشق۔ دیوان قلق دہلوی۔ کلیات فقیر۔ کلیات امام بخش صہبائی۔ ضابطہ دیوانی۔ الیضاً نولکشوری۔ ضابطہ فوجداری۔ تعزیرات ہند۔ الیضاً مع شرح۔ فسانہ آزاد کامل۔ قانون معاہدہ۔ قانون شہادت۔ بہ شتنا عیسوی۔ انتخاب آئین شیام لال جسمین کل قوانین و تعزیرات و احکام ضروری۔ گورنمنٹ گزٹ حرف بحرف ہر چہار پہلی گورنمنٹ مندرج ہے۔ آبادی رسالت پناہی	[illegible]	مقناطیس القلوب۔ طلسمات منازل قمر۔ الواح الجواہر۔ رسالہ اصول شطرنج مع نقشجات جس سے قواعد بآسانی تمام معلوم ہو سکتے ہین۔ ہدیۃ الاحبا۔ کشاف النجوم۔ نیر اعظم نجوم مین نہایت ہی نادر رسالہ قابل ہے۔ احکام النجوم۔ شمس الرمل۔ محبوب الرمل۔ میدان الرمل۔ تسہیل الرمل فن رمل کے اصول کی کتاب ہی جسکے قواعد و ضوابط یاد کرنے سے اس فن مین انسان استخراج احکام پر قادر ہو جاتا۔ ملفوظ زراقی مع مناقب زراقی

محمد عبد اللہ تاجر کتب لکھنؤ چوک و مالک مطبع مجتبائی لکھنؤ

وما النصر الا من عند اللہ العزیز الحکیم

للہ الحمد والمنہ کہ از تالیفات مولوی محمد عبد الشکور صاحب سلمہ رسالہ

النصرۃ الغیبیہ
علی
الفرقۃ الشیعیہ

باہتمام ضعیف الانام محمد عبد اللہ صدیقی تاجر کتب لکھنؤ چوک و مالک مطبع مجتبائی

در مطبع مجتبائی لکھنؤ مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحَمدُ لِاَھلِہٖ وَالصَّلوٰۃُ عَلیٰ اَھلِھَا

امابعد اذل خلیقہ بندہ سرتا پا گناہ امیدوار رحمت رب کریم وشفاعت حضرت
خاتم النبیین علیہ وعلی آلہ وصحبہ افضل صلوۃ وتسلیم خادم الطلبہ **محمد عبد الشکور**
کاکوروی ابن مولوی شیخ محمد ناظر علی ابن طبیب شیخ محمد فضل علی عفا اللہ عنہم وتجاوز عن سیاتیہم بجاہ رسولہ الرؤف الرحیم
بعد اہدای سلام سنت سینہ سلام خدمت میں ارباب فضل وکمال ناظرین باتمکین وسامعین سراپا
دانش ودین کے عرضہ پرداز ہی کہ یہ فاقد الاستعداد قلیل البضاعت عدیم الفرصت ناآشنای
منزل علم ودانائی آوارہ دشت جہل ونادانی اپنے کو ہرگز ہرگز کسی طرح اس قابل نہین
سمجھتا تھا کہ اِس میدان عظیم الہیبۃ والشان مین جو مخیم علمای اعلام ہی اپنے ناتوان قدم کو
رکھے اور اِس جلسہ باعظمت وجلال کے معزز حاضرین کی مقدس فہرست مین یہ احقر الانام
بھی داخل ہو اور اِس مجلس رفیع المکان کی باعزت مسندونکو اپنی ذات ننگ کائنات سے آلودہ
کرے اور اِس بزم منور کا ایک بدنما دھبہ معلوم ہو اور نہ اب سمجھتا ہی اور واقع مین بھی ایسا ہی ہی
لیکن میرے ایک مکرم دوست نے اس مناظرہ کا ذکر جمیل انعقاد سے کئی روز پیشتر کچھہ
بطور اجمال اس عنوان سے مجھکو سنایا تھا کہ جسکے معنون کے خارج مین پائے جانے
اور اوس حکایت کے محکی عنہ کو اپنی آرزومند نظرون سے دیکھنے کا از حد مشتاق ہو کر
اون سے کہنے لگا کہ جس روز یہ جلسہ منعقد ہو براہ عنایت ومہربانی مجھکو بھی اپنے ساتھہ

لے لیجیگا جسکے جواب مین میرے محب ایمانی نے یہ فرمایا کہ اگر تمسے کسی نوع کے مدد کی
توقع ہو توخیر ورنہ وہان جانے سے کیا نتیجہ کچھ کثرت تعداد اشخاص تو دکھلانا منظور ہی
نہین مین نے پوچھا کہ یہ مناظرہ کس باب مین ہی اونہون نے فرمایا کہ حضرات اہل تشیع
آیات قرآنی سے حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو خلیفہ بلا فصل ثابت کرین گے
اور ہمارے مناظر مولوی محمد عبدالحکیم صاحب اوسکو رد کرینگے اسکے جواب مین احقر نے
عرض کیا کہ واقعی مجھسے اِس معاملہ خاص مین کسی نوع کے مدد ملنے کی توقع نہین کیجا سکتی
اسلیے کہ مجھے علم تفسیر مین کما ینبغی فی ہذا الباب بلکہ کسی قسم کی مہارت کیا بلکہ مداخلت
بھی نہین ہی چہ جائیکہ کسی آیت سے استدلال کرنا یا استدلالات حضرات اہلِ تشیع
کو حسب قاعدہ رد کرنا اور اسمین ملاک الامر مطالعہ کتب کلامیہ فریقین ہی کہ جس سے
معلوم ہو کہ علمای حضرات اہلِ تشیع بمقابلہ علماے اہلِ سنت کس نہج سے استدلال
کرتے ہین اور علماے اعلام اعلٰہم اللہ دار السلام اونکا جواب باصواب کس ڈھنگ سے
دیتے ہین اسلیے کہ یہی موجب بصیرت ہی اور بندہ ناکارہ ابتک اِن سب امور سے محروم ہی
خصوصاً کتب کلامیہ فریقین وکتب اصول و قواعد حضرات اہلِ تشیع سے تو بالکل
نابلد ہی حتی کہ علم کلام اہلِ سنت کی اسقدر مشہور و معروف کتاب یعنی تحفہ اثنا عشری
تصنیف منیف حضرت علامۂ دہلوی صانہا اللہ من مطالعۃ کل غبی وغوی کے دیکھنے
کا بھی اتفاق بنظر تدقیق و تحقیق نہین ہوا اور یون سرسری نظر سے اگر کبھی دو تین سطرین
دیکھ بھی لی ہون تو اوس سے کیا نفع ہو سکتا ہی اور مین نہین بلکہ جسقدر طالب علم

درسیات کے ہین ادن ہین سے کسی کو اسطرف توجہ نہین ہوتی اسلیے کہ اُن بیچارون کو اپنے
درسیات سے اسقدر فرصت کہان ملتی ہی جو وہ کسی کام کی طرف توجہ کرین۔
فضلاً عن ھٰذِہِ الاَمرِ الَّذِي يَطلُبُ جُزءاً عَظِيماً مِنَ الزَّمَانِ وَالفِعلِ المُهتَمِّ بِالشَّانِ
مگر حمیت دینی وحمایت ایمانی نے میرے ان سب خیالات کو پس پشت ڈالدیا اور ہرچند
کہ مین بباعث اپنی عدم قابلیت وفقدان لیاقت کے کہ جسکو بمقتضای من آنم کہ من دانم
مین ہی خوب جانتا ہون عذر کرتا رہا لیکن ایک عذر بھی سماع قبول مین نہ آیا اور فرمایا کہ
رہدایت سرای قرآن آے ادب آموز از کلام خداے
یعنی نصرت وظفر منجانب اللہ ہی کچھہ قابلیت ولیاقت پر موقوف نہین ہی چنانچہ فرماتا ہی
وَمَا النَّصرُ اِلَّا مِن عِندِ اللهِ العَزِيزِ الحَكِيمِ اور علاوہ اسکے بارہا بطفیل اپنے رحمت خاصہ کے
اوسنے تم لوگونکی فتح وظفر کا وعدہ فرمایا ہی پس ایسے ہی صادق الوعد قدیر کی رحمت
کاملہ سے ناامید ہونا موجب خسران دنیا وآخرت ہی اس کلام ہدایت انضمام کے
سننے سے عزم جزم شرکت جلسہ کا پیدا ہوا اور دوسرے جلسہ سے بندہ بالالتزام شریک
ہونے لگا اور جو کام کہ مولوی محمد عبد الحکیم صاحب بندہ کے لائق سمجھتے تھے اس اذل
خلیقہ کے متعلق فرمانے لگے اور باعث معرفت فیما بین بندہ وجناب مولوی محمد عبد الحکیم صاحب
ونیز سید محمد ہادی صاحب سے کہ جو بانی[1] مناظرہ ہین یہی جلسہ ہی یہ تہا سبب شرکت
کمترین کا اس جلسہ مین لیکن سبب انعقاد جلسہ پس جو مجھسے سید محمد ہادی صاحب نے
بیان کیا ہی لکہتا ہون اور چونکہ بعض بعض امور کہ جو مولوی محمد عبد الحکیم صاحب کے متعلق ہین

[1] ... باعث ... متعلق مناظرہ ... باعث فی الحقیقت سید احمد رضا صاحب ہین ۱۲ منہ عفا اللہ عنہ

اونکی تصدیق مولوی صاحب موصوف بھی کرتے ہین اور خارج سے بھی بعض بعض واقعات
کی تصدیق بندہ کو پہونچی ہی چنانچہ آیندہ بیان کرونگا اس باعث سے مجھے امید واثق ہی کہ
سید محمد ہادی صاحب اس معاملۂ خاص مین صادق المقال ہین اور یہی باعث ترجیح
اس سبب مناظرہ کا اوس سبب مناظرہ پر ہی کہ جو حضرات اہلِ تشیع بیان فرماتے ہین
فلمذ کرہُ سید محمد ہادی صاحب بیان[۱] کرتے ہین کہ ایک روز سید احمد[۲] رضا صاحب
مجھسے بر سبیل تذکرہ فرمانے لگے کہ جو مسائل کہ فیما بین اہلِ تشیع و اہلِ تسنن مختلف
فیہا ہین اون سب کی بنا مسئلہ خلافت پر ہی اہلِ تشیع فرماتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام
خلیفہ رسول اللہ بلا فصل ہین اور آپ لوگ اونکو چوتھے درجہ پر خلیفہ مانتے ہین افسوس
آپ لوگ بالکل غور نہین فرماتے اور اپنے مطلب کے موافق نصوص صریحہ کی تاویلات
رکیکہ کرتے ہین اور عترت طاہرہ نبوی کو چھوڑ کر دوسرون سے تمسک فرماتے ہین
حالانکہ حضرت رسالت مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل از وفات وصیت فرمائی تھی

۳ اکثر اون لوگون کے بیان جاری ہے تھے اور سید احمد رضا صاحب اون کے ماموں اور بھائی ... صاحب ... دوست ہین اس باعث ...

۱ لیکن مین ایسا نہین کہہ سکتا کہ جو الفاظ کہ اسکی نسبت بوقت اس معاملہ کے واقع ہوئے تھے بعینہ وہی الفاظ سید محمد ہادی صاحب نے بعینہٖ اعادہ کئے ہون اگر بعینہ نہ واقع ہوگیا ہے ... ان خاص ...

اور علی ہذا مین بھی اسکا دعوے نہین کرتا کہ جو الفاظ سید محمد ہادی صاحب نے بیان کیے ہین بعینہٖ انہین کا اعادہ کر رہا ہون ہان حفظ مضمون وعدم تغیر معنی کا البتہ ذمہ وار ہون الفاظ وہ ہون گے ... کہ جملہ ... منہ عفا اللہ عنہ

۲ سید احمد رضا صاحب سید محمد ہادی صاحب سے ... ملاقات کا باعث ... حضرات ... صاحب کی ... ہادی صاحب ... اون کی ... باعث سے اون ...

مولوی سید محمد صاحب یہ باتین جناب میر کے عہد خلافت مین ہوئی ہین مین نے کہا جناب امیرؑ کی عہد خلافت مین نہ تمکین دین ہوئی اور نہ اہل اسلام کو ایمنی جیسا کہ تواریخ فریقین سے بلکہ تواریخ غیر اہل اسلام سے بھی واضح ہی علاوہ برین آپکی تفسیر خلاصۃ المنہج مین ملا فتح اللہ کاشانی نے اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہی کہ در اندک زمانہ حق تعالیٰ بوعدۂ مومنان وفا نمودہ کہ جزائر عرب و دیار کسرے و بلاد روم بدیشان ارزانی فرمودہ یہ کن حضرات کے عہد خلافت مین ہوا۔

مولوی سید محمد صاحب ملا کاشانی نے جھک مارا ہی اوسکو کیا تمیز ہی اس سے تو فتح خیبر و مکہ مراد ہی۔

مین نے کہا کہ جناب اسقدر غصہ نہ فرماوین کمترین نے تو بطریق استفادہ پوچھا تھا۔

مولوی سید محمد صاحب مین آپ کے ساتھ گفتگو کر کے تضیع اوقات کرنا نہین چاہتا آپ علمائے فرنگی محل مین سے کسی کو لے آئیے تو مین اون سے گفتگو کرون اور وہ میرے کلام کو سمجھین گے بھی۔

مین نے کہا کہ علمائے فرنگی محل کی کیا ضرورت ہی اگر آپ ارشاد فرماوین اور مناظرہ مقرر کرین تو مین کسی اور کو لے آؤن۔

مولوی سید محمد صاحب اچھا بہتر ہی مگر خواہ وہ آپ خواہ وہ اصول مین بحث کرین اگر مین اونکے اصول کو باطل کر دون تو آپ لوگ مذہب اہل تشیع کا اختیار کر لین ورنہ اگر آپ میرے اصول کو باطل کر دین تو مجھکو بھی کوئی عذر نہین ہی۔

سید محمد صاحب مولوی مولوی صاحب موصوف کو دیکھتے ہی فرمانے لگے کہ آپ تو میرے جناب مولانا مولوی محمد عین القضاۃ صاحب قبلہ کے یہان ہم سبق تھے

مولوی محمد عبد الحکیم صاحب نے کہا بیشک۔

مولوی سید محمد صاحب مین چونکہ عدیم الفرصت رہتا ہون آپ عبقات الانوار کو ملاحظہ فرماوین اوسمین جواب دیدیے گئے ہین یا جناب مولوی ناصر حسین صاحب کے پاس تشریف لیجائیے وہ آپ کی تسکین فرماوینگے۔

مولوی محمد عبد الحکیم صاحب مین نے عبقات الانوار دیکھی میرے نزدیک وہ احادیث ضعیفہ و موضوعہ و ماولہ بتاویلات رکیکہ محض بے اصل سے پر ہی چنانچہ ایک حدیث مجھے یاد ہی جو صاحب عبقات نے خلافت بلافصل کی سند مین پیش کی وہ یہ ہی مَنْ كُنْتُ وَلِيُّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ وَمَنْ كُنْتُ إِمَامُهُ فَعَلِيٌّ إِمَامُهُ اگر اس حدیث کی صحت کو ہم تسلیم بھی کرلین تب بھی کچھہ اون کے مفید نہین ہی اسلیے کہ ولی بمعنی محب اور امام بمعنی ہادی اکثر استعمال پاتا ہی چنانچہ ملاحظہ کلام عرب سے واضح ہی و نیز کلام مجید مین کئی جگہ ولی بمعنی محب و امام بمعنی ہادی آیا ہی پس ان معانی کے ارادہ کرنے کا کون مانع ہی اور اوس معنے کے ارادہ کرنیکو کون مقتضی ہی اور مین کئی مرتبہ جناب مولوی ناصر حسین صاحب کی خدمت مین گیا کہ کچھہ استفادہ کرون لیکن

بہت کم فرصت ہوتی ہی اور عبقات کی مجلدات جو مولوی حامد حسین صاحب ناتمام چھوڑ گئے ہین اونکو پورا کرتے ہین۔

مولوی سید محمد صاحب چار بجے آپ تشریف لائے ہین دن مقرر کردون کہ اوسی وقت مباحثہ ہوا کرے۔

مین نے عرض کیا کہ مولوی محمد عبد الحکیم صاحب تو نہ تشریف لا سکین گے لیکن مین حاضر ہونگا آپ دن مقرر فرما دیجئیگا بعد اُسکے وقت معینہ پر مین خدمت مین جناب موصوف کے گیا وہ وعظ فرما رہے تھے بعد فراغ کے حاضرین مجلس وعظ نے پوچھا کہ جناب آج صبح کو کیا واقعہ ہوا تھا اور کون آیا تھا جناب مولوی صاحب نے میری طرف اشارہ فرما کر کہا کہ یہی آئے تھے اوسوقت بھی مین نے کہا تھا کہ عدیم الفرصت ہون اور اب بھی کہتا ہون کہ بسبب درس و تدریس کے مجھکو فرصت بہت کم ملتی ہی۔

مین نے عرض کیا جناب والا نے پھر کیون اسوقت کمترین کو طلب کیا تھا اور تعیین یوم کا کیون وعدہ فرمایا تھا۔

مولوی سید محمد صاحب آپ میرزا رضا علی صاحب کے پاس مفتی گنج مین جائیے وہ آپ کی تسکین کر دینگے اور مین تو بالکل نحیف الجثہ ہون اور ضعف دماغ کی بھی شکایت رکھتا ہون۔

مین نے عرض کیا کہ جناب قبلہ یہان جثہ کا کیا کام ہی قطع نظر اس سے مولوی محمد عبد الحکیم صاحب سے تو کچھ قوی الجثہ نہین ہین رہگئی شکایت

۴ ان الفاظ سے ثبت بھی ہے کہ مسٹر عادی صاحب سے عیب بیشتر مولوی سید محمد صاحب کے آزمودہ ہین ۱۲ منہ عفا اللہ عنہ

[illegible] اس قدر زور سے دعوی فرمایا تھا اور علمای

فرنگی محل کی کیون خواہش کی تھی حاضرین جلسہ وعظین سے شیخ کلیم صاحب فرمانے

لگے کہ آپ مطمئن رہین جمعہ کو تشریف لائیگا برابر مناظرہ ہوگا۔

مین نے کہا کہ بہت خوب۔ چنانچہ مین حسب وعدہ قبل جمعہ کے شیخ کلیم صاحب کے

پاس گیا وہ مجھکو مولوی نادر حسین صاحب عرف منے آغا صاحب کی خدمت مین

لے گئے اور یہ فرمایا کہ یہ اپنا رفع شک کرنا چاہتے ہین۔

منے آغا صاحب بہت بہتر جو کچھ شک ہو وہ فرمائیے۔

مین نے عرض کیا کہ دن مقرر ہو گیا ہی اور ہماری جانب سے مولوی محمد عبد الحکیم صاحب

مناظر قرار پائے ہین اب آپ اس جانب سے جن صاحب کو چاہیے معین فرما دیجیے

وہ دونون صاحب جس بات کو طی کردین گے اوسکو مین قبول کرونگا۔

منے آغا صاحب ابھی مین کچھ نہین کہتا ہون جمعہ کو آپ تشریف لائیگا آپ کا

رفع شک کردیا جائیگا۔ اسکے بعد مین واپس آیا اور حسب وعدہ یوم جمعہ

وقت دو بجے دن کو مع مولوی محمد عبد الحکیم صاحب کے شیخ علی عباس صاحب وکیل

درجۂ اول کے مکان پر جہان مولوی نادر حسین صاحب عرف منے آغا صاحب

تشریف رکھتے ہین گیا لیکن مولوی سید محمد صاحب تشریف نہین لائے تب مین نے

منے آغا صاحب سے پوچھا کہ جناب مولوی سید محمد صاحب کیون تشریف نہین لائے

[illegible]

سید مہدی حسن صاحب قبلہ خویش جناب قبلہ وکعبہ مولوی حامد حسین صاحب
مرحوم قرار پائے ہین اسکے بعد بہت دیر تک جناب مولوی صاحب ممدوح کا انتظار
کیا گیا معلوم نہین کہ جناب ممدوح کس ضرورت شدیدہ کے باعث تشریف نہ لا سکے تب
مولوی شیخ فدا حسین صاحب اثنا عشری سے کہ اوسوقت وہان تشریف رکھتے
تھے مناظرہ شروع ہوا دو یوم قبل از شروع مناظرہ مولوی محمد عبد الحکیم
صاحب نے یہ شرائط پیش فرمائے تھے کہ اگر آپ خلافت بلافصل جناب امیر کی
آیات قرآنیہ سے ثابت فرما دینگے تو ہم شیعہ ہو جائینگے اور اگر آپ ثابت
نہ کرسکین گے تو آپ کو اقرار کرنا ہوگا کہ خلافت بلافصل آیات قرآنیہ سے
ثابت نہین ہو سکتے اوسوقت ہم کسی آیۂ قرآنیہ سے حقیت خلافت حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ثابت کرینگے اگر ہمنے ثابت کر دیا تو آپ کو بھی
مذہب اہلِ تسنن کا اختیار کرنا پڑیگا اسکے بعد ایک جلسہ تاریخ ہفتم ذیقعدہ
۱۳۱۲ھ ہجری یوم جمعہ کو مکان شیخ علی عباس صاحب وکیل درجۂ اول مین ہوا
اور دوسرا جلسہ چاردہم ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ ہجری یوم جمعہ کو مکان مسجد آغائی صاحب
واقع محلہ چاہ کنکر مین ہوا اور مولوی محمد عبد الحکیم صاحب نے استدعا کی کہ
نواب مولوی سید مہدی حسن صاحب کہ جو اصل مناظر تھے آیندہ سے وہی
بحث فرماوین یہ بات منظور کی گئی اور تیسرا جلسہ بست و یکم ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ بمقام
بارہ دری آغا حسنو صاحب واقع محلہ چاہ کنکر مین ہوا اور اوس مین مناظرہ

۲۸ پندرہ پرچیان اسی جلسہ / اپریل مناظرہ ہوا ۱۲ سنہ عفا اللہ عنہ

جناب مولوی مہدی حسن صاحب رہے لیکن اِن تین جلسون مین کچھہ باتین خلاف ضابطہ کہ جو بالکل ما نحن فیہ سے خارج تھین ہونے لگین تب باتفاق فریقین یہ سب بحثین ترک کرکے جمعہ آیندہ سے از سرِ نو مناظرہ شروع کرنے کی راے ہوئی اور اِس جلسہ کی برخاستگی کے بعد مولوی مہدی حسن صاحب نے یہ سوالات فرمائے تھے۔

کس قسم کے علما کے اقوال وروایات کو آپ معتبر مانینگے جس حدیث کے رواۃ کے جارحین بکثرت اور معدلین بقلت ہون یا امر بالعکس ہو یا تساوی ہو یا معدّلین زیادہ وجارحین کم لیکن معدلین وثاقت وعلم وجلالت قدر مین بڑھے ہوئے ہون یا امر بالعکس یا کوئی حدیث ایسی کہ اوسکے بعض علماے اہلِ سنت قائل ہین اور اکثرین اوسکے خلاف پر لیکن علماے اہلِ تشیع نے اوس بعض کی معاضدت کی ہی تو ان احادیث مین سے کس قسم کی حدیث آپ پر حجت ہوسکتی ہی جسکے جواب مین اس طرف سے چند قواعد کلیہ بطور شرائط کے لکھے گئے حضرات اہلِ تشیع اون علما کے اقوال وروایات سے اہلِ سنت پر حجت لاسکتے ہین کہ جنکا اہلِ سنت ہونا بالقطع ثابت ہوگیا ہی بشرطیکہ اونکا قول کسی حدیث قوی یا اکثر اہلِ فن کے مخالف نہو اور اسی طرح حضرات اہل سنت اہل تشیع کے اون علما کے اقوال وروایات سے حجت لاسکتے ہین کہ جنکا اہل تشیع ہونا بالقطع ثابت ہوگیا ہو شرطیکہ اونکا قول

و روایت کسی حدیث قوی یا اکثر اہل فن کے مخالف نہو اور کتب مین اون
کتب کی عبارت سے استدلال ہو سکتا ہی کہ وہ کتب جن مصنفین کی طرف
منسوب ہین اُنکا اون مصنفین کی تصانیف سے ہونا بالقطع ثابت ہو گیا ہو بشرطیکہ
اونکی عبارت کسی حدیث قوی یا اکثر اہلِ فن کے مخالف نہو مناظرہ اس ترتیب
سے ہو گا کہ اولاً حضرات اہلِ تشیع ایک آیت (اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہ الخ)
سے خلافت بلا فصل جناب امیر کی ثابت فرماوین اگر نوبت اول مین خلافت
بلا فصل ثابت ہو جاوے گی تو فیصلہ ہو جائیگا یعنی اہلِ سُنت بلا تاخیر مان لین گے
اور پہر اہلِ تشیع سے کوئی دلیل طلب نکرینگے اور مناظرہ ختم ہو جائیگا اور اگر نوبت
اول مین خلافت بلا فصل جناب امیر کی ثابت نہوئی تو نوبت ثانیہ مین
اہلِ سنت اثبات حقیت خلافت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وارضاہ مین
کوئی آیت پیش کرینگے اگر اوس سے مدعای اہلِ سُنت ثابت ہو گیا تو حضرات
اہلِ تشیع بلا تاخیر مان لینگے اور کوئی دوسری دلیل اہلِ سنت سے طلب نکرینگے
اور مناظرہ ختم ہو جائیگا اور حدیث مین اہلِ سُنت کے نزدیک جرح مفسر تعدیل
پر مقدم ہوتی ہی اور جرح مبہم غیر مقبول اور جارح اور معدل مین جو شرائط ہین
جب تک وہ نپائے جائینگے اوسوقت تک اونکی جرح یا تعدیل ہرگز مقبول نہوگی
اور اگر کوئی ثقاۃ محدثین مین سے کسی حدیث کو بغیر ذکر سند کے صحیح لکھدی
وہ معتبر ہے اور اگر کسی امر تاریخی کی ضرورت پیش آوے اور تواریخ معتبرہ سے

پیش کیا جاوے وہ واجب القبول ہی لیکن چونکہ اس عرصہ مین مولوی مہدی حسن
صاحب کسی ضرورت سے لکھنؤ سے باہر کہین تشریف لے گئے تھے اور بجاے اونکے
تا وقت تشریف آوری جناب موصوف مولوی فدا حسین صاحب مناظر قبول
کئے گئے تھے لہذا اذل خلیفہ مع مولوی عبد الباری صاحب و سید محمد ہادی صاحب
مولوی فدا حسین صاحب کی خدمت مین واسطے طی کرنے اُن شرائط کے گیا اون
شرائط کو جناب ممدوح نے ملاحظہ کر کے فرمایا کہ اِن شرائط کے سبب سے میدان مناظرہ
بہت تنگ ہو جائیگا عرض کیا گیا کہ اگر آپ ایسا خیال فرماتے ہین تو نوبت
اوّل ہم لوگون کو عنایت ہو دیکھیے کہ ہم کس حسن و خوبی کے ساتھہ بعنایت ایزدی
حقیت خلافت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بپابندی انہین
شرائط کے ثابت کئے دیتے ہین یا یہ ثابت فرما دیجیے کہ یہ شرائط خلاف اصول
ہین یا یہ اعتراف فرمائیے کہ بہ پابندی اِن شرائط کے خلافت بلا فصل ہمسے ثابت نہو سکیگی مگر افسوس
کہ مولوی صاحب موصوف نے کسی بات کو منظور نفرمایا اوسیوقت ہملوگونکو پورا یقین ہو گیا تھا کہ یہ حضرات
چاہتے ہین کہ اقوال غیر معتبرہ و روایات غیر صحیحہ سے ہملوگونکو ملزم کرین لیکن اِن شرائط کی منظوری پر
اصرار کرتے نہین چونکہ شکستگی جلسہ متصور تھی اسلیے زیادہ جد و کد نہین کی گئی اور یہ خیال کر کے کہ
جسوقت یہ حضرات اِس قسم کی روایات و اقوال سے احتجاج کرینگے اوسیوقت اہین قواعد کے ذریعہ سے اونکی
نا مقبولی و غیر معتبری ثابت کر دیجائیگی ہملوگ واپس آئے اور حسب دستور جمعہ کو مناظرہ قرار پایا ادہر ہم سب لوگ
یوم معین اوس مکان معین مین گئے اور مولوی شیخ فدا حسین صاحب نے اِس طور پر تقریر شروع فرمائی ۔

تقریر مناظرہ واقع بارہ دری آغا حسنو صاحب یوم جمعہ تاریخ بست و ہشتم ۲۸ ماہ ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ ہجری یوم جمعہ وقت آٹھ بجے صبح

جناب مولوی شیخ فدا حسین صاحب

بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ وَلَهُ الحَمدُ کَمَا یَنبَغِی لِجَلَالِ وَجهِهِ الکَرِیمِ وَالصَّلوٰۃُ عَلیٰ نَبِیِّهِ النَّبِیهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ السَّادَۃِ الاَهَامِیمِ القَادَۃِ مَوَالِیهِم اِلیٰ دَارِ النَّعِیمِ وَمُبغِضِیهِم اِلیٰ نَارِ الجَحِیمِ صَلوٰۃُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَیهِ وَعَلَیهِم مَا هَبَّ نَسِیمٌ وَجَریٰ تَسنِیمٌ وَتَاَخَّرَ حَادِثٌ عَن قَدِیمٍ حاضرین جلسہ اثبات خلافت بلا فصل حضرت امیر المومنین یعسوب الدین و قاتل المشرکین و قاید الغر المحجلین واکبر آیات الرسالۃ سید المرسلین و مظہر جلال اللہ و قدرتہ بین الخلائق اجمعین الغالب علی کل غالب مطلوب کل طالب اسد اللہ الغالب لیس الغی ابن غالب علی بن ابی طالب صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ ما طلع نجم غارب فی المشارق والمغارب کے لئے جو آیہ کریمہ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ الآیہ کمترین نے پیش کی تھی اوسکی تقریر کے دو جزو قرار دیے گئے ہین جزو اول اس امر کے اثبات مین کہ اس آیت کا شان نزول علی الاصح حضرت امیر المومنین صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ الی یوم الدین

یافته شد اکثرے موافق روایات اہلِ سنت که حضرت امیر
با ایشان موافق و مناصح بود حین الحیوة و مشوره نیک میداد
چنانچه در قصه عمر بن الخطاب رضی الله عنه از نہج البلاغه
منقول شده و نیز بعد موت بر ایشان ثنا فرمود و اعمال ایشان
را پسندید و شہادت بخیریت و نجات داد چنانچه لله بلاد ابی بکر
الی آخر الخطبه نیز از نہج البلاغه منقول شده و اکثر روایات شیعه
مخالف این نیز یافته شد پس اہلِ سنت متفق علیه را اخذ
نمودند و مختلف فیه را که محض شیعه با وصف معلوم بودن حال
رواة ایشان روایت میکنند طرح کردند لان العاقل یاخذ
بالمتفق علیه و یترک المختلف فیه اس عبارت سراپا بشارت
سے یہ امر بخوبی ثابت ہوتا ہی کہ متفق علیہ کا اخذ کرنا کار اہل
عقل و دانشمندان ہی اور وجہ ثانی یہ ہی کہ اکثر علماے
اہل سنت نے اس واقعۂ خاص کا اور اس آیۂ مخصوصہ کا
درباب حضرت امیر المومنین علیہ السلام ہونا قبول فرمایا ہی جیساکہ
بیان کیا جاوے گا اور ایسی حالت مین معلوم ہوتا ہی کہ ان
حضرات نے بہت کچھ غور و فکر کے بعد اس قول کو اختیار فرمایا ہی
اور جب اون کی راے و تحقیق معاضد و موافق راے و تحقیق

حضرات علمائے شیعہ ہوئے تو ضرور دعویٰ اہل تشیع کا عقلا
اس بارہ مین بحکم اقرار العقلاء علی انفسہم مقبول احری
بالتمذہب والقبول ہوگا یہ دو وجہین جو ابھی عرض کی گئی
ہین درحقیقت اسقدر واضح وآشکار کالشمس فی کبد النہار
اور موافقت حضرات علمائے اہل سنت کی اہل تشیع کے
ساتھ اس امر مین اسدرجہ پر اظہر من الشمس وابین من الامس
ہی کہ غالباً کوئی سنی یا شیعہ جو کتب فریقین پر وقوف تام
باطلاع عام رکھتا ہو اوسکے سامنے اسکے ثبوت پیش
کرنے کی کوئی ضرورت نہوگی مگر تفضلاً مشتی نمونہ از خروارے
بصورت شواہد عرض کیے جاتے ہین

اسکے بعد جناب مولوی صاحب ممدوح نے شواہد وجہ اول پیش
فرمانا شروع کیے تینتیس ۳۳ شواہد پیش فرمانے کے بعد جلسہ برخاست
ہوا پنجم ماہ ذیحجہ ۱۳۱۲ھ ہجری یوم پنجشنبہ وقت تین بجے دن کو

جناب نواب مولوی مہدی حسن صاحب

اور عدم موافقت علمائے اہل سنت کی
اہل تشیع کے ساتھ اس امر مین اسدرجہ پر ہم
واضح وآشکار کالشمس فی کبد النہار ہی
وجہون کا بطلان درحقیقت اسقدر
طرف متوجہ کرسکتے ہین کہ ان دونون
اور ہم انہین الفاظ کو ملازمان والا کی
تو عبارت کی عبارت ہباءً منثورا ہو گئی
جیساکہ انشاء اللہ آیندہ معلوم ہوگا
دت تسلیم پر اور جبکہ وہ باطل کردی گئین
ہے وجہین مذکورین کی صحت
یہ تقریر بنی ۱۵

تشریف واپس لائے اور بقیہ شواہد کا لکھوانا شروع فرمایا ۴۷ سینتالیسوین شاہد پر پہونچکر جلسہ ختم کیا گیا ۶ ششم ماہ ذیحجہ ۱۲ سنہ ۱۳ ہجری یوم جمعہ وقت آٹھ ۸ بجے دن کو جناب نواب مولوی مہدی حسن صاحب نے شواہد وجۂ دوم پیش فرمانا شروع کیے دس شاہد اوسکے بھی پیش فرماکر جناب مولوی محمد عبدالحکیم صاحب سے جواب طلب فرمایا جناب مولوی صاحب نے فرمایا کہ اِس مبحث کے متعلق جسقدر شواہد وغیرہ آپ کو پیش کرنا ہون وہ سب پیش کر دیجیے جناب نواب مولوی مہدیحسن صاحب نے فرمایا کہ جو امور سردست پیش کیے گئے ہین وہ ضرورت سے زیادہ کافی سمجھے جاتے ہین لہذا آپ جواب اسکا تحریر فرمائے اگر ہم مصلحت یا ضرورت دیکھین گے تو آیندہ جو مناسب ہوگا پیش کرینگے جناب مولوی محمد عبدالحکیم صاحب نے فرمایا کہ اسکا جواب جمعہ آیندہ پر رکھا جاوے (نماز جمعہ کا وقت آگیا تھا) اسپر جلسہ ختم ہوا چونکہ ہر ہر شاہد لفظ بلفظ نقل کرکے جواب دیا گیا ہی اسلیے شواہد پیش فرمودہ صاحبین موصوفین کا یہان بھی ذکر کرنا تکرار لاطائل سمجھا گیا اور وہان اِس مصلحت سے نقل کی گئی کہ اگر کسی ناظر کے ہاتھ مین صرف جواب کا پرچہ آجاوے تو اوسکو شاہد کے معلوم کرنے مین وقت نہو اور بآسانی سمجھ مین آجاوے

جلسۂ مناظرہ بتاریخ سیزدہم ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۲ھ روز جمعہ واقع بارہ دری آغا حسن صاحب

جناب مولوی عبد الحکیم صاحب نے یون تقریر ذیل شروع کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمد اللہ العلی العظیم ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ البررۃ العظام وعلی اصحابہ الخیرۃ الکرام

اما بعد قبل اسکے کہ ہم جواب دین ایک مقدمہ استفسار کرتے ہین وہ یہ ہی کہ آپ نے جو ارشاد فرمایا ہی کہ اس آیت کا شان نزول علی الاصح جناب امیر المومنین علیہ السلام کے حق مین ہی پس لفظ شان نزول سے آپ کی کیا مراد ہی اور کتاب کنز العمال جس سے آپنے شاہد اول کو نقل کیا ہی وہ کتاب کس فن کی ہی۔

جناب مولوی نواب مہدی حسن صاحب۔ شان نزول سے مراد وہی ہی جو علما ومفسرین اہل سنت لیتے ہین۔ اور کتاب کنز العمال کتب احادیث سے ہی۔

جناب مولوی عبد الحکیم صاحب۔ علماے اہل سنت جو لفظ شان نزول سے مراد لیتے ہین اوسکی تصریح فرما دیجیے۔

جناب مولوی نواب مہدی حسن صاحب۔ اگر آپ یہ ارشاد فرمائیے کہ ہمکو علماے اہل سنت کی تعریف شان نزول نہین معلوم تو اسکا جواب دیا جا سکتا ہی۔

جناب مولوی عبد الحکیم صاحب۔ ہمکو تعریف علماے اہل سنت بابت شان نزول کے معلوم ہو یا نہو اس سے کچھ واسطہ نہین ہمنے بطور استفسار مقدمہ کے پوچھا ہی آپ اسکا جواب دیجیے۔

جناب مولوی نواب مہدی حسن صاحب - آپ کی کتب مین جو کچھ تعریفات بابت
شان نزول کے مرقوم ہین اونسے ملاحظہ فرماکر ارشاد فرمائیے بعد اوسکے ہم تعین کرینگے
جناب مولوی عبدالحکیم صاحب - آپ کے اِس ارشاد مین جو لفظ تعریفات ہی وہ
دلالت کرتی ہی اس امر پر کہ تعریف شان نزول مین علما کا اختلاف ہی لہٰذا جو
معنی کہ شان نزول کے آپ کے نزدیک صحیح ہین اور آپ نے اِس مقام پر مراد
لئی ہین وہ آپ ارشاد فرما دیجیے اور تعریفات متخالفہ کو کتب متکاثرہ سے اوقات
کثیرہ ضائع کرکے نکال کر آپ کی خدمت مین پیش کرنا حسب قواعد مناظرہ
ہمارے ذمہ واجب نہین ہی - اور نہ آپ کو یہ استدعا پہونچتا ہی کیونکہ قواعد
مناظرہ سے یہ ہی کہ ایسی باتین درمیان مین نہ لائی جائین جس سے فضول
اوقات ضائع ہو یہ امر خوب ظاہر ہی کہ اِس مقام مین لفظ شان نزول سے
جو معنی آپ نے مراد لیے ہین اوسکے ارشاد مین ایسے طول عمل نکالنا جو باعث
تضیع اوقات کثیرہ کا ہو ہرگز مقتضاے احقاق حق اور شان مناظر سے
نہین ہی - شان مناظر سے یہ ہی کہ جب کسی امر سے سوال کیا جائے فوراً
جیساکہ اپنی دانست مین صحیح ہو ویسا ہی ظاہر کر دیا جائے لہٰذا جبکہ مین نے
آپ سے استفسار کیا کہ لفظ شان نزول سے آپ کیا مراد لیتے ہین فوراً جو معنی آپ کے
نزدیک صحیح اور مراد ہین وہ ارشاد کر دینا بحیثیت مناظرہ آپ کو لازم تھا -
جناب مولوی نواب مہدی حسن صاحب - آپ نے جو یہ استفسار فرمایا کہ شان نزول سے

ف جیساکہ مناظرہ رشیدیہ مین ہے کہ [illegible]

آپ کی کیا مراد ہی اسکے جواب مین کہا گیا تھا کہ جو علما و مفسرین اہلِ سُنت
مراد لیتے ہین وہی مراد ہی اسکے جواب مین آپنے استفسار کیا کہ علمائے اہلِ سنت
شان نزول سے کیا مراد لیتے ہین اسکے جواب مین کہا گیا کہ اگر آپ اپنی لاعلمی کا
اظہار کرین تو ہم جواب دین یہ سوال اسلیے تھا کہ آپکا منشا معلوم ہو جائے
کہ آپ اوقات ضایع کرنا چاہتے ہین یا منصفانہ جواب دیتے ہین آپ نے
جواب مین اپنے علم اور عدم علم کی نسبت کچھ نہین بیان کیا حالانکہ اگر ہمپر آپکے
سوال کا جواب دینا لازم تھا تو آپ پر بھی لازم ہونا چاہیے لیکن جسوقت
مین آپ نے صاف جواب دینے سے پہلوتہی کی تو معلوم ہو گیا کہ آپ محض
لفظی مباحث مین اوقات ضائع کرانا چاہتے ہین اور اصل مبحث کا جواب
دینا شاید منظور نہین ہی بہر حال تعریفات کی لفظ اسلیے کہی گئی تھی کہ آپکے
سوال سے یہ مترشح ہوتا تھا کہ آپ کے نزدیک شان نزول کی تعریفات
متعدد ہین جب ہی تو آپ نے تعئین مراد چاہی - بنا بر آن آپ سے
اون تعریفات کا استفسار کیا گیا اور ہم اسکے منکر ہین کہ ایسا استفسار
خلاف قواعد مناظرہ ہی اور اسکے بھی منکر ہین کہ کسی ضروری سوال کے جواب
مین اوقات کثیرہ صرف کرکے کتب متضافرہ کی طرف رجوع کرنا تضیع اوقات ہی
یا حسب قواعد مناظرہ آپ کے ذمہ نہین ہی اور ہم اسکے بھی منکر ہین کہ یہ استدعا
ہمکو نہین پہونچتی اور ہم اسکے بھی منکر ہین کہ یہ سوال ہمارا بعد آپ کی گذشتہ

باتون کے ہماری طرف تضیع اوقات کا الزام عائد کرنے والا ہی اِن سب سے اگر قطع نظر کیا جائے تب ہم یہ کہینگے کہ آپ نے مباحث گذشتہ مین جو لفظ شان نزول کا استعمال فرمایا ہی اوس سے آپ کی کیا مراد ہی۔

جناب مولوی عبدالحکیم صاحب۔ ہمنے جسوقت استفسار کیا کہ آپ نے لفظ شان نزول سے کیا مراد لی ہی اوسوقت آپ کے نزدیک جو معنی شان نزول کے صحیح اور مراد تھے اوس معنی کو ارشاد فرمانے سے پہلو تہی کر کے یہ ارشاد فرمانا آپکا کہ جو معنی علما و مفسرین اہلِ سنت مراد لیتے ہین وہی مراد ہی۔ اس سے یہ مترشح ہوتا ہی کہ جو معنی آپ کے مراد ہین اونکا اظہار آپ کو مقصود نہین اور بغیر اظہار اوس معنی کے مجیب آپ کے شواہد کا جواب کیونکر دیسکتا ہی اور کیا یہ بات قواعد مناظرہ سے نہین ہی کہ جو آپ کے نزدیک صحیح اور مراد ہی عند الاستفسار اظہار فرمائے اور اگر یہ قواعد مناظرہ سے ہی تو آپکا عند الاستفسار معنی مراد کا اظہار نہ فرمانا اور علما و مفسرین پر حوالہ کر دینا کس غرض پر محمول ہوگا۔ اور کیا قواعد مناظرہ سے یہ نہین ہی کہ مبحث متعین کے متعلق جو بات آپ کے نزدیک صحیح اور حق ہی اوسکو عند الاستفسار فوراً ظاہر فرماوین اور اگر یہ قواعد مناظرہ سے نہین ہی تو جو بات آپ کے نزدیک حق ہی آپ اوسکا اخفا کرین اور جو آپ کا مقابل ہو وہ بھی اسیطرح اخفا کرے تو مناظرہ کیا ہوگا اور اگر یہ قواعد مناظرہ سے ہی تو جسوقت ہمنے استفسار کیا تھا اوسیوقت جو آپ کے نزدیک صحیح اور مراد ہی فوراً

آپ کو اظہار کر دینا تھا اور کسی کا حوالہ دینا یا ہمسے کسی امر کا پوچھنا کس قاعدۂ
مناظرہ سے ہی اور ہمنے جو استفسار کیا تھا وہ اسوجہ سے تھا کہ جو معنی مراد آپکے
ہین وہ ہمکو معلوم ہو جائین تاکہ ہم اسی بنا پر آپ کے شواہد کا جواب دین آپنے
جواب مین صاف صاف اظہار مراد کرنے سے پہلو تہی فرمائی اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ اپنی معنی مراد پر حتی الوسع اپنے مقابل کو آپ مطلع کرنا نہین
چاہتے ہین ایسا کلام جو موہم خروج از دائرہ مناظرہ ہو کس قاعدہ مناظرہ
سے ہی اور یہ جو آپ نے ارشاد فرمایا ہی - کہ یہ سوال اسلیے تھا کہ آپ کا منشا معلوم
ہو جائے کہ آپ اوقات ضائع کرانا چاہتے ہین یا منصفانہ جواب دیتے ہین -
جواب اسکا یہ ہی کہ اگر آپ کا منشا یہ تھا تو اسیقدر ارشاد فرمادیتے کہ اس
استفسار سے آپ کا کیا منشا ہی علما و مفسرین پر حوالہ کر دینا کیا ضروری تھا کیا
یہ قواعد مناظرہ سے نہین ہی کہ جو اپنا مطلب ہو اوسکو اپنے موقع پر بغیر حجاب کے
ظاہر کر دیا جائے اگر یہ قواعد مناظرہ سے ہی تو آپ نے خلاف قاعدہ مناظرہ
اسقدر طول کیون دیا - اور آپ نے جو یہ ارشاد فرمایا ہی - کہ آپ نے جواب مین
اپنے علم اور عدم علم کی نسبت کچھ نہ بیان کیا - حالانکہ اگر ہمپر آپکے سوال کا
جواب دینا لازم تھا تو آپ پر بھی لازم ہونا چاہیے - جواب اسکا یہ ہی کہ ہمارے
علم اور عدم علم سے استفسار کرنا اپنے اظہار مافی الضمیر کو شی دیگر پر متوقف کرنا ہی
اور اسیطرح سے اظہار مافی الضمیر کو شی دیگر پر موقوف کرنا قاعدہ مناظرہ سے

ہونا ممنوع ہی لہذا ہمارے علم اور عدم علم کا اظہار بقاعدۂ مناظرہ ضروری
ہونا بھی ممنوع ہی اور سُوال احد المتخاصمین کا قابل جواب ہونے سے
سوال متخاصم آخر کا بھی لائق جواب ہونا کیون ضروری ہی ہمارا سوال تو
اسوجہ سے تھا کہ موافق مراد آپکے ہم جواب آپ کے شواہد کا دین بنا بر اسکے
حسب قواعد مناظرہ کیا ہمارا سوال لائق جواب نہ تھا جو آپنے صاف صاف
جواب نہ دیا اور اپنے اظہار ما فی الضمیر کو شی دیگر پر متوقف کیا اور آپنے یہ جو
ارشاد فرمایا۔ لیکن جسوقت مین آپ نے صاف جواب سے پہلوتہی کی تو
معلوم ہو گیا کہ آپ محض لفظی مباحث مین اوقات ضائع کرانا چاہتے ہین
جواب اسکا یہ ہی کہ ہمارے استفسار کا صاف صاف جواب ندینا اور اپنے اظہار
ما فی الضمیر کو شی دیگر پر متوقف رکھنا شاید اِس غرض سے ہی کہ غیر ضروری
مباحث میں اوقات ٹلجائے اور اصلی بحث کی نوبت نہ آئے اور یہ جو آپنے
ارشاد فرمایا۔ کہ تعریفات کی لفظ اسلیے کہی گئی تھی کہ آپ کے سوال سے مترشح
ہوتا تھا کہ آپ کے نزدیک شان نزول کی تعریف متعدد ہی جب ہی تو آپنے
تعیین مراد چاہی بنا بر آن آپ سے اون تعریفات کا استفسار کیا گیا۔
جواب اسکا یہ ہی کہ ہمارے قول سے یہ کیونکر مترشح ہو سکتا ہی کہ ہمارے نزدیک
تعریف شان نزول کی متعدد ہی ہمارے استفسار سے تو صاف ظاہر ہی
کہ موافق مذہب آپ کے شان نزول سے آپ کی کیا مراد ہے۔

کیا اسکا صاف صاف جواب دینا آپ کے ذمہ حسب قواعد مناظرہ لازم نہین تھا
جو آپ نے صاف طور سے جواب نہین دیا - بالفرض والتسلیم اگر ہمارے کلام
سے یہ امر مترشح بھی ہوتا تھا کہ ہمارے نزدیک شان نزول کی تعریف متعدد ہی
تو اس صورت مین جب آپ کے خیال شریف مین یہ امر آگیا تھا کہ بنابر کلام
سائل کے تعریفات شان نزول سائل کے نزدیک متعدد ہین تو اس
صورت مین جو معنی شان نزول سے آپ کی مراد ہی اوسکو صاف صاف ظاہر
کردینا اور جو آپ کی مراد نہین ہی اوسے اعراض کردینا کیا قواعد مناظرہ سے
نہین ہی اگر قواعد مناظرہ سے ہی تو آپ نے صاف صاف جو اپنی مراد ہی وہ
کیون نہ فرمادی - اپنے اظہار ما فی الضمیر کو کیون شی دیگر پر متوقف کیا اور جو آپ کی
مراد ہی اوسے اخفا کر کے متخیلات سے استفسار کرنا کس قاعدہ مناظرہ سے
تھا اور اس قسم کے استفسار کا باقاعدہ مناظرہ ہونا ممنوع ہی اور آپ نے جو
یہ ارشاد فرمایا ہی - کہ ہم اسکے بھی منکر ہین کہ کسی ضروری سوال کے جواب مین
اوقات کثیرہ صرف کر کے کتب متظافرہ کے طرف رجوع کرنا تضیع اوقات ہے
یا حسب قواعد مناظرہ آپ کے ذمہ نہین ہی - جواب اسکا یہ ہی کہ ضروری
امر مین کتب متظافرہ کی طرف رجوع کرنا ہر مناظر پر واجب ہی ہم اوس سے
کیون مستثنیٰ ہونگے - لیکن اظہار ما فی الضمیر کو شی دیگر پر موقوف کرنا مناظرہ
مین ضروری ہونا ممنوع ہی - اور آپ نے جو یہ ارشاد فرمایا ہے -

کہ ہم اسکے بھی منکر ہین کہ یہ استدعا ہمین نہین پہونچتی ہی - جواب اسکا یہ ہی کہ
محض اظہار ما فی الضمیر کو شی دیگر پر موقوف کرنے کے واسطے کسی امر کا مستدعی
ہونا کون قاعدۂ مناظرہ ہی ارشاد فرمائیے اور کتب قواعد مناظرہ سے
دکھا دیجیے - اور اگر کوئی قاعدہ نہین ہی تو یہ استدعا آپ کو کیون پہونچیگی -
اور یہ جو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہم اسکے بھی منکر ہین کہ یہ سوال ہمارا بعد آپکے
گذشتہ باتون کے ہماری طرف تضییع اوقات کا الزام عائد کرنے والا ہی -
جواب اسکا یہ ہی کہ ہمارے استفسار کے جواب مین اگر آپ صاف طور سے
فرما دیتے تو ہم تقریر جواب شواہد شروع کرتے اور اسقدر صرف اوقات نہوتا
آپکے صاف جواب نہ دینے سے اور اپنے اظہار ما فی الضمیر کو شی دیگر پر متوقف کرنے
سے اسقدر صرف اوقات ہوا یہ تضییع اوقات نہین ہی تو اور کیا ہی اور یہ جو
آپنے ارشاد فرمایا ہی - کہ آپنے مباحث گذشتہ مین جو لفظ شان نزول کا
استعمال فرمایا ہی اوس سے آپ کی کیا مراد ہی - جواب اسکا یہ ہی کہ مباحث
گذشتہ جو خلاف ضابطۂ مناظرہ ٹہرا کر ترک کر دیے گئے ہین اونکی باتین تو خلاف قاعدۂ
مناظرہ کے تھین پھر اون باتونکا یہان کیا ذکر - اور جو دوبارہ مباحثہ شروع
کیا گیا اوسمین لفظ شان نزول کے استعمال کا ہمارے لیے کوئی موقع نہین تھا
پھر آپکا یہ استفسار فرمانا کسی نہج سے باقاعدہ نہین معلوم ہوتا ہی معہذا ہم
لاکھ مرتبہ لفظ شان نزول استعمال کرین اوس سے آپ کا مواخذہ کرنا کس قاعدۂ

مناظرہ سے ہی۔ کتب قواعد مناظرہ سے یہ قاعدہ دکھا دیجیے اور باوجود اسقدر
تطویل سوال وجواب کے آپ جو اپنا ما فی الضمیر ارشاد نہین فرماتے ہین یہ کس
قاعدہ کا اقتضا ہی کتب قواعد مناظرہ سے دکھا دیجیے۔ اور اگر اسکا کوئی قاعدہ
نہین ہی تو صاف طور سے شان نزول سے جو مراد آپکی ہی ارشاد فرما دیجیے۔
اور اگر مباحث گذشتہ متروکہ بے ضابطہ کا لحاظ حسب قاعدۂ مناظرہ اسوقت
ضروری ہی تو وہ قاعدہ ارشاد فرمایئے اور کس موقع پر ہمنے استعمال کیا ہی وہ موقع مع بذایت
ونہایت ارشاد فرمائے ورنہ شان نزول سے جو آپکی مراد ہی وہ براہ مہربانی صاف فرما دیجیے ہم جواب
شواہد شروع کریں اور شان نزول سے جو آپکی مراد ہی اوسکو بیان فرمانے سے آپکو اگر انکار ہی تو اس
صورت مین شان نزول سے جو ہماری مراد ہی وہ ہم بیان کرین بشرطیکہ منظور خاطر والا ہو

نواب مولوی مہدی حسن صاحب۔ لفظی مباحث سے قطع نظر کرکے یہ عرض
کیا جاتا ہی کہ آپنے جن امور کا ادعا فرمایا ہی اور اوسکا ہمنے انکار کیا ہی اوس
اپنے ادعا پر اقامت دلیل فرمانا چاہیے تھا اور انکار کو باطل کرنا حالانکہ آپکی
تقریر مین جو استفسارات بہت سے کیے گئے ہین جنکی نسبت یہ دریافت طلب ہی
کہ یہ استفسارات کس قسم کے ہین اور کن قواعد مناظرہ کی رو سے کئے جاتے ہین
نسبت مراد از شان نزول پہلے ہی جواب مین یہ کہدیا تھا کہ شان نزول سے
وہ ہی مراد ہی کہ جو علماء ومفسرین اہل سنت مراد لیتے ہین جو ایک بالکل صاف
اور صریح جواب تھا جب آپنے اسکی تفصیل اچھی طرح الفاظ سے کہ جو علماے

اہلِ سنت شان نزول سے مراد لیتے ہین اوسکی تصریح فرما دیجیے - تو آپ سے
دریافت کیا گیا کہ آپ جس امر کا سوال کرتے ہین وہ آپ کو معلوم ہی کہ نہین
یہ سوال اسلیے تھا کہ اگر آپ اپنے علم کا اظہار فرمائینگے تو معلوم ہوگا کہ یہ استفسار
از قبیلۂ مکابرات ہی جیسا کہ کتب اصول مناظرہ سے ثابت ہی اور اگر آپ اپنی
عدم واقفیت ظاہر فرمائینگے تو اوسوقت کوئی جواب دیا جائیگا - اور اب پھر یہ
اعادہ کیا جاتا ہی کہ ہمنے شان نزول کے وہی معنی لئے ہین جو علما و مفسرین اہلِ سنت
نے اگر آپکو اپنے علما کے اقوال یا مراد معلوم ہی تو اوسکا استفسار از قبیل
مکابرہ ہی اور اگر معلوم نہین ہین تو اعتراف فرمائے - جن امور کے نسبت آپنے ان
کلمات سے استفسار فرمایا ہی کہ کیا حسب قواعد مناظرہ کے ایسا نہین ہے
وامثال ہذہ اونکی نسبت آپ اگر اسکے مدعی ہونگے کہ حسب قواعد مناظرہ
ایسا ہی ہی جیسا کہ آپ فرماتے ہین تب ہم اوسکے جواب کی طرف توجہ کرینگے
آپ مدعی بنیے یا منکر تب ان امور کا جواب دیا جاے - اور جس استفسار کی
نسبت آپنے فرمایا ہی کہ باقاعدہ مناظرہ ہونا ممنوع ہی اگر یہ ادعا ہی تو اوسکی دلیل
چاہیے - اور اگر محض منع ہی تو منکر کے مقابل مین محض منع کافی نہین ہی -
مباحث گذشتہ کی نسبت جو کچھ فرمایا اوسکی نسبت عرض ہی کہ وہ مباحث صرف
آپکی استدعا کے بموجب ترک کیئے گئے تھے ہماری طرف سے اون مباحث کی
نسبت یہ ہرگز نہین ظاہر کیا گیا ہی کہ جو مباحث ہماری طرف سے پیش کیے گئے

وہ حسب قواعد مناظرہ صحیح نہ تھے - اگر آپ یہ تسلیم کرلین کہ سابق کے مباحث
جو آپ کی طرف سے پیش ہوئے وہ خلاف قواعد مناظرہ تھے تو البتہ وہ قابل
حجت نہ رہینگے اور لفظ شان نزول سے اسلیے مواخذہ کیا گیا کہ چونکہ یہ لفظ پیشتر سے
طرفین سے استعمال ہوتی آئی ہی اور اسوقت آپنے اوسکی نسبت استفسار فرمایا
اسکی کیا وجہ ہی اگر ہمارے جواب کا توقف اس استفسار پر ہوتا تو پیشتر ہی سے
آپ کو اسے طی کرنا چاہیے تھا چونکہ مباحث گذشتہ مین آپنے اسکی نسبت کچھ استفسار
نہین کیا اور بحث شروع فرمادی تھی اسلیے اس جدید سوال کے پیش کرنے کی
کیا وجہ ہی چونکہ ہمین لفظی مباحث مین اوقات ضایع کرنا منظور نہین ہی جیسا کہ
ہر منصف شخص ہمارے گذشتہ و موجودہ مباحث سے نتیجہ اخذ کرسکتا ہی لہذا
ہم پھر بنابر مزید تنبیہ عرض کرتے ہین کہ ہمنے اپنی مراد پہلے ہی عرض کر دی اور
آپ نے اس خیال سے کہ آپ کی واقفیت یا عدم واقفیت نسبت اقوال
علماے اہل سنت کا حال ظاھر ہوگا اسقدر طول دیا اور صاف
صاف آپنے یہ نہ فرمایا کہ ہم واقف ہین یا نہین کہ جو آپ کو حسب قواعد مناظرہ
ضرور فرمانا چاہیے تھا - یہان تک تقریر جناب مولوی محمد حسین صاحب نے
فرمائی اسکے بعد چونکہ وقت نماز جمعہ آگیا تھا جناب مولوی عبد الحکیم صاحب نے
جمعہ آیندہ کو جواب ارشاد فرمانا تعین فرمایا فقط وقت ختم جلسہ دس بجے دنکو

العبد عبد الحکیم بقلم خود — العبد سید محمد مہدی حسن بقلم خود

محمد مہدی حسن بقلم خود
چونکہ یہ تقریر خارج از اصل بحث تھی
لہذا داخل کتاب نہین کی گئی
مگر بغرض اطلاع ناظرین حاشیہ پر
مندرج کردی گئی ۱۲

کارروائی جلسہ مناظرہ بست‌ہشتم ذی الحجہ ۱۳۱۲ھ یوم جمعہ وقت صبح آٹھ بجے واقع بارہ دری آغا حسنو صاحب۔ جناب مولوی عبد الحکیم صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمعہ گذشتہ مین آپ سے دو امر استفسار کیے گئے تھے امر اول یہ کہ لفظ شان نزول سے آپکی کیا مراد ہی امر دوم یہ کہ کنز العمال کس فن کی کتاب ہی آپ نے امر اول کے جواب مین ارشاد فرمایا کہ شان نزول سے مراد وہی ہی کہ جو علما و مفسرین اہل سنت لیتے ہین اور امر دوم کے جواب مین ارشاد ہوا ہی کہ کنز العمال کتب احادیث سے ہی اگر آپ امر دوم کے جواب مین بھی یون ارشاد فرماتے کہ کتاب کنز العمال کو علماے اہل سنت جس فن کی شمار کرتے ہین اوس فن کی کتاب ہی تو دونون امرونکا جواب ایک ہی نہج کا ہوتا اور زیادہ تضییع اوقات کا باعث ہوتا مگر کمترین کے خیال ناقص مین ابھی تک نہین آیا ہی کہ امر دوم کے جواب صاف دینے اور امر اول کے جواب صاف سے عدول کرنے کی کیا وجہ ہی اور جو جواب امر اول کا آپنے ارشاد فرمایا ہی وہ ہرگز صاف وصریح نہین ہی کیونکہ علما و مفسرین اہل سنت جو معنی مراد لیتے ہین اوس معنی کو آپ نے کتب اہل سنت کی عبارت سے اخذ کیا ہوگا اور ممکن ہی کہ عبارت کتب سے ایسا مطلب اخذ کیا جاوے کہ جو مراد مصنفین کا نہو بس معلوم نہین ہو سکتا ہی

کہ جو معنی شان نزول کے کتب اہلِ سُنت سے آپ نے اخذ کیے ہین
علماو مفسرین اہلِ سنت کی بھی یہی مراد ہی لہذا جو معنی کتب اہلِ سنت سے
آپ نے اخذ کیے ہین اوسکا بیان آپ پر ضروری و واجب تھا اسیوجہ سے
دوبارہ التماس کیا گیا کہ آپ تصریح فرما دیجیے مگر جب بھی آپ نے صاف
بیان نفرمایا اور کمترین کو مکابر خیال کیا حالانکہ درصورتیکہ کسی عبارت سے
ایسا مطلب اخذ کرنا کہ صاحب عبارت کا مراد نہو ممکن بھی ہی اور واقع
بھی ہی آپ سے دربارۂ تصریح سوال کرنا از قبیل مکابرہ نہین ہوسکتا ہی
بلکہ اِس صورت مین صاف معنی بیان فرمانے سے پہلوتہی کرنا بے شبہہ
آپ کی جانب سے مکابرہ ہی اور کمترین کے استفہامات کی نسبت جو آپنے
فرمایا ہی کہ یہ کس قسم کے استفسارات ہین سو اس تقریر سے معلوم ہوگیا کہ یہ کس قسم
کے ہین اور لفظ ممنوع مین ادعاء منع کی تشقیق کرنا ہرگز صحیح نہین ہوسکتا ہی
کیونکہ لفظ ممنوع مین احتمال دعا کا مفقود و نابود ہی اور کمترین نے کسی انکار پر
منع نہین وارد کیا ہی اگر آپ کمترین کی منع انکار پر ثابت کر دینگے تو بے شبہہ
کمترین اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ عرض کریگا اور اِس مناظرہ
مین آپ مدعی ہین لہذا جو امر غیر بدیہی آپ بیان فرماوینگے اوسپر آپ سے
دلیل طلب کیجاویگی اور آپ کے بیان پر منع و انکار سب وارد ہونگے اور
کمترین اِس مناظرہ مین مدعی نہین ہی بلکہ سائل ہی لہذا خاطر شریف مین

جاگزین رہے کہ کمترین کا جو بیان ہوگا وہ بطریق اخبار و استفسار ہوگا
نہ بطریق ادعا پس کمترین کے بیان پر نہ منع وارد ہوسکتی ہی نہ انکار ہاں
کمترین کے بیان کو بدلیل باطل کرنا البتہ آپ کا منصب ہی منع یا انکار
کرنا ہرگز آپ کا منصب نہین ہی لہذا انکار آپ سے وقوع مین آئے ہین وہ
ہرگز اپنے محل پر نہین ہین اور آپ جو لاعلمی کے اقرار کے مستدعی ہوئے ہین بیشک
کمترین آپ کے اخذ کردہ معانی سے لاعلم ہی اور یہ استدعا آپ کی محض اس
غرض سے ہی کہ آپ کے پیش فرمودہ شواہد آفات تردید سے محفوظ رہین
سویہ بخیر ہی اور مباحثہ گذشتہ کے ترک کی یہ صورت تھی کہ جناب مولوی ظہور الحسن صاحب
وغیرہ نے فرمایا کہ یہ بحث بے اصول ہورہی ہے اور کمترین نے بھی کہا کہ بیشک مدعی
کی جانب سے بے ضابطگی بحث مین ہورہی ہی اسپر جناب مولوی ظہور الحسن صاحب
وغیرہ نے کمترین سے کہا کہ آپ یہ کہدیجیے کہ یہ بحث بے اصول ہورہی ہی
لہذا ترک کر کے از سر نو شروع کیجاوے اور بات یہ تھی کہ مباحث گذشتہ مین
کمترین نے آپ سے استفسار کیا تھا کہ صاحب تحفہ کی ادعا سے جو آپ انکار
کرتے ہین اس انکار سے کمترین کو کیا ضرر ہی جو اسکی طرف توجہ کرے اوسوقت
آپ نے اثبات ضرر کے درپے ہوکر ایک تقریر طولانی فرمائی جس کے اندر کوئی امر
ایسا نہ تھا جو آپ کے اوس انکار سے کمترین کو ضرر پہونچنے پر دلالت کرے
محض اسیوجہ سے جناب مولوی ظہور الحسن صاحب وغیرہ نے کمترین سے کئی مرتبہ

کہا کہ آپ کہدیجیے کہ یہ بحث بے اصول ہورہی ہی لہذا ترک کرکے از سر نو شروع کیجاوے تب کمترین نے کہا کہ یہ بحث بے اصول ہورہی ہی لہذا ترک کرکے از سر نو شروع کیجاوے اوسکو آپ نے بھی منظور کیا اور آپ کے منظور کرنے سے یہ امر خوب ظاہر ہی کہ آپ نے مباحث گذشتہ کے بے اصول ہونیکو تسلیم کرلیا ہی بعد اس تسلیم کے اوس سے تمسک کرنا بناء فاسد علی الفاسد ہی یا نہین ۔

آب یہ تمہید ملحوظ خاطر عاطر رہے کہ اہل سنت کتب مناقب مین موجود ہونے کی بنا پر عقاید یا اعمال مین ہرگز ہرگز کسی حدیث یا روایت کو قابل تمسک و حجت نہین جانتے ہین کیونکہ کتب مناقب مین احادیث ضعیفہ و مجہولہ کا بلا امتیاز ذکر کرنا شائع و ذائع ہی چنانچہ حضرت عزیز المحدثین قدس سرہ العزیز عجالۂ نافعہ مین افادہ فرماتے ہین ۔

بیشتر مساہلہ و وضع احادیث درباب مناقب و مثالب و در تفسیر و بیان اسباب نزول واقع شدہ الی آخر العبارۃ اور زمانہ حال کے بعض کتب کلامیہ اسی انداز کے ہین کہ شواہد کتب مناقب و ملفوظات صوفیہ سے پُر ہین اسیوجہ سے علماے اہل سنت اونکو ناقابل التفات سمجھتے ہین خدا جانے یہ طریقہ کیون اختیار کیا گیا ہی یہ امر تو بہر ظاہر ہی کہ اہل سنت عقاید مین جن کتب کو مثل لاشے محض کے سمجھتے ہین اون مین موجود ہونے کی بنا پر کوئی حدیث یا روایت اونپر کیونکر حجت ہوسکتی ہی والا کلیلہ دمنہ و داستان امیر حمزہ کے قصہ مین بھی تو فقرات کثیرہ برنگ احادیث موجود ہین چاہیے کہ وہ فقرات بھی مقام تحقیق عقائد مین قابل حجت

اور جناب صاحب تحفہ قدس سرہ العزیز کی عبارت جس غرض سے پیش کی گئی تھی
وہ غرض حاصل نہین ہوسکتی اوّلاً اسلیے کہ صاحب تحفہ قدس سرہ العزیز نے
یہ جواب الزامی دیا ہی یعنی آپ کے مسلمات سے آپ کو الزام دیا ہی اونکے نزدیک
یہ قاعدہ مسلم نہین ہی جیسا کہ باب دوم کے کید سے[39] ونہم کے دیکھنے سے بخوبی ظاہر ہی
ثانیاً اسلیے کہ بر تقدیر تسلیم اس قاعدہ کے جناب صاحب تحفہ قدس سرہ العزیز نے
یہ قید بھی لگادی ہی کہ باوصف معلوم بودن حال رواۃ ایشان یہ نہین فرمایا ہی
کہ ہر حالت مین متفق علیہ کا اخذ و مختلف فیہ کا ترک ضروری ہی خواہ متفق علیہ کے
رواۃ ضعیف وکذاب ہون و مختلف فیہ کے رواۃ قوی ثالثاً اسوجہ سے کہ عبارت
صاحب تحفہ قدس سرہ العزیز کی قضیہ کلیہ ہی یا جزئیہ اگر جزئیہ ہی تو ہیا ن پر جاری
ہونا ممنوع ہی اور اگر کلیہ ہی تو ادیان سابقہ منسوخہ مین بھی جاری ہو گا مثلاً یہود
یا نصاریٰ کہین کہ حضرت موسیٰ یا حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہما الصلوۃ والسلام
کے فضائل و رسالت متفق علیہا ہین اوسکو لینا چاہیے اور جناب سرور کائنات کے
فضائل و رسالت مختلف فیہا ہین اوسکو ترک کرنا چاہیے رابعاً اسوجہ سے کہ اتفاق
سے یہان اتفاق بعض فریقین مراد ہی یا کل فریقین اگر اتفاق کل فریقین مقصود ہی
تو وہ یہان مفقود ہی اسلیے کہ آپ کی تفسیر مجمع البیان و منہج الصادقین وغیرہ
مین بھی اقوال مختلفہ منقول ہین اور اگر اتفاق بعض فریقین مراد ہی تو بعض دیگر
کے ترک کی کیا وجہ اگر کوئی وجہ نہین ہی تو ترجیح بلا مرجح لازم آجاویگی اور اگر

وئی وجہ ہی تو وہ وجہ مرجح باعث اخذ و ترک کی ہو گی نہ کہ اتفاق خامسا اسوجہ سے

ہ اتفاق سے اتفاق فی الروایۃ مراد ہی یا اتفاق فی التمذہب اگر اتفاق فی التمذہب

مراد ہی تو وہ یہان ثابت نہین ہوا کیونکہ روایت کر دینا مستلزم تمذہب کو نہین

ورالا ایک شخص کا متمذہب بمذاہب مختلفہ متضادہ ہونا لازم آجائیگا اور وہ محال ہی

اور اگر اتفاق فی الروایۃ مراد ہی تو وہ حجت نہین ورنہ آپ پر بھی روایت عبداللہ

بن سلام کے بارہ مین شان نزول کی حجت ہو سکیگی کیونکہ اس روایت کو صاحب

مجمع البیان و منہج الصادقین وغیرہما نے بسند مرفوع متصل بیان کیا ہی۔

ور روایات جو لبطور شواہد کے آپ نے پیش کیے اون مین سے بعض غیر مذکور الاسانید

ہین اور پھر ایسی کتابون سے منقول کہ جنکا حال تمہید مین مذکور ہو چکا سو اس قسم کے

روایات بغیر ذکر اسناد ہرگز مقبول نہین جیسا کہ قاعدہ مقررہ اصول حدیث ہی۔

ال بن المبارک الاسناد من الدین ولولا الاسناد لقال من شاء

ما شاء وفی شرح شرح النخبۃ لعلی القاری اصل الاسناد خصیصۃ

فاضلۃ من خصائص ھذہ الامۃ وسنۃ بالغۃ من السنن

مؤکدۃ بل من فرض الکفایۃ وقال سفیان الثوری الاسناد

سلاح المؤمن فاذا لم یکن معہ سلاح فبای شیٔ یقاتل

وقال الشافعی مثل الذی یطلب الحدیث بلا اسناد کمثل حاطب

لیل کذا فی شرح المواھب اللدنیۃ لمحمد بن عبد الباقی الزرقانی

پس ان روایات کو مع اسانید کے اگر پیش فرمائیگا تو قابل لحاظ و لائق جواب
سمجھی جاوینگی اور بعض روایات مجروح ہین اون ہین سے بعض بوجہ رواۃ کے
اور بعض بوجہ منقول ہونے کے کتب مناقب سے پس قسم اول تو مردود ہی اور قسم
ثانی ہین اگر آپ کو صحیح یا حسن ہونیکا دعوی ہی تو اثبات کیجیے اور بعض
مجہول الحال اونکی توثیق فرمائی۔

شاہد اول یہ ہی کہ اس روایت کو فاضل نحریر اور مقدام اہل سنت کبیر
حضرت ملا علی متقی نے کتاب کنز العمال جسمین اونھون نے جمع الجوامع علامہ سیوطی
کی تبویب فرمائی ہی حضرت ابن عباس سے اس روایت کو بعبارت ذیل
روایت فرمایا ہی۔ ابنِ عبّاسٍ قالَ تصدّقَ علیٌّ بخاتمِہٖ وھُوَ
راکعٌ فقالَ النّبیُّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ للسّائلِ مَنْ اعطاکَ
ھذا الخاتمَ قالَ ذاکَ الرّاکعُ فانزلَ فیہِ اِنّما ولیُّکُمُ اللہُ
ورسُولُہٗ وکانَ فی خاتمِہٖ مکتوبًا سُبحانَ مَنْ فخری
بِاَنّی لہٗ عبدٌ ثمّ کتبَ فی خاتمِہٖ بعدُ للہِ المُلکُ
جواب اسکا اولا یہ کہ یہ حدیث غیر مذکور السند اور کسی ثقہ محدث نے
صحیح نہین کہا ہی لہذا قابل احتجاج نہین ہو سکتے ثانیا یہ کہ سالم عن المعارض
نہین ہی کیونکہ حسب اصول اہل سنت مدلول اس روایت کے خلاف پر
شواہد موجود ہین چنانچہ آیندہ مذکور ہونگے۔

شاہد دوم یہ ہی کہ اس روایت کو حسب تصریح علامہ جلال الدین سیوطی
در منثور خطیب بغدادی نے کتاب المتفق والمفترق مین حضرت
ابن عباس سے روایت فرمائی ہی تَصَدَّقَ عَلِیٌّ بِخَاتَمِہٖ وَھُوَ رَاکِعٌ
فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْطَاکَ ھٰذَا الْخَاتَمَ قَالَ ذَاکَ
الرَّاکِعُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ فِیْہِ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ الایہ۔
جواب اسکا اولاً یہ کہ یہ روایت غیر مذکور السند خالی از حکم صحت ہی اور
منقول ہی در منثور سے اور در منثور کی روایت بلا حکم صحت کا حال تمہید مین
مذکور ہو چکا ہی کہ بالکل مطرود و مردود ہی ثانیا یہ کہ صاحب در منثور کی تحقیق

سے یہ بات بخوبی ظاہر ہو گئی کہ کتاب المتفق والمفترق بوجہ غیر ملتزم الصحۃ ہونے کے معرض استدلال مین لانے کے قابل نہین ہے دیکھو المطلوب ١٢ محمد عبد الشکور عفا اللہ عنہ

مین غیر صحیح ہی چنانچہ یہ بھی تمہید مین مذکور ہوچکا ہی۔ ثالثاً یہ کہ سالم عن المعارض
نہین ہی کیونکہ اسکے معارض شواہد موجود ہین چنانچہ معلوم ہونگے۔

شاہد سوم یہ ہی کہ حسب تصریح علامۂ جلال الدین سیوطی در منثور امام
عبدالرزاق ابن ہمام صنعانی نے جو رجال صحاح ستہ مین معدود ہین
حضرت ابن عباس سے آیۂ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ کے بارہ مین روایت فرمائی
ہی کہ اوہنون نے ارشاد فرمایا اُنْزِلَتْ فِیْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ۔

اسکا جواب اولاً یہ کہ یہ روایت غیر مذکور السند بلا حکم صحت در منثور سے
منقول ہی ثانیاً یہ کہ اس حدیث کے راوی عبدالرزاق ہین اور وہ مائل
الی التشیع تھے اور فضائل حضرت امیر علیہ السلام مین احادیث ضعیف

حواشی متعلقہ صفحہ ۲۸

روایت کر دیا کرتے تھے چنانچہ جناب مولوی عبد الحی صاحب نور اللہ مرقدہ نے اجوبۂ فاضلہ مین اسکی تصریح فرما دی ہی اور یہ جو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ رجال صحاح ستہ مین سے ہین معلوم نہین کہ صحاح ستہ مین سے کس کتاب کے راوی ہین جب آپ اسکو بیان فرمائیگا تب جواب دیا جائیگا اور علامۂ جلال الدین سیوطی نے عبد الرزاق کو امام نہین لکھا اور رجال صحاح ستہ مین معدود نہین کہا ہی آپ نے کہان سے لکھایا۔

شاہد چہارم یہ ہی کہ حسب تصریح علامۂ جلال الدین سیوطی حضرت عبد بن حمید کہ وہ بھی اکابر رجال صحاح مین سے ہین حضرت ابن عباس سے اس آیت کے شان نزول مین روایت فرمایا ہی کہ اُنْزِلَتْ فِیْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ۔

شاہد چہارم

جواب اسکا اولاً یہ کہ یہ حدیث غیر مذکور السند بلا حکم صحت درمنثور سے منقول ہی ثانیاً یہ کہ حسب تحقیق صاحب درمنثور یہ روایت بالکل غیر صحیح ہی چنانچہ تمہید مین معلوم ہو چکا ہی ثالثاً یہ کہ یہ روایت ہی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما و دیگر ثقاۃ محدثین کی تحقیق مین روایات نزول آیۂ کریمہ درشان غیر عبد اللہ بن سلام بالکل غیر صحیح ہین چنانچہ تمہید مین معلوم ہو چکا ہی اور علامہ موصوف نے عبد بن حمید کو نہ حضرت لکھا ہی اور نہ اکابر رجال

اح مین معدود فرمایا ہی یہ آپ نے کہان سے لکھایا۔

اہد پنجم یہ ہی کہ حسب تصریح علامہ جلال الدین سیوطی در درمنثور امام محمد
ن جریر طبری نے بھی اس روایت کو بلفظ اُنزلت فی علی بن ابی طالب
اتاری گئی علی بن ابی طالب کے حق مین
ضرت ابن عباس سے روایت فرمایا ہی۔

اب اسکا اولاً یہ کہ یہ حدیث خالی از حکم صحت غیر مذکور السند درمنثور سے
نقول ہی ثانیاً یہ کہ صاحب درمنثور کی تحقیق مین بدستور سابق بالکل
صحیح ہی ثالثاً یہ کہ یہ روایت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی
ونکی تحقیق مین بھی بالکل غیر صحیح ہی جیسا کہ معلوم ہو چکا — اور علامہ
صوف نے ابن جریر کو امام محمد بن جریر طبری نہین فرمایا ہی آپ نے کہان سے
ں فرمایا وہ تو شیعہ تھے جیسا کہ لسان المیزان مین لکھا ہی۔

اہد ششم یہ ہی کہ امام ابو الشیخ نے بھی اس روایت کو حضرت ابن
اس سے بلفظ اُنزلت فی علی ابن ابی طالب روایت فرمایا ہی۔

اب اسکا اولاً یہ کہ یہ حدیث غیر مذکور السند خالی از حکم صحت درمنثور
ے منقول ہی ثانیاً یہ کہ صاحب درمنثور کی تحقیق کے خلاف ثالثاً یہ کہ
بداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی اور اونکی تحقیق کے بھی خلاف — اور علامہ
وح نے ابو الشیخ کو امام نہین کہا ہی آپ نے کہان سے نقل فرمایا۔

اہد ہفتم یہ ہی کہ حسب تصریح علامہ جلال الدین سیوطی در درمنثور

[illegible]

سید الحفاظ ابن مردویہ نے بھی بلفظ انزلت فی علی ابن ابی طالب حضرت ابن عباس سے روایت فرمایا ہی۔

جواب اسکا اولاً یہ کہ یہ حدیث غیر مذکور لسند خالی از حکم صحت در منثور سے منقول ہی۔ ثانیاً یہ کہ صاحب در منثور کی تحقیق کے خلاف۔ ثالثاً یہ عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے اور اونکی بھی تحقیق کے خلاف رابعاً یہ کہ اوسمین ابن مردویہ راوی ہین اور اونکی نسبت مولوی عبد الحی صاحب نور اللہ مرقدہ ظفر الامانی فی مختصر الجرجانی مین قد اخطأ تحریر فرماتے ہین چنانچہ وہ عبارت یہ ہی وقد اخطأ المفسرون کابی الحسن علی بن احمد الواحدی وابی بکر بن مردویہ انتھے اور علامہ موصوف نے ابن مردویہ کو سید الحفاظ نہین ارقام فرمایا ہی آپ نے کہان سے نقل فرمایا۔

(یعنی اونھون نے خطا کی ۱۲)

شاہد ہشتم یہ ہی کہ حسب تصریح علامہ جلال الدین سیوطی در در منثور امام طبرانی نے بھی معجم اوسط مین حضرت عمار بن یاسر سے روایت فرمایا قال وقف بعلی سائل وھو راکع فی صلوتہ ففطع فنزع خاتمہ فاعطاہ السائل فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعلمہ ذلک فنزلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہذہ الآیۃ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون۔ فقرأھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اصحابہ ثم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ

۷۸ اور بعض نے ابن مردویہ سے خطا بھی کی ہی رجوع کیجیے ابو الحسن علی بن احمد واحدی اور ابو بکر بن مردویہ

۷۹ عمار بن یاسر نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سائل آکھڑا ہوا جبکہ وہ رکوع مین تھے نماز کے اندر پس انھون نے انگوٹھی اوتار کر سائل کو دیدی پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ آیا...

[illegible]

ب اسکا اولاً یہ کہ یہ حدیث غیر مذکور السند خالی از حکم صحت در منثور
منقول ہی- ثانیاً یہ کہ صاحب در منثور کی تحقیق کے خلاف ثالثاً یہ کہ
ظ ابن حجر عسقلانی نے الکاف الشاف فی تخریج احادیث الکشاف مین
حدیث کو متروک لکھا ہی عبارت اونکی یہ ہی وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ
رجمة مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الصَّائِغِ وَعَنْهُ ابْنُ مَرْدُوَيْهِ مِنْ حَدِيثِ عَمَّارِ بْنِ
ر قَالَ وَقَفَ بِعَلِيٍّ سَائِلٌ وَهُوَ وَاقِفٌ فِي صَلٰوةِ الْحَدِيثَ وَفِي
نَادِهِ خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْعُمَرِيُّ وَهُوَ مَتْرُوكٌ اور علامہ جلال الدین
وطی نے جو اخراج طبرانی کو نقل کیا ہی اوسکی سند مین بِسَنَدٍ فِيهِ
هِيل کا لفظ بھی ہی اوسکو آپ نے کیون نقل نہین فرمایا ہی-
اہد نہم یہ ہی کہ حسب تصریح علامہ جلال الدین سیوطی اِس روایت کو بعبارت سابقہ
سید الحفاظ ابن مردویہ نے بھی حضرت عمار بن یاسر سے روایت فرمایا ہی
ب اسکا اولاً یہ کہ یہ حدیث غیر مذکور السند خالی از حکم صحت در منثور
منقول ہی- ثانیاً یہ کہ صاحب در منثور کی تحقیق کے خلاف ثالثاً یہ کہ
ابن مردویہ راوی ہین جنکی نسبت مولوی عبد الحی صاحب نور اللہ مرقدہ
قَدْ أَخْطَأَ کا لفظ تحریر فرمایا ہی اس سند مین بھی آپ نے ابن مردویہ کو
الحفاظ کی لفظ کے ساتھ نقل فرمایا ہی حالانکہ در منثور مین نہین ہی-
ہد دہم یہ ہی کہ حسب تصریح علامہ جلال الدین سیوطی در در منثور امام

بن جریر طبری نے روایت ذیل تلمیذ خاص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آیہ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ کے بارہ مین روایت فرمائی ہی - نَزَلَتْ فِی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ تَصَدَّقَ وَھُوَ رَاکِعٌ -

جواب اسکا اولاً یہ کہ یہ حدیث غیر مذکور السند خالی از حکم صحت در منثور سے منقول ہی ثانیاً یہ کہ صاحب در منثور کی تحقیق کے خلاف ہی یہان بھی آپ نے ابن جریر کو امام محمد بن جریر طبری لکھا یا ہی حالانکہ منقول عنہ مین نہین ہی اور اوپر معلوم ہو چکا کہ وہ شیعہ تھے -

شاہد شانزدہم یہ ہی کہ حسب تصریح علامہ جلال الدین سیوطی در درمنثور امام محمد بن جریر طبری نے امام سدی اور عتبہ بن حکیم سے روایت سابقہ کو نقل فرمایا ہی -

جواب اسکا اولاً یہ کہ یہ حدیث غیر مذکور السند بلا حکم صحت درمنثور سے منقول ہی ثانیاً یہ کہ صاحب درمنثور کی تحقیق کے خلاف - ثالثاً یہ کہ امین سدی راوی ہین اور اونکو صاحب کشف الظنون ولآلی مصنوعہ نے کذاب ووضاع لکھا ہی چنانچہ کشف الظنون کی عبارت یہ ہی - فَاِنِ انْضَمَّ اِلَیْہِ رِوَایَۃُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ السُّدِّیِّ الصَّغِیْرِ الْمُتَوَفّٰی سَنَۃَ سِتٍّ وَّثَمَانِیْنَ وَمِائَۃٍ فَھِیَ سِلْسِلَۃُ الْکِذْبِ اور آلی مصنوعہ کی عبارت یہ ہی فِیْ اِسْنَادِہٖ ظُلُمَاتٌ اَبُوْ صَالِحٍ وَالْکَلْبِیُّ وَابْنُ مَرْوَانَ السُّدِّیُّ کَذَّابُوْنَ -

یہاں بھی آپ نے ابن جریر کو امام محمد بن جریر طبری لکھا یا ہی اور سُدّی کو امام سدی حالانکہ وہ دونوں شیعہ وکذاب ہین جیسا کہ بیان ہو چکا۔

شاہد ہفتدہم یہ ہی کہ حسب تصریح علامہ جلال الدین سیوطی سید الحفاظ ابن مردویہ نے بطریق محمد بن سائب کلبی عن ابی صالح عن ابن عباس روایت فرمایا ہی قَالَ اَتَی عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ وَرَھْطٌ مَّعَہٗ مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الظُّہْرِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ بُیُوْتَنَا قَاصِیَۃٌ لَا نَجِدُ اَحَدًا یُجَالِسُنَا وَیُخَالِطُنَا دُوْنَ ھٰذَا الْمَسْجِدِ وَاِنَّ قَوْمَنَا لَمَّا رَاَوْنَا قَدْ صَدَّقْنَا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَتَرَکْنَا دِیْنَھُمْ اَظْھَرُوا الْعَدَاوَۃَ وَاَقْسَمُوْا اَنْ لَّا یُخَالِطُوْنَا وَلَا یُؤَاکِلُوْنَا فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَیْنَا فَبَیْنَمَا ھُمْ یَشْکُوْنَ ذٰلِکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ وَنُوْدِیَ بِالصَّلٰوۃِ صَلٰوۃِ الظُّہْرِ وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ یُصَلُّوْنَ بَیْنَ رَاکِعٍ وَّسَاجِدٍ وَّقَائِمٍ وَّقَاعِدٍ وَّاِذَا مِسْکِیْنٌ یَّسْأَلُ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

عبادہ بن صامت کے حق مین شان نزول کی ہی وَفِی تَقدِیمِہٖ اِشارۃٌ
لَطِیفَۃٌ بعد اوسکے سات روایات حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بعد اوسکے
ایک روایت عبداللہ بن سلام کے حق مین بعد اوسکے پھر ایک روایت
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حق مین اوسکے بعد تین روایتین جمیع مومنین
کے حق مین اور ایک روایت اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین ہی
جن مین سے آپ نے ایک روایت ورحق عبادہ بن صامت و تین روایات
درحق مومنین وایک روایت درحق اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جملہ پانچ
روایتون کو بالکل ترک فرمادیا ہی باقی رہین نو روایتین اون مین سے
ایک روایت عبداللہ بن سلام کے حق مین شان نزول کی ما بقی حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کے حق مین شان نزول کی اونکو آپ نے نقل فرمایا ہی
معلوم نہین ہوتا کہ عبداللہ بن سلام کی روایت کو آپ نے کیون نقل فرمایا جیسا کہ اون
پانچ روایتونکو ترک کیا تھا ویسا ہی اسکو بھی ترک کردیتے تو ترجیح بلا مرجح نہ لازم آتی ہین
آٹھ روایتین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حق مین شان نزول کی اونکو آپ نے سولہ کرکے
کیسے نقل فرمایا شاید یہ اسواسطے کہ لوگ تعدد طرق دیکھکر یہ سمجھین کہ یہ حدیث
بطرق متعددہ مروی ہونے کے سبب سے حد شہرت کو پہونچ گئی ہی جیسا
کہ افادات حضرت عزیز المحدثین قدس سرہ العزیز سے عجالہ نافعہ مین
مفہوم ہوتا ہی عبارت اونکی یہ ہی - طبقۂ رابعہ احادیثی کہ نام و نشان آنہا

ف اور اوسکا معلوم کرسکے مین ایک بار ایک اشارہ ہے ۱۲

ع جو ایسی طبقہ وہ حدیثین کہ نام و نشان اونکا

ع در قرون سابقہ معلوم نہ بود متاخران آنرا روایت کردہ اند پس حال آنہا از دو شق خالی نیست یا سلف تفحص کردند و آنرا اصلی نیافتند تا مشغول بروایت آنہا می شدند یا یافتند و در آن قدحے و علتے دیدند کہ باعث شد ہمہ آنہا را بر ترک روایت آنہا و علی کل تقدیر این احادیث قابل اعتماد نیستند کہ در اثبات عقیدہ یا عملی بآنہا تمسک کردہ شود و نِعْمَ مَا قَالَ بَعْضُ الشُّیُوخِ فِی اَمْثَالِ ہٰذَا شعر

وَاِنْ کُنْتَ تَدْرِیْ فَالْمُصِیْبَةُ اَعْظَمُ	فَاِنْ کُنْتَ لَا تَدْرِیْ فَتِلْكَ مُصِیْبَةٌ

و این قسم احادیث راہ بسیاری از محدثین زدہ است و بجہت کثرت طرق این احادیث کہ درین قسم کتب موجود اند مغرور شدہ حکم بتواتر آنہا نمودہ و در مقام قطع و یقین بدان تمسک جستہ - اور اوس پر طرہ یہ کہ علامۂ موصوف کی عبارت کے نقل کرنے مین حسب تعلق اغراض تغلب و تصرف بھی کیا گیا ہی چنانچہ کمترین نے ہر ہر شاہد کے اخیر مین اس سے اطلاع بھی دیدی ہی اور علامۂ موصوف کی عبارت مین ایک جگہ بِسَنَدٍ فِیْہِ مَجَاہِیْلُ کا لفظ بھی ہی اوسکو بھی جناب نے نقل نہین فرمایا گیا وہ وقت عالی حضرت گویا دنر ہا کہ جہان کہین صلی اللہ علیہ وسلم کا اِشارہ ہوتا تھا بالتصریح نہ لکھا جاتا تھا

ع زمانۂ سابق مین معلوم نہ تھا متاخرین نے اونکو روایت کیا ہی پس حال اونکا دو طور سے خالی نہین ہی یا اگلے لوگون نے تلاش کیا اور اوسکی کوئی اصل نہ پائی تا اوسکے روایت کرنے مین مشغول ہوے یا پائی اور اوس مین قدح اور علت دیکھی کہ باعث ترک روایت اونکا ہوا اور بہر تقدیر یہ حدیثین قابل اعتماد نہین ہین کہ اثبات عقیدہ یا عمل مین انکے ساتھ تمسک کیا جاوے اور کیا اچھا کہا بعض شیوخ نے ان مثالون مین ع

ع فان کنت الخ یعنی پس اگر نہین جانتا ہی تو پس یہ ایک مصیبت ہے اور اگر جانتا ہی تو پس یہ بڑی مصیبت ہی اور اس قسم کی حدیثون نے بہت محدثین کو راہ سے بھٹکا دیا ہے اور بسبب کثرت طرق ان احادیث کے کہ ان قسم کی کتابون مین موجود ہین مغرور ہو کر حکم اونکے تواتر کا کیا ہی اور مقام قطع و یقین مین اونکے ساتھ تمسک کیا ہی ۱۲

اور جہان کہین والہٖ کا لفظ ہوتا تھا بوجہ احتیاط نقل کے عذر کیا جاتا تھا
اور بار بار کاتب پر تاکید اکید ہوتی تھی کہ منقول اور منقول عنہ مین
سر مو فرق نہ ہونے پاوے اللہ اکبر کجا وہ احتیاط کہان یہ بات سبحان اللہ
یا آن شوراشوری یا باین بے نمکی غرض کہ جناب خود حساب سے اس بابت
دیانت بے حساب وقوع مین آئی اللہ تعالیٰ حضرت عزیز المتکلمین کی روح
پُرفتوح کو صدر جنت مین شاد کرے اور اپنے رضوان اکبر کا خلعت عطا فرمائے
کہ جتنی باتین تحفہ کے باب دوم مین ارقام فرما گئے ہین وہ حرف بحرف ظہور مین
آتی جاتی ہین شاید اونکی اس کرامت کا آپ بھی کسیطرح سے انکار نکر سکینگے
شاہد نوزدہم یہ ہے کہ اس حدیث کو روایت کیا ہے شیخ حافظ محمد بن
یوسف بن محمد الکنجی الشافعی نے کتاب کفایۃ الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب
کے باب چہل و یکم فی تخصیص علی بالتصدق فی حال رکوعہ مین فرماتے ہین
اَخْبَرَنَا الْفَقِیْہُ اَبُوْ ذَکَرِیَّا یَحْیَی بْنُ عَلِیِّ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِیُّ النَّحْوِیُّ
بِجَامِعِ دِمَشْقَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اِسْمٰعِیْلَ الْقَارِیُّ
بِشَادْبَاجِ نِیْسَابُوْرَ اَخْبَرَنَا ھِبَۃُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ الْاُسْتَاذِ
عَبْدِ الْکَرِیْمِ بْنِ ھَوَازِنِ الْقُشَیْرِیُّ اَخْبَرَنِیْ جَدِّیْ عَبْدُ الْکَرِیْمِ اَخْبَرَنَا
اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللہِ بْنُ یُوْسُفَ الْاَصْبَہَانِیُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَۃَ

حدثنا الحضرمی بن عوان الهاشمی ان سائلا اتی المسجد وهو يقول من يقرض الملی الوفی وعلی علیه السلام راکع يقول بيده للسائل ای اخلع الخاتم من يدی قال رسول الله یا عمر وجبت قال بابی انت وامی یا رسول الله ما وجبت قال وجبت له الجنة والله ما خلعه من يده حتی خلعه الله من كل ذنب ومن كل خطيئة قال فما خرج احد من المسجد حتی نزل جبرئيل عليه السلام بقوله عز وجل انما وليكم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلوة ويؤتون الزكوة وهم راكعون وانشأ حسان بن ثابت

اباحسن تفديك نفسي ومهجتي	وكل بطيء في الهدى ومسارع
ايذهب مدحي فيك المحبر ضائعا	وما المدح في ذات الاله بضائع
وانت الذي اعطيت اذ انت راكع	فدتك نفوس القوم يا خير راكع
فانزل فيك الله خير ولاية	فبينها فاثبتها في محكمات الشرائع

جواب اسکا یہ ہی کہ یہ حدیث کتاب مناقب سے منقول ہی اور خالی از ج[illegible]
صحت ہی لہذا یہ حدیث حجت نہین ہو سکتی جیسا کہ تمہید مین مذکور ہو[illegible]

شاہد بستم یہ ہی کہ اس حدیث کو روایت کیا ہی شیخ حافظ امام ابو[illegible]
علی بن محمد المعروف بابن المغازلی نے اپنی کتاب مناقب مین اس حدیث[illegible]
بصورت ذیل اخراج فرمایا ہی قَوْلُهٗ تَعَالیٰ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَخْ[illegible]
مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ اَنْبَاَ نَا اَبُوْبَکْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ[illegible]
شَاذَانَ الْبَزَّازِ اَنْبَاَ نَا الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیِّ نِ الْعَدَوِیِّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ[illegible]
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ[illegible]
اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْا اُنْزِلَتْ فِیْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ[illegible]

مولوی مہدی حسن صاحب نے فرمایا کہ پیشتر بھی آپسے عرض کر دیا گیا تھا اور اب[illegible]
کیا جاتا ہی کہ جو روایات ثبوت ادعا منقول ہو چکے ہین اونکے مکرر جواب مین[illegible]
کرنیسے کیا فائدہ ہی اون روایات کے متعلق جو کچھ جواب دینا ہو وہ ارشاد فر[illegible]

مولوی محمد عبد الحکیم صاحب نے فرمایا کہ ہمکو منظور نہین ہی۔

جواب شاہد بستم کا اولاً یہ ہی کہ یہ حدیث کتاب مناقب سے منقول[illegible]
اور اوسکی کیفیت تمہید مین معلوم ہو چکی ہی ثانیاً یہ کہ اسمین عبد الر[illegible]
راوی ہین اور وہ مائل بہ تشیع تھے جیسا کہ اوپر گذرا۔

ہدلبست ویکم یہ ہی کہ شیخ حافظ ابن المغازلی نے اس حدیث کو
دوسری سند سے اپنی کتاب المناقب مین روایت فرمایا ہی اَخْبَرَنَا
نصرِ اَحْمَدُ بْنُ موسی بْنِ الطَّحَّانِ اِجَازَۃً عَنِ الْقَاضِیْ اَبِی الْفَرَجِ
وطِیِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ مُوْسَی الْقَنَّادِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
حاقَ الْخَصَّانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ بَکَّارٍ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ
یاثٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیِّ بْنِ
سَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ قَوْلِہٖ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ
یْنَ اٰمَنُوْا قَالَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ
ب اسکا یہ ہی کہ یہ حدیث بھی کتاب مناقب سے منقول ہی اور حکم
ت سے خالی ہی لہذا حجت نہین ہوسکتی جیسا کہ تمہید مین معلوم ہوا۔
ہدلبست ودوم یہ ہی کہ شیخ حافظ ابن المغازلی نی اسی حدیث کو
تیسری سند سے اپنے کتاب المناقب مین روایت فرمایا ہے
بَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ تَاوَانَ اَنَّ اَبَا اَحْمَدَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَوْذَبٍ
نہم ثنا اَبِیْ ثنا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ بَسِیْرٍ الْعَسْقَلَانِیْ

ثنا ابی ثنا مطلب بن زیاد عن السدی عن ابی عیسی عن ابن عباس

قال مر سائل بالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الحمد للہ الذی

جعلها فی و فی اھل بیتی انما ولیکم اللہ ورسولہ الآیۃ وکان علی

خاتمہ الذی تصدق بہ سبحان من فخرنی بانی لہ عبد ۔

جواب اسکا اولاً یہ کہ یہ حدیث بھی کتاب مناقب سے منقول ہو اور خالی

از حکم صحت ہو لہذا قابل احتجاج نہین ہو جیسا کہ تمہید مین مذکور ہوا ثانیاً

یہ کہ اسمین سدی راوی ہین اور وہ کذاب ہین جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا

شاہد بست و سوم یہ ہو کہ شیخ حافظ ابن المغازلی نے اس حدیث کو

اک چوتھی سند سے روایت فرمایا ہو اخبرنا احمد بن محمد بن تاوان انبأنا

ابو احمد عمر بن عبد اللہ بن شوذب ثنا محمد بن احمد العسکری

اللہ قال ثنا محمد بن عثمان بن ابی شیبۃ ثنا عبادۃ ثنا عمر بن ثابت

ع بیان کی عبارت ہمین چھوٹی ہوئی معلوم ہوتی ہی اسکے مگر چونکہ منقول عن ابن ہی ایسا ہی مطابق نقل کردی ۱۲ منہ

۱۴ کہا اونہون نے حدیث بیان کیا ہمسے میرے باپ نے کہا اونہون نے حدیث بیان کیا ہمسے مطلب بن زیاد نے وہ راوی ہین ابو عیسی سے وہ راوی ہین سدی سے وہ راوی ہین ابن عباس سے کہا اونہون نے گذرا ایک سائل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس فرمایا آنحضرت نے سب تعریف واسطے اس خدا کے ہے جسنے ایسا

کیا اوسنے اوسکو ہمین اور ہمارے اہل بیت مین انما ولیکم اللہ ورسولہ الآیہ اور رکھا تھا انگشتری پر اونکے جسکو صدقہ کیا تھا سبحان من فخرنی الخ یعنی پاکی بیان کرتا ہون اوسکی جسنے فخر دیا مجھکو اسکا کہ مین بندہ اوسکا ہون ۱۲

۲۳ خبر دیا ہمکو احمد بن محمد بن تاوان نے کہا اونہون نے خبر دیا ہمکو ابو احمد عمر بن عبد اللہ بن شوذب نے کہا

اونہون نے حدیث بیان کیا ہمسے محمد بن احمد عسکری نے کہا اونہون نے بیان کیا ہم سے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے کہا اونہون نے بیان کیا ہم سے عبادہ نے کہا اونہون نے بیان کیا ہم سے عمر بن ثابت

ی مُحَمَّدِ بْنِ الصَّائِبِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ عَلِیٌّ

ـعًا فَجَاءَهٗ مِسْکِیْنٌ فَاَعْطَاهُ خَاتَمَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

ـهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْطَاکَ هٰذَا قَالَ اَعْطَانِیْ هٰذَا الرَّاکِعُ فَاُنْزِلَتْ

ـهِ الْاٰیَةُ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ۔

ـب اسکا اولاً یہ کہ یہ حدیث بھی کتاب مناقب سے خالی از حکم صحت
ـول ہی لہذا نا قابل احتجاج ہی جیسا کہ تمہید مین ذکر کیا گیا ثانیاً یہ کہ اِسمین
ـالح راوی ہین اور وہ کذاب ہین اور اونکی روایت عبد اللہ
ـباس سے اوہی طرق ہی جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا۔

ـہد بست و چہارم یہ ہی کہ شیخ ابن المغازلی نے اِس حدیث کو اک
ـین سند سے بھی روایت فرمایا ہی اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَاوَانَ
اَبَا اَحْمَدَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَوْذَبٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
ـفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَسْکَرِیُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ
ـوْنٍ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَابِسٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْ مَرْیَمَ عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَا
ـلَ اَبُوْ مَرْیَمَ حَدِّثْ عَلِیًّا بِالْحَدِیْثِ الَّذِیْ حَدَّثْتَنِیْ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ

قَالَ كُنْتُ عِنْدَ اَبِيْ جَعْفَرٍ جَالِسًا اِذْ مَرَّ عَلَيْهِ اِبْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

عَبَّاسٍ قُلْتُ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ هٰذَا ابْنُ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ

الْكِتَابِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ صَاحِبُكُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبِ الَّذِيْ نَزَلَتْ فِيْهِ

مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى

مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَاِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ الْاٰيَة

جواب اسکا اولاً یہ کہ یہ حدیث بھی کتاب مناقب سے بلا حکم صحت منقول

لہذا ناقابل احتجاج ہی ثانیاً یہ کہ اسمین ابراہیم بن محمد بن میمون راوی

اور وہ شیعہ ہین جیساکہ قانون موضوعات مین مرقوم ہی چنانچہ عبارت اس

یہ ہی ابراهيم بن محمد بن ميمون من اجلاء الشيعة۔

شاہد بست و پنجم یہ ہی کہ اس شان نزول کو روایت کیا ہی حافظ

سبط ابن الجوزی حنفی نے تذکرہ خواص الامۃ مین وہ فرماتے ہین ومنها في المائدة قوله

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِلٰى قَوْلِهٖ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ ذَكَرَ

الثَّعْلَبِيُّ فِيْ تَفْسِيْرِهٖ عَنِ السُّدِّيِّ وَعُتْبَةَ بْنِ حَكِيْمٍ وَّغَالِبِ بْنِ

عَبْدِ اللّٰهِ قَالُوْا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ

مَرَّ بِهٖ سَائِلٌ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاكِعٌ فَاَعْطَاهُ خَاتَمَهٗ وَذَكَرَ الثَّعْلَبِيُّ

الْقِصَّةَ مُسْنَدَةً اِلٰی اَبِیْ ذَرِّ الْغِفَارِیِّ فَقَالَ صَلَّیْتُ یَوْمًا صَلٰوةَ الظُّهْرِ فِی الْمَسْجِدِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَاضِرٌ فَقَامَ سَائِلٌ فَسَأَلَ فَلَمْ یُعْطِهٖ اَحَدٌ شَیْئًا قَالَ وَکَانَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رَکَعَ فَاَوْمٰی اِلَی السَّائِلِ بِخِنْصَرِهٖ فَاَخَذَ الْخَاتَمَ مِنْ خِنْصَرِهٖ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَایِنُ ذٰلِكَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَی السَّمَاءِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اَخِیْ مُوْسٰی سَأَلَكَ فَقَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ الْاٰیَةَ اِلٰی قَوْلِهٖ وَاَشْرِکْهُ فِیْ اَمْرِیْ فَاَنْزَلْتَ عَلَیْهِ قُرْاٰنًا نَاطِقًا سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِیْكَ وَنَجْعَلُ لَکُمَا سُلْطَانًا فَلَا یَصِلُوْنَ اِلَیْکُمَا اَللّٰهُمَّ فَاَنَا مُحَمَّدٌ نَبِیُّكَ وَصَفِیُّكَ فَاشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ عَلِیًّا اُشْدُدْ بِهٖ اَزْرِیْ اَوْ قَالَ ظَهْرِیْ قَالَ اَبُوْذَرٍّ فَوَاللّٰهِ مَا اسْتَتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْکَلِمَةَ حَتّٰی نَزَلَ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِقْرَأْ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَهُمْ رَاکِعُوْنَ

ط اس قصہ کو ابوذر کیطرف اسناد کرکے پس کہا ابوذر نے پڑھا میں نے ایک روز نماز ظہر کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے پس کھڑا ہوا ایک سائل اور سوال کیا پس نہیں دیا اوسکو کسی نے کوئی چیز کہا راوی نے اور علی رضی اللہ عنہ رکوع میں تھے پس اشارہ کیا طرف سائل کے اونگلی سے پس لے لیا سائل نے انگشتری آپ کی انگشت سے اور دیکھتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو پس اوٹھایا آنحضرت نے سر اپنا آسمان کی طرف اور کہا اے اللہ میرے بتحقیق بھائی میرے موسی نے سوال کیا تجھ سے کہا موسی نے رب اشرح لی صدری ویسر لی امری الآیہ واشرکہ فی امری تک پس نازل کیا تو نے موسی پر قرآن ناطق عنقریب قوی کرونگا میں بازو تیرا ساتھ بھائی تیرے کے ۱۲

علی کو قوی کر اوس سے پشت میری کہا ابوذر نے پس قسم ہے اللہ کی نہیں تمام کیا رسول خدا نے اس کلمہ کو کہ نازل ہوئے جبرئیل اللہ کے پاس سے پس کہا اے محمد پڑھ انما ولیکم اللہ آخر آیہ تک ۱۲

جواب اسکا یہ ہی کہ طریقہ اول ہین ثعلبی نے سدی سے روایت کی ہی اور
دونون مجروح ہین سدی کا حال گذر چکا ثعلبی کا حال یہ ہے کہ مولوی
عبدالحی صاحب نوراللہ مرقدہ نے اجوبۂ فاضلہ مین تحریر فرمایا ہی کما نقل
الثعلبی فی تفسیرہ لقد اجمع اھل العلم بالحدیث انہ یروی طائفۃ
من الاحادیث الموضوعۃ اور دوسرے مقام پر اوسی کتاب مین ارقام
فرماتے ہین لاخبرلہ فی الصحیح والسقیم من الاحادیث اور طریق ثانی
ثعلبی نے ابوذر سے روایت کی ہی جسکی نسبت حافظ ابن حجر کتاب الکاف الشاف
فی تخریج احادیث الکشاف مین ارقام فرماتے ہین ورواہ الثعلبی من
حدیث ابی ذر مطولا واسنادہ ساقط۔

شاہد بست وششم یہ ہی کہ علامہ سبط بن الجوزی نے اس شان نزول کو
اک دوسرے طریق سے تذکرہ خواص الامۃ مین نقل فرمایا ہی ما تلک الفاظہ
وفی روایۃ خرج رسول اللہ م وعلی قائم یصلی وفی المسجد سائل
ومعہ خاتم فقال لہ رسول اللہ م ھل اعطاک احد شیئا فقال نعم
ذلک المصلی ھذا الخاتم وھو راکع فکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ونزل جبرئیل علیہ السلام یتلو ھذہ الایۃ فقال حسان بن ثابت

یہ بین الفاظ اوسکے اور ایک روایت مین ہی کہ نکلے رسول اللہ صلعم اور حضرت علی نماز پڑھتے تھے اور مسجد مین ایک سائل تھا اور اوسکے پاس ایک انگشتری تھی پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے اوس سے آیا دیا تجکو کسی نے کچھ ... سائل نے ... ہان اس ... نے یہ انگشتری حالت رکوع مین پس ... کہا رسول اللہ صلعم نے اور نازل ہوئے جبرئیل علیہ السلام ... پڑھتے ہوئے اس آیت کو پس کہا حسان ...

جو کچھ نقل کیا ثعلبی نے اپنی تفسیر مین تحقیق اجماع کیا اہل حدیث نے کہ ثعلبی روایت کرتا ہے احادیث موضوعہ ۱۲ کہ نہین خبر ہی اوسکو صحیح اور سقیم مین احادیث سے ۱۲ اور روایت کیا ثعلبی نے حدیث ابوذر سے طویل اور اسناد اوسکی ساقط ہے ۱۲

...أحسنُ تَفديكَ روحي ومُهجتي — وكلُّ بطيءٍ في الهُدى ومُسارعِ

...تَ الذي أعطيتَ إذْ كنتَ راكعاً — فدَتكَ نفوسُ الخلقِ يا خيرَ راكعِ

...ا تمسّكَ الميمونُ يا خيرَ سيّدٍ — ويا خيرَ شارٍ ثمّ يا خيرَ بائعِ

...نزّلَ فيكَ اللهُ خيرَ ولايةٍ — وبيّنها في محكماتِ الشرائعِ

وقال أيضاً

...ن ذا بخاتمه تصدّق راكعاً — والسرّ ها في نفسه إسراراً

...ن كان بات على فراش محمّدٍ — ومحمّدٌ أسرى يومَ الغارا

...ن كان في القرآن سُمّي مؤمناً — في تسع آياتٍ تُبيّن غراراً

...ار الى قول ابن عباس ما نزل آية في الايمان الا وعلي كرم الله وجهه اميرها ورئيسها

...واب اسکا یہ ہی کہ یہ حدیث غیر مذکور السند بلا حکم صحت ہی لہذا قابل

...تجاج نہین جیسا کہ تمہید مین بیان ہو چکا۔

...اہد بست وہفتم یہ ہی کہ اس شان نزول کو روایت فرمایا ہی

...مس الاسلام صدر الایمہ ابو الموید موفق بن احمد مکی خوارزمی معروف

...طب خوارزم نے اپنی کتاب المناقب کے فصل ہفدہم مین

أخبرنا الإمام الأجل سراج الدين شمس الأئمة أخي أبو الفرج محمد بن أحمد
المكي أدام الله سموه قال أخبرنا الشيخ الإمام الزاهد أبو محمد إسمٰعيل
بن علي بن إسمٰعيل قال حدثنا السيد الأجل الإمام المرشد بالله
أبو الحسين يحيى بن الموفق بالله قال أخبرنا أبو أحمد محمد بن علي المؤدب
المعروف بالمكفوف بقراءتي عليه قال أخبرنا أبو محمد بن عبد الوهاب
قال حدثنا محمد بن الأسود عن محمد بن مروان عن محمد بن
السائب عن أبي صالح عن ابن عباس رضي الله عنه قال أقبل عبد الله بن
سلام ومعه نفر من قومه ممن قد آمنوا بالنبي صلى الله عليه وسلم
فقالوا يا رسول الله إن منازلنا بعيدة وليس لنا مجلس ولا متحدث
دون هذا المسجد وإن قومنا لما رأونا آمنا بالله ورسوله وصدقناه
رفضونا وآلوا على أنفسهم أن لا يجالسونا ولا يناكحونا ولا يكلمونا

۲ خبر دیا ہمکو امام اجل سراج الدین شمس الائمہ بھائی میرے ابو الفرج محمد بن احمد مکی نے ہمیشہ رکھے اللہ بلندی اونکی کہا اونہوں نے خبر دیا ہمکو شیخ امام زاہد ابو محمد اسمٰعیل بن علی بن اسمٰعیل نے کہا اونہوں نے حدیث بیان کیا ہمسے سید اجل امام مرشد باللہ ابو الحسین یحییٰ بن موفق باللہ نے

کہا اونہوں نے خبر دیا ہمکو ابو احمد محمد بن علی المودب معروف بہ مکفوف ساتھ قرأت میرے کے اوپر اونکے کہا اونہوں نے خبر دیا ہمکو ابو محمد بن عبد الوہاب نے کہا اونہوں نے حدیث بیان کیا ہمسے محمد بن اسود نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن مروان سے وہ راوی ہیں محمد بن سائب سے وہ روایت کرتے ہیں

ابو صالح سے وہ راوی ہیں ابن عباس سے کہا ابن عباس نے کہ آئے عبد اللہ بن سلام اور ساتھ اونکے گروہ تھا قوم اونکی سے جو ایمان لائے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس کہا اونہوں نے یا رسول اللہ تحقیق کہ مکان ہمارے دور ہیں اور نہیں ہے ہمارے لئے کوئی جگہ بیٹھنے کی اور نہ باتیں کرنیکی

سوائے اس مسجد کے اور تحقیق ہماری قوم نے جب دیکھا ہمکو کہ ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور رسول کے اور تصدیق کیا ہمنے اوسکی چھوڑ دیا ہمکو اور قسم کھایا اوپر جانوں اپنی کے یہ کہ نہ بیٹھینگے ہمارے پاس اور نہ نکاح کرینگے ہمسے اور نہ کلام کرینگے ہمسے

فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ثُمَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ بَيْنَ قَائِمٍ وَرَاكِعٍ وَنَظَرَ إِلَى سَائِلٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ هَلْ أَعْطَاكَ أَحَدٌ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَلَى أَيِّ حَالٍ أَعْطَاكَ قَالَ أَعْطَانِي وَهُوَ رَاكِعٌ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَرَءَ وَمَنْ يَتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُونَ فَأَنْشَأَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يَقُولُ فِي ذٰلِكَ

أَبَا حَسَنٍ تَفْدِيكَ نَفْسِي وَمُهْجَتِي	وَكُلُّ بَطِيٍّ فِي الْهُدَى وَمُسَارِعِ
أَيَذْهَبُ مَدِيحُكَ الْمُحَبَّرُ ضَائِعًا	وَمَا الْمَدْحُ فِي جَنْبِ الْإِلٰهِ بِضَائِعِ
فَأَنْتَ الَّذِي أَعْطَيْتَ إِذْ كُنْتَ رَاكِعًا	فَدَتْكَ نُفُوسُ الْقَوْمِ يَا خَيْرَ رَاكِعِ
فَأَنْزَلَ فِيكَ اللّٰهُ خَيْرَ وِلَايَةٍ	فَبَيَّنَهَا فِي مُحْكَمَاتِ الشَّرَائِعِ

اور اسی سند سے امام واحدی نے اپنے اسباب نزول میں اس روایت کا اخراج فرمایا ہے

ترجمہ — پس شاق ہوا ہم پر پس فرمایا ان لوگوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے اس کے نہیں کہ دوست تمہارا اللہ اور رسول اوسکا اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ایسے ایمان والے کہ قائم کرتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور وہ لوگ خشوع کرنے والے ہیں پھر تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے طرف مسجد کے اور لوگ قیام و رکوع میں تھے اور دیکھا آپ نے ایک سائل کو پس فرمایا آپ نے اوس سے کیا دیا تجھکو کوئی چیز کہا سائل نے ہاں ایک انگشتری سونے کی پس فرمایا آنحضرت نے کس نے دیا تجھکو اور کس حالت میں دیا پس کہا سائل نے دیا مجھکو اس نے حالت رکوع میں ...

جواب اسکا اولاً یہ کہ اس شاہد کا آپ کے مدعا پر دال ہونا ہمکو معلوم نہین ہوتا اسلیے کہ اسکی عبارت سے ظاہر ہوتا ہی کہ آیہ کریمہ حضرت عبداللہ بن سلام کے حق مین نازل ہوئی ثانیاً یہ کہ مخرج اسکے اخطب خوارزم ہین جنکی بنسبت جناب صاحب تحفہ قدس سرہ العزیز یہ لکھتے ہین اور راوی اسکے محمد بن مروان عن محمد بن الصائب عن ابی صالح ہین اور یہ لوگ کذاب ہین اور انکا طریقہ اوہی طرق ہی جیسا کہ اوپر معلوم ہوچکا

شاہد بست وہشتم یہ ہی کہ اخطب خوارزم نے اس شان نزول کو ایک اور طریق سے بھی کتاب مناقب مین روایت فرمایا ہے

اَخبَرَنِی الشَّیخُ الزَّاهِدُ اَبُو الحَسَنِ عَلِیُّ بنُ اَحمَدَ العَاصِمِی قَالَ اَخبَرَنَا القَاضِی الاِمَامُ شَیخُ القُضَاةِ اِسمٰعِیلُ بنُ اَحمَدَ الوَاعِظ قَالَ اَخبَرَنَا وَالِدِی اَبُوبَکرٍ اَحمَدُ بنُ الحُسَینِ البَیهَقِی قَالَ اَخبَرَنَا اَبُوعَبدِاللهِ الحَافِظ قَالَ اَخبَرَنَا اَبُو عَبدِ اللهِ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللهِ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو یَحیٰی عَبدُ الرَّحمٰنِ بنُ مُسلِمِ الرَّازِی الاَصبَهَانِی قَالَ حَدَّثَنَا یَحیَی بنُ جُرَیشٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِیسَی بنُ عَبدِ اللهِ بنِ عَبدِ اللهِ بنِ عُمَرَ بنِ عَلِیِّ بنِ اَبِی طَالِبٍ

۱؎ خبر دیا مجکو شیخ زاہد ابو الحسن علی بن احمد عاصمی نے کہا اونہون نے خبر دیا ہمکو قاضی امام شیخ القضاۃ اسمٰعیل بن احمد واعظ نے کہا اونہون نے خبر دیا ہمکو میرے والد ابو بکر احمد ابن الحسین بیہقی نے کہا اونہون نے خبر دیا ہمکو ابو عبداللہ حافظ نے کہا اونہون نے خبر دیا ہمکو ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے کہا اونہون نے حدیث بیان کیا ہمسے ابو یحیی عبدالرحمن بن مسلم رازی اصبہانی نے کہا اونہون نے حدیث بیان کیا ہمسے یحیی بن جریش نے کہا اونہون نے حدیث بیان کیا ہمسے عیسی بن عبداللہ بن عبداللہ بن عمر بن علی بن ابی طالب نے

حدّثنی ابی عن ابیہ عن جدّہ عن علیّ بن ابی طالب قال نزلت
ہ الآیۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انّما ولیّکم اللہ
سولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصّلوۃ الی اخرہ فخرج
سول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ودخل المسجد والنّاس
لّون بین راکع وقائم فاذا سائلٌ قال یا سائل اعطاک
دٌ شیئاً قال لا الّا ہذا الرّاکع لعلیّ اعطانی خاتمہ

اب اسکا یہ ہی کہ یہ حدیث کتاب مناقب سے بلا حکم صحت منقول ہی
مخرج اسکے اخطب خوارزم ہین اور وہ زیدیہ ہین جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا

اہد بست ونہم - یہ ہی کہ اِس حدیث کو روایت کیا ہی سید
جمال الدین محدث نے اپنی کتاب الاربعین مین وہ تحریر فرماتے ہین
حدیث السّابع عن ابی ذرّ الغفاری قال سمعت رسول اللہ صلّی اللہ
ہ وآلہ وسلّم بہاتین والّا فصمّتا ورأیتہ بہاتین والّا فعمیتا
ول علیّ قائد البررۃ وقاتل الکفرۃ منصورٌ من نصرہ مخذولٌ من
لہ اما انّی صلّیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

يوماً من الايّام صلوٰة الظّهر فسال سائلٌ في المسجد فلم يعطهِ احدٌ فرفع
السّائل يده الى السّماء وقال اللّٰهمّ اشهد انّي سألتُ في مسجد رسول اللّٰه
صلّى اللّٰه عليه وآله وسلّم فلم يعطني احدٌ شيئاً وعليٌّ كان راكعاً فاومى
بيده اليمنى وكان يختّم فيها فاقبل السّائل حتّى اخذ الخاتم من خنصره
وذلك بعين النّبي صلّى اللّٰه عليه وآله وسلّم فرفع النّبيّ صلّى اللّٰه عليه وآله
وسلّم راسه عند ذلك الى السّماء وقال اللّٰهمّ انّ اخي موسى سال فقال
ربّ اشرح لي صدري ويسّر لي امري واحلل عقدةً من لساني يفقهوا
واجعل لي وزيراً من اهلي هارون اخي اشدد به ازري واشركه
في امري فانزلت عليه قرآناً ناطقاً سنشدّ عضدك باخيك ونجعل
لكما سلطاناً فلا يصلون اليكما بآياتنا اللّٰهمّ وانا محمّدٌ نبيّك وصفيّك
اللّٰهمّ اشرح لي صدري ويسّر لي امري واجعل لي وزيراً من اهلي عليّاً
اشدد به ظهري فقال ابو ذرٍّ واللّٰه ما استتمّ رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وآله وسلّم

الکلمۃ حتی نزل جبرئیل علیہ السلام من عند اللہ فقال یا محمد
اقرء قال ما اقرء قال اقرء انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین
آمنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون انتھے

جواب اسکا یہ ہی کہ یہ حدیث غیر مذکور السند بلا حکم صحت ہی لہذا
قابل احتجاج نہین ہی جیسا کہ تمہید مین معلوم ہو چکا ہے

شاہد سیم یہ ہی کہ علامہ جمال الدین محدث نے اس حدیث کو ایک
دوسرے طریق سے اس طور پر اسی حدیث سابق کی طرف اشارہ فرما کر اخراج
فرمایا ہی وہ فرماتے ہین وھذا الحدیث مروی من طریق ابن
عباس ایضا وفیہ من الزیادۃ فانشاء حسان بن ثابت

ابا حسن تفدیک نفسی ومھجتی	وکل بطیئ فی الھدی ومسارع
أیذھب مدحی والمحبر ضائعاً	وما المدح فی جنب الالہ بضائع
فانت الذی اعطیت اذ کنت راکعاً	فدتک نفوس القوم یا خیر راکع
فانزل فیک اللہ خیر ولایۃ	وبینھا فی محکمات الشرائع

جواب اسکا اولاً یہ کہ یہ حدیث بھی غیر مذکور السند بلا حکم صحت ہی۔ ثانیا یہ کہ حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے مروی ہی حالانکہ اونکی تحقیق مین بالکل غیر صحیح ہی جیسا کہ تمہید مین مذکور ہو چکا

اسپر جلسہ ختم ہوا اور وقت چھ بجکر دس منٹ آگئے تھے

العبد محمد عبد الحکیم بقلم خود — العبد سید محمد مہدی حسن بقلم خود

یوم چہارشنبہ وقت پانچ بجے دن بست و پنجم ذی الحجہ ۱۳۱۲ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شاہد سی و یکم

شاہد سی و یکم یہ ہی کہ علامہ محمد بن یوسف بن محمود بن الحسن الزرندی المدنی الانصاری نے اسی شان نزول کو اپنی کتاب معروف بنظم درر السمطین فی فضائل المصطفیٰ والمرتضیٰ والبتول والسبطین مین اس طور پر اخراج فرمایا ہی عَنۡ عَمَّارِ بۡنِ یَاسِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ وَقَفَ بِعَلِیٍّ السَّائِلُ فَاَتٰی رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَاَعۡلَمَہٗ ذٰلِکَ فَنَزَلَتۡ فِیۡ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ھٰذِہِ الۡاٰیَۃُ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوا الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمۡ رَاکِعُوۡنَ فَقَرَءَھَا رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ

جواب اسکا یہ ہی کہ یہ حدیث غیر مذکور السند خالی از حکم صحت کسی کتاب قابل احتجاج سے منقول نہین یعنے کتب مناقب جنکا حال اوپر معلوم ہو چکا

شاہد سی و دوم

شاہد سی و دوم - یہ ہی کہ انہین علامہ زرندی نے اسی شان نزول کو اک دوسرے طریق سے نظم درر السمطین مین حضرت ابن عباس رضہ سے روایت فرمایا ہے وہ تحریر فرماتی ہین

ترجمہ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہا اونہون نے کہ کھڑا ہوا ایک سائل حضرت علی کے پاس پس آئے رسول اللہ صلعم پس خبر دیا آپ کو اسکی پس نازل ہوئی شان مین حضرت علی کے یہ آیت انما ولیکم اللہ الآیۃ یعنی نہین ہی ولی تمہارا مگر اللہ اور رسول اوسکا اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین ایمان رکھتے ہین کہ قائم رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوٰۃ اور وہ لوگ خشوع کرنے والے ہین پس پڑھا اس آیت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۲

الاعمش عن عباية قال بينا ابن عباس جالس على شفير زمزم يحدث
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل لا يقول قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم الا قال رجل ملتثم قريب منه قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال ابن عباس سألتك بالله من انت فكشف العمامة عن
وجهه وقال يا ايها الناس من عرفني فقد عرفني ومن لم يعرفني فانا
جندب بن جنادة البدري ابو ذر الغفاري سمعت النبي صلى الله
عليه وسلم بهاتين والا فصمتا ورايته بهاتين والا فعميتا يقول
علي قائد البررة وقاتل الكفرة منصور من نصره مخذول من
خذله اما اني صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما
من الايام صلوة الظهر فسال سائل في المسجد فلم يعطه احد فرفع
السائل يده الى السماء وقال اللهم اشهد اني سألت في مسجد

رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يعطني احد شيئا وعلي كان
راكعا فاومى بخنصره اليمنى وكان يتختم فيها فاقبل السائل حتى اخذ
الخاتم من خنصره وذلك بعين النبي صلى الله عليه وسلم فرفع
النبي صلى الله عليه وسلم راسه عند ذلك الى السماء وقال اللهم
ان اخي موسى سأل فقال رب اشرح لي صدري ويسر لي امري واحلل عقدة
من لساني يفقهوا قولي واجعل لي وزيرا من اهلي هارون اخي اشدد به
ازري واشركه في امري فانزلت عليه قرانا ناطقا سنشد عضدك
باخيك ونجعل لكما سلطانا فلا يصلون اليكما بآياتنا اللهم وانا محمد
نبيك وصفيك اللهم اشرح لي صدري ويسر لي امري واجعل لي وزيرا
من اهلي عليا اشدد به ظهري قال ابو ذر فوالله ما استتم رسول الله صلى الله عليه وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نہیں دیا مجھکو کسی نے کچھ اور علی علیہ السلام حالت رکوع مین تھے پس اشارہ کیا انہون نے اپنی چھنگلی داہنی سے اور تھے پہنتے انگشتری اوسمین پس آیا سائل یہانتک کہ لے لی انگشتری انکی چھنگلی سے اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھا پس اٹھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اپنا طرف آسمان کی اور

کہا اے اللہ تحقیق بھائی میرے موسی نے سوال کیا پس کہا اے رب کھولدے سینہ میرا اور آسان کر میرا کام اور کھول عقدہ میری زبان سے سمجھین لوگ قول میرا اور کر واسطے میرے وزیر اہل میرے سے ہارون میرے بھائی کو اور قوی کر ساتھ اوسکے پشت میری اور شریک کر اوسکو میرے امر مین پس نازل کیا تو نے اوپر اوسکے قرآن ناطق قریب قوی کرینگے بازو تیرا

ساتھ بھائی تیرے کے اور کرینگے واسطے تم دونون کے غلبہ پس نہ پہنچینگے تمہارے تک ساتھ نشانیون ہماری کے اے اللہ اور مین محمد ہون نبی تیرا اور برگزیدہ تیرا اے اللہ کشادہ کر سینہ میرا اور آسان کر میرا کام اور کر واسطے میرے وزیر اہل میرے سے علی کو قوی کر ساتھ اوسکے پشت میری کہا ابوذر نے پس قسم ہے اللہ کی نہ تمام کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الکلمۃ حتی نزل جبرئیل علیہ السلام من عند اللہ وقال یا محمد اقرء قال ما اقرء قال
اقرء انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون

جواب اِسکا اولاً یہ کہ یہ حدیث غیر مذکور السند خالی از حکم صحت کتاب مناقب سے کہ جنکا حال تمہید مین معلوم ہوچکا منقول ہے ثانیاً یہ کہ اسکے راوی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہین اور اوپر معلوم ہوچکا کہ اونکی تحقیق مین یہ قول بالکل غیر صحیح ہے۔ شاہد سی وسوم یہ ہے کہ علامۂ زرندی موصوف نے اِس شان نزول کو ایک اور طریق سے اپنی کتاب نظم درر السمطین مین تحریر فرمایا ہے وہ فرماتے ہین عن ابن عباس رض قال اقبل عبد اللہ ابن سلام ومعہ نفر من قومہ ممن امن بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا رسول اللہ ان منازلنا بعیدۃ ولیس لنا مجلس ولا متحدث دون ھذا المسجد وان قومنا لما راونا امنا باللہ ورسولہ

١٤ اس کلمہ کو یہانتک کہ نازل ہوئے جبرئیل علیہ السلام اللہ کے پاس سے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ پڑھو اونھون نے فرمایا کیا پڑھون اونھون نے کہا پڑھیے انما ولیکم اللہ تا آخر یعنی نہین ہے ولی تمہارا مگر اللہ اور رسول اوسکا اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ایسے ایمان والے کہ قایم کرتے ہین نمازکو اور دیتے ہین زکوۃ اور وہ لوگ خشوع کرنے والے ہین ۱۲ ٢ ابن عباس سے مروی ہے کہا اونھون نے کہ آئے عبداللہ بن سلام اور ساتھ اونکے ہمراہ کچھ لوگ تھے اونکی قوم سے جو ایمان لائے تھے ساتھ نبی صلعم کے کہا عبداللہ نے یا رسول اللہ تحقیق مکان ہمارے دور ہین اور نہین ہے ہمارے واسطے کوئی مجلس اور بات چیت کرنیکا سواے اس مسجد کے اور تحقیق ہماری قوم نے جب دیکھا ہم کو کہ ایمان لائے ہم ساتھ اللہ اور اوسکے رسول کے ۱۲

رفضونا وآلوا على أنفسهم أن لا يجالسونا ولا يناكحونا ولا يكلمونا فشق

ذلك علينا قال لهم النبي صلى الله عليه وسلم إنما وليكم الله ورسوله

والذين آمنوا الذين يقيمون الصلوة ويؤتون الزكوة وهم راكعون

ثم إن النبي صلى الله عليه وسلم خرج إلى المسجد والناس بين قائم

وراكع وجالس فبصر بسائل فقال له النبي صلى الله عليه وسلم هل

أعطاك أحد شيئا قال نعم خاتم من ذهب قال من أعطاك قال

ذلك القائم وأومى بيده إلى علي فقال له النبي صلى الله عليه وسلم

على أي حال أعطاك قال أعطاني وهو راكع فكبر النبي صلى الله عليه

وسلم ثم قرء من يتول الله ورسوله والذين آمنوا فإن حزب الله

هم الغالبون فأنشأ حسان بن ثابت رضي الله عنه يقول۔

۱۲

چھوڑ دیا ہم کو اور عہد کیا اپنے
نفسوں پر کہ ہمارے ساتھ نہ بیٹھیں اور نہ بیاہ کریں اور نہ بات
کریں ہم سے پس یہ امر ہم پر بہت شاق ہوا
پس کہا ان لوگوں سے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے جز این نیست کہ دوست تمہارا
اللہ اور رسول اوسکا اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے
ایسے ہیں کہ قایم رکھتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور
حالانکہ وہ رکوع کرنے والے ہیں پھر نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
گئے مسجد کی طرف اور لوگ قیام اور رکوع
اور جلسے میں تھے پس دیکھا ایک سائل کو
اور کہا اوس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
آیا دیا تجھکو کسی نے کوئی شے کہا سائل نے
ہاں ایک انگشتری سونے کی کہا آپ نے
کس نے دیا تجھکو کہا اوسنے اس قائم نے
اشارہ کیا حضرت علی کی طرف
پس کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کس حال میں عطا کیا
تجھکو کہا اوسنے عطا کیا مجھکو حالت
رکوع میں پس تکبیر کہی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے پھر پڑھا آیہ کہ جو کوئی دوست
رکھتا ہے اللہ اور اوسکے رسول کو اور
اون لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں
پس تحقیق گروہ اللہ کا وہی غالب ہے پس کہا حسان ابن

...حسنٍ نُفدِیكَ نفسی و مهجتی	وکلُّ بطیٍٔ فی الهدیٰ و مسارعِ
...هب مدحی والمحبین ضایعاً	وما المدحُ فی جنبِ الالٰهِ بضایعِ
...نتَ الذی اعطیتَ اذ کنتَ راکعاً	فدتكَ نفوسُ القومِ یا خیرَ راکعِ
...نزلَ فیكَ اللهُ خیرَ ولایةٍ	وبیّنها فی محکماتِ الشرایعِ

...اب - اسکا اولاً یہ کہ اس حدیث سے بخوبی ظاہر و باہر ہے کہ
...کریمہ حضرت عبداللہ بن سلام کے حق مین نازل ہوئی جو آپکے
...ا کے بالکل منافی و مضاد ہے ثانیاً بر تقدیر تسلیم کے یہ حدیث
...سر مذکور السند خالی از حکم صحت کتاب مناقب سے منقول ہے

شاہد سی و چہارم - روایت تفسیر ثعلبی ہی کہ جسکا ذکر مولوی شاہ
عبد العزیز صاحب قبلہ نے اِن الفاظ سے فرمایا ہی و اٰئین قول کہ
نزلت فی علیّ ابن ابی طالب و روایت قصہ سائل در تصدق
بانگشتری درحالت رکوع فقط ثعلبی بآن متفرد ست -

جواب - اسکا یہ ہی کہ قطع نظر اسے کہ جناب مولانا محمد عبد الحی صاحب
نور اللہ مرقدہ اجوبۂ فاضلہ مین ثعلبی کی نسبت ایک جگہ فرماتے ہین کہ
لقد اجمع اہل العلم بالحدیث انہٗ یروی طائفۃ من الاحادیث الموضوعۃ
اور دوسری جگہ فرماتے ہین کہ لا خبر لہٗ فی الصحیح والسقیم جیسا کہ
اوپر گذرا اور دیگر محققین بھی ایسے ہی کلمات سے اونکو یاد کرتے ہین
خود حضرت عزیز المتکلمین روّح اللہ روحہٗ و فوّح الینا فتوحہٗ نے اسکا
جواب شافی و کافی دیدیا ہی چنانچہ اسکے بعد فرماتے ہین و محدثین اہل سنت

ع اور یہ قول کہ نازل ہوئی یہ آیت علی ابن ابی طالب کے شان مین اور روایت قصہ سائل کی درباب تصدق انگشتری کی بحالت رکوع فقط ثعلبی اوسمین متفرد ہی

ع تحقیق اجماع کیا اہل علم حدیث نے اس پر کہ ثعلبی روایت کرتا ہے ایک گروہ احادیث موضوعہ کا

ع نہین خبر ہے اوسکو صحیح و سقیم مین

ع اور محدثین اہل سنت قاطبۃً ثعلبی کو اور اوسکی روایات کو حاطب لیل ... نہین شمار کرتے ہین اور خطاب دیا ہے

علی بن ابی طالب اور وہ نہین مرے ہین اور وہ آوین گے طرف دنیا کے ۔م
وہ عبد اللہ بن سبا کہتا تھا کہ تحقیق
کلبی اصحاب عبد اللہ بن سبا سے تھا
فلکان سے کلبی کے حال مین کہا ہے کہ
نزدیک اون کے اور قاضی شمس الدین بن
اور وہ روایتین ہی جو مروی ہین
تفسیر مین کلبی سے جو مروی ہی ابی صالح سے
کرتا ہے اور اکثر روایات او
وہ لیس ہین وہ فرق نہین
اسواسطے کہ ربط ... کی

اور بعض روایتین تفسیر ثعلبی کی منتہی ہوتی ہین محمد بن مروان سدی صغیر کی طرف ...

قاطبۃ ثعلبی را در روایات او را بجوی نمی شمارند و او را حاطب لیل
خطاب دادہ اند کہ در رطب و یابس تفرقہ نمیکند و بیشتر روایات او
در تفسیر از کلبی ست عن ابی صالح وہی اوہی ما یُروی مِنَ التَّفسِیرِ
عِندَهُم و قاضی شمس الدین بن خلکان در حال کلبی گفتہ است
کَانَ کَلبِیٌّ مِنْ اَصحَابِ عَبدِ اللّٰہِ بنِ سَبَا الَّذِی کَانَ
یَقُولُ اِنَّ عَلِیَّ بنَ اَبِی طَالِبٍ لَم یَمُتْ وَاِنَّہٗ یَرجِعُ اِلَی الدُّنیَا
و بعضی از روایات ثعلبی منتہی میشوند بمحمد بن مروان السدی الصغیر
و او در سلسلہ کذب و وضع دانند و رافضی غالی بودہ است -
اب معلوم نہین ہوتا کہ جناب والا خطاب نے اس عبارت سے
کیون غض بصر فرمایا کیا یہ عبارت ملاحظۂ اقدس سے نہین گذری یا کہ
دیدہ و دانستہ چونکہ منافی مطلب تھی ترک کی گئی یہ تو ہو نہین سکتا
کہ پورا تحفہ ملاحظہ اقدس سے گذر جائے اور یہ عبارت محروم رہجائے
رہگئی شق ثانی تو گستاخی معاف لَا تَقرَبُوا الصَّلٰوۃَ کو لینا اور اَنتُم
سُکَارٰی کو چھوڑنا آپ ہی کا کام ہی ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند
مجھے سخت تعجب تو یہ ہوتا ہی کہ حضرت عزیز المحدثین والمتکلمین اوخلہ اللّٰہ
فی اعلی علیین کے کلام ہدایت انجام خصوصًا عبارت سراپا بشارت
تحفۂ اثنا عشریہ سے کہ جو علم کلام کی ایک بہت بڑی متکفل ہی

اہلِ سنت کو الزام دیا جاتا ہی ماشاء اللہ کیون نہو یہ باعث خوش
کا ہی ورنہ اگر بنظر غور دیکھتے تو اوسکی عبارت سے احتجاج تو کجا اک د
خلجان پیدا ہو جاتا اک نشد دو شد کا مضمون پیش نظر آتا جناب من کیا آ
انکو بھی مثل اور متکلمین ماوشما کے سمجھ لیا ہی حضرت یہ وہ کتاب فیض انتس
کہ جسنے آج ہر کہ ومہ کی زبان انصاف سے اپنی لاجوابی کا اق
کرالیا ہی اور اہلِ سنت کی طرف سے تا بہ قیام قیامت جواب دینے
بار اپنے ذمہ لیلیا ہی برائے خدا اب کبھی اس کتاب سے الزام د
قصد نفرمائیگا چنانچہ ایک مرتبہ مناظرۂ متروکہ مین اور دو مرتبہ اسی م
مین آپ کو تجربہ بھی ہو چکا ہی اب بار دگر تجربہ کا خیال دلمین نہ لا
مَنْ جَرَّبَ الْمُجَرَّبَ حَلَّتْ بِهِ النَّدَامَةُ کا دھیان رکھی

شاہد سی و پنجم ۔عبارت تفسیر نیشاپوری تفسیر مذکور مین بنسبت
آیۂ انما ولیکم اللہ کے عبارت ذیل مرقوم ہی اَلْقَوْلُ الثَّانِیْ اَنَّ الْمُ
شَخْصٌ مُعَیَّنٌ وَجِیئَ بِهٖ عَلٰی لَفْظِ الْجَمْعِ لِیَرْغَبَ النَّاسُ فِیْ مِثْلِ فِعْ
ثُمَّ اَنَّ ذٰلِكَ الشَّخْصَ مَنْ هُوَ رُوِیَ عَکْرَمَةُ اَنَّهٗ اَبُوْبَکْرٍ رض وَرَوٰی
عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ عَلِیٌّ رض وَرُوِیَ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ قَالَ ل
نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللهِ اَنَا رَاَیْتُ عَلِیًّا تَصَدَّقَ بِخَاتَمِ
عَلٰی مُحْتَاجٍ وَهُوَ رَاکِعٌ فَنَحْنُ نَتَوَلَّاهُ وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّهٗ قَالَ صَلَّیْتُ

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلْعَمْ یَوْمًا صَلٰوۃَ الظُّہْرِ فَسَأَلَ سَائِلٌ فِی الْمَسْجِدِ فَلَمْ یُعْطِہٖ اَحَدٌ

فَرَفَعَ السَّائِلُ یَدَہٗ اِلَی السَّمَاۗءِ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اِنِّیْ سَاَلْتُ فِیْ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ

فَمَا اَعْطَانِیْ اَحَدٌ شَیْئًا وَعَلِیٌّ کَانَ رَاکِعًا فَاَوْمٰی اِلَیْہِ بِخِنْصَرِہِ الْیُمْنٰی

وَکَانَ فِیْھَا خَاتَمٌ فَاَقْبَلَ السَّائِلُ حَتّٰی اَخَذَ الْخَاتَمَ فَرَاٰہُ النَّبِیُّ ص

فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنَّ اَخِیْ مُوْسٰی سَاَلَکَ فَقَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ اِلٰی

قَوْلِہٖ وَاَشْرِکْہُ فِیْ اَمْرِیْ فَاَنْزَلْتَ قُرْاٰنًا نَاطِقًا سَنَشُدُّ عَضُدَکَ بِاَخِیْکَ

وَنَجْعَلُ لَکُمَا سُلْطَانًا اَللّٰھُمَّ وَاَنَا مُحَمَّدٌ نَبِیُّکَ وَصَفِیُّکَ فَاشْرَحْ لِیْ

صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَھْلِیْ عَلِیًّا اُشْدُدْ

بِہٖ اَزْرِیْ قَالَ اَبُوْذَرٍّ فَوَاللّٰہِ مَا اَتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ ھٰذِہِ الْکَلِمَۃَ

حَتّٰی نَزَلَ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِقْرَءْ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ الْاٰیَۃ

ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے ایک روز نماز ظہر کی پس سوال
کیا ایک سائل نے مسجد میں پس نہین
عطا کیا اوسکو کسی نے کوئی چیز پس اوٹھایا
سائل نے ہاتھ اپنا آسمان کی طرف
اور کہا اے اللہ میرے شاہد رہیو
تحقیق سوال کیا مین نے مسجد رسول
صلی اللہ علیہ وسلم مین
اور نہین دیا مجھ

کسی نے
کوئی شے اور علی رضی اللہ عنہ
رکوع میں تھی پس اشارہ کیا آپ نے
اوسکی طرف داہنی اونگلی کا اور تھی اوسمین
انگشتری پس آیا سائل یہانتک کہ لیلیا
انگشتری کو پس دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے پس کہا اے اللہ میرے تحقیق
بھائی میرے موسی نے سوال کیا تجھسے
پس کہا رب اشرح لی
صدری

اس کے
قول واشرکہ فی امری تک پس نازل
کیا تو نے قرآن ناطق عنقریب قوی
کرینگے ہم بازو تیرا اوسکے بھائی تیرے
کے اور دینگے تمکو غلبہ اے اللہ میرے اور مین
واسطے تم دونوں کے غلبہ اور برگزیدہ تیرا
محمد ہون نبی تیرا اور برگزیدہ تیرا پس کھول دے
سینہ میرا اور آسان کر میرے واسطے کام میرا اور کر میرے واسطے وزیر اہل
میرے سے علی رضی اللہ عنہ کو

قوی
کر اوس سے
پشت میری
کہا ابوذر نے
پس قسم ہے
اللہ کی نہین
تمام کیا رسول اللہ
صلعم نے اس کلمہ کو
یہانتک کہ نازل
ہوئے جبرئیل
پس کہا اے محمد
پڑھ انما ولیکم اللہ
الآیہ ۱۲

جواب - اسکا یہ ہی کہ جو عبارت تفسیر نیشاپوری سے نقل کی گئی ہی اوسمین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شان مین نازل ہونے کی بھی روایت ہی اور جناب امیر کی شان مین نازل ہونے کی روایت بھی ہی مگر علامۂ نیشاپوری نے نہ کسی روایت کو صحیح کہا ہی نہ کسی روایت کو ضعیف اور نہ کسی روایت کو کسی روایت پر ترجیح دی لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان مین نازل ہونے کی روایت کو وضعًا مقدم کیا ہی اس سے اگر رتبۃً مقدم کہا جاوے تو فی الجملہ گنجایش بھی ہی اسی بنا پر علامۂ نیشاپوری بطریق راجح حضرت صدیق اکبر کی شان مین نازل ہونے کے ناقل ہین اور بطریق مرجوح حضرت امیر کی شان مین اور جو نقل کسی اپنے منافی نقل کے ہم رتبہ ہوتی ہی وہ تو اہل سنت کے یہان لاشی محض ہوتی ہی پس جو نقل کہ اپنے منافی نقل سے کم رتبہ ہوگی وہ لاشئ محض سے بھی بدتر ہوگی پس اس سے معلوم ہوگیا کہ علامۂ موصوف کے نزدیک حضرت امیر کی شان مین نازل ہونے کی روایت لاشی محض بلکہ اوس سے بھی بدتر ہی اگر یہ کہا جائے کہ علامۂ موصوف نے حضرت صدیق اکبر کی شان مین نازل ہونے کی ایک روایت نقل کی ہی اور حضرت امیر کی شان مین دو روایتین پس اسکو بسبب تعدد کے ترجیح ہوگی جواب اسکا یہ ہی کہ تعدد روایات بلا حکم صحت

شاہد سی و ششم

اہل سنت کے یہان کوئی شے نہین ہی بس تفسیر مذکور کی عبارت نقل
کرنے سے نفع تو در کنار ہان ضرر البتہ کالشمس فی نصف النہار ہی۔

شاہد سی و ششم۔ عبارت تفسیر بیضاوی تفسیر آیہ کریمہ انما ولیکم اللہ
ورسولہ والذین آمنوا الآیۃ لما نہی عن موالاۃ الکفرۃ ذکر عقیبہ من ھو
حقیق بہا وانما قال ولیکم ولم یقل اولیاءکم للتنبیہ علی ان الولایۃ
للہ علی الاصالۃ ولرسولہ وللمومنین علی التبع الذین یقیمون الصلوۃ
ویوتون الزکوۃ صفۃ للذین امنوا فانہ جری مجری الاسم او بدل منہ
ویجوز نصبہ ورفعہ علی المدح وھم راکعون متخشعون
فی صلوتہم وزکوتہم وقیل ھو حال مخصوصۃ بیوتون الزکوۃ
ای یوتون الزکوۃ فی حال رکوعہم فی الصلوۃ حرصا علی الاحسان
ومسارعۃ الیہ وانہا نزلت فی علی رضی اللہ عنہ حین سأل سائل
فی صلوتہ فطرح لہ خاتمہ یہان پر یہ امر قابل لحاظ ہی کہ مولوے

---

۴ جب کہ منع فرمایا اللہ نے دوستی کفارون سے ذکر کیا بعد اسکے اوسکو جو لائق دوستی کے ہی اور بجز اسکے نہین ہی کہ کہا ولیکم اور نہ کہا اولیاءکم واسطے تنبیہ کے اوپر اسکے کہ ولایت اللہ کے واسطے ہے اصالۃ اور رسول اور مومنین کے واسطے ہی تبعا اور الذین یقیمون الصلوۃ ویوتون الزکوۃ صفت ہے الذین امنوا کی کیونکہ وہ قائم مقام اسم کے ہے یا بدل ہی اوس سے اور جائز ہے نصب اوسکا اور

رفع اوسکا بنا بر مدح کے اور وہ لوگ راکعون ہین یعنی خشوع کرنے والے ہین نماز اور زکوۃ مین اور کہا گیا کہ وہم راکعون حال ہے مخصوص ہے ساتھ یوتون الزکوۃ کے یعنی دیتے ہین زکوۃ درحالیکہ رکوع کرنے والے ہین نمازین بوجہ حرص کے احسان پر اور عجلت کی طرف احسان کے اور بتحقیق نازل ہوئی یہ آیت شان مین حضرت علی رضی اللہ عنہ

رشید الدین خان صاحب نے بجواب جناب سبحان علیخان صاحب مرحوم
اپنی کتاب ایضاح لطافۃ المقال مین بہ نسبت عبارت بیضاوی یہ تحریر فرمایا ہی
در تفسیر کریمہ مفسرین اہل سنت را اقوال عدیدہ است واکثری ازان در تفسیر
کبیر ودیگر تفاسیر مبسوطہ مجتمعہ ونزول کریمہ در شان امیر المومنین نیز قوی است
کہ اکثر ثقات بطرف آن رفتہ وبیضاوی ہم آنرا ذکر نمودہ حیث قال
وَقِیْلَ هُوَ حَالٌ مَخْصُوْصَةٌ بِیُؤْتُوْنَ اَیْ یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ فِیْ حَالِ رُکُوْعِهِمْ
فِی الصَّلٰوةِ حِرْصًا عَلَی الْاِحْسَانِ وَمُسَارَعَةً اِلَیْهِ وَاِنَّهَا نَزَلَتْ فِیْ عَلِیٍّ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حِیْنَ سَاَلَهٗ سَائِلٌ وَهُوَ رَاکِعٌ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَطَرَحَ لَهٗ خَاتَمَهٗ انتهی
ولیکن قول عموم مورد آنرا نظرا الی حصول شدۃ ربطها بالآیۃ المتقدمۃ علیها
وقت ارادۃ العموم اولا ذکر کردہ حیث قال فی تفسیر قولہ تعالی وَهُمْ
رَاکِعُوْنَ اَیْ مُتَخَشِّعُوْنَ فِیْ صَلٰوتِهِمْ وَزَکٰوتِهِمْ انتهی واین ارادہ عموم را
بجواب استدلال شیعہ باین آیہ بر امامت جناب ولایت مآب

کہ مراد ایشان ازان امامت بلافصل می باشد ارادہ عموم راز کریمہ مبحوث عنہا نظر الی شدۃ ربطہا بما قبلہا ظاہر گفتہ نہ حق وصواب تا خلاف آن باطل و نارو باشد بالجملہ نزول این کریمہ بشان امیر المومنین علی مرتضیٰ تنافی بعموم آن ندارد۔

جواب - اسکا یہ ہی کہ قبل از لفظ وقیل بیضاوی نے جو لکھا ہی اوسمین نہ کوئی صیغۂ تمریض وتضعیف کا ہی نہ کوئی صیغۂ نقل وحکایت محض کا پس معلوم ہوا کہ لفظ قیل کے قبل جو کچھ لکھا ہی وہ بیضاوی کے نزدیک صحیح ہی اور اوسمین بیضاوی نے لکھا ہی کہ الذین آمنوا سے مراد مومنین ہین اور راکعون سے متخشعون فی الصلوۃ والزکوۃ جو آپ کے مدعا کو بالکل منافی ومبطل ہی اور بعد اسکے بیضاوی نے جو کچھ لکھا ہی وہ ہرگز کسی طرحسے قابل تمسک نہین ہوسکتا اولاً اسلیے کہ بصیغۂ نقل محض لکھا ہی کہ جو موافق اصول اہل سنت ناچیز محض ہی ثانیاً اسلیے کہ بصیغۂ تمریض وتضعیف لکھا ہی جو کہ بیضاوی کے نزدیک بھی ضعیف اور غیر صحیح ہونے پر دلالت کرتا ہی اور والظاہر ما قلنا سے مراد یہ ہی کہ صاحب قیل کا بیان قطع نظر اس سے کہ روایت ضعیفہ پر مبتنی ہی محض تاویل اور خلاف ظاہر ہی اور ہمارا بیان نہ روایت ضعیفہ پر مبنی ہے نہ تاویل وخلاف ظاہر پر لہذا صاحب قیل کا بیان واجب الرد ہے

کہ مراد از ولی اولیٰ امامت بلافصل ہوئی کہ ارادہ عموم کا اونکی ایۂ مبحوث عنہا سے بلحاظ ارتباط شدید ربط کے اس آیت سے پہلے اس ایۃ کے ما قبل سے ظاہر ہی حق وصواب تا خلاف اوسکا باطل ونارو ہو حاصل کلام نزول اس آیۂ کریمہ کا شان مین امیر المومنین علی مرتضیٰ کی منافی عموم کے نہین ہی

پس آپکا مدعا بیضاوی کی عبارت منقولہ سے ہرگز ثابت نہین ہوسکتا ہی
اور حضرت رشید المتکلمین کی جو عبارت نقل کی گئی ہی اوس عبارت کے
تغلب و تصرف سے جیسا کہ در منثور کی نقل عبارت مین ہوا خالی ہونیمین
شک ہی لہذا اوس عبارت کا نقل کرنا بے سود ہوا اور قطع نظر اس سے
شان نزول منجملہ اون مسائل کے ہی جن مین بجز ثقاۃ محدثین و ثقاۃ
مفسرین کسی کے قول کا اعتبار نہین اور حضرت رشید المتکلمین کا نہ
محدثین مین شمار ہی نہ مفسرین مین اعتبار معہذا اعزیز المتکلمین کے
فرمانے کے بعد کہ جناب امیر علیہ السلام کی شان مین نازل ہونا کسی
ثقہ کا قول نہین ہی حضرت رشید المتکلمین کا کہنا کہ ثقاۃ کا قول ہی
قابل التفات نہین ہوسکتا ہی چنانچہ مولانا حامد حسین صاحب نے
عبقات الانوار مین لکھا ہی۔ و بعد منسوب ساختن سبط بن الجوزی
و ذہبی سر العالمین را بغزالی علی القطع والیقین انکار شاہ صاحب
در باب مکائد از نسبت آن بغزالی لائق التفات نیست انتہی
اور ولیکن سی تا ناروا باشد کا مطلب تو خود جسکی عبارت ہی اوسنے
بیان کر دیا ہی پھر دوسرے کو اوسمین کیا دخل ہوسکتا ہی چنانچہ جسکی
عبارت ہے اوسنے بمتصل ناروا باشد لکھدیا ہی کہ بالجملہ نزول
این کریمہ بشان امیر المومنین علی مرتضیٰ تنافی بعموم آن ندارد انتہی

اس سے اقرار صحت شان نزول کا مستفاد ہونا ممنوع ہی لہذا اس سے آپ کا مدعا ہرگز ثابت نہین ہو سکتا۔

شاہد سی و ہفتم عبارت تفسیر معالم التنزیل محی السنۃ امام بغوی ہی

وَقَالَ السُّدِّیُّ قَوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَهُمْ رَاکِعُوْنَ اَرَادَ بِهٖ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرَّ بِهٖ سَائِلٌ وَهُوَ رَاکِعٌ فِی الْمَسْجِدِ فَاَعْطَاهُ خَاتَمَهٗ

جواب ۔ اسکا یہ ہی کہ یہ کتاب بی شک وشبہ بڑے پایہ کی اور قابل احتجاج ہی لیکن افسوس صد افسوس کہ اسکی عبارت سے آپ کے مدعا کا ثبوت تو درکنار بطلان البتہ کالشمس فی نصف النہار ہی بیان اوسکا یہ ہی کہ علامہ بغوی نے خود اس سے بری الذمہ ہو کر بمقتضای کالای بد بریش مالک سدی کذاب ہی کے سر پہ ڈالدیا اور یون فرمایا کہ قال السدی پس معلوم ہوا کہ یہ نہ صاحب معالم التنزیل کا قول ہی نہ کسی صادق واثق کا بلکہ ایک کذاب ووضاع کا اور قبل اسکے صاحب معالم التنزیل نے قول نزول آیہ کریمہ بشان عبد اللہ بن سلام کو لکھا ہی اور بطرف حضرت جابر اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کہ جو اصدق واوثق ہین منسوب کیا ہی پس بشہادت صاحب معالم التنزیل معلوم ہوا کہ قول نزول آیہ کریمہ درشان عبد اللہ بن سلام حق اور صواب ہی اور قول نزول آیہ کریمہ درشان امیر علیہ السلام محض باطل اور موضوع ہے

سدی نے قول الذین امنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وهم راکعون کی نسبت کہا ہے کہ اس سے ارادہ کیا ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو آیا آپ کے پاس ایک سائل اور آپ رکوع کر رہے تھے مسجد میں پس عطا کی اسکو آپ نے انگشتری اپنی

بعد نماز مغرب جلسہ شروع ہوا اور جناب مولوی عبدالحکیم صاحب نے یہ تقریر لکھوانی شروع کی

شاہد سی و ہشتم - ملا علی نے مرقاۃ شرح مشکوۃ بشرح حدیث انَّ علیاً

منّی وانا منہ وھو ولی کلّ مومن تحریر فرمایا ہے قال الطیبی ھو اشارۃ

الی قولہ تعالی انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوۃ

ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون وفی الکشاف قیل نزلت فی علی رضی اللہ عنہ

فان قلت کیف یصح ان یکون لعلی رضی اللہ عنہ واللفظ لفظ جماعۃ قلت

جیٔ بہ ترغیباً للناس فی مثل فعلہ لینالوا مثل ثوابہ ولینبہ علی ان سجیۃ

المؤمن یجب ان یکون علی ھذہ الغایۃ من الحرص علی البر والاحسان

قال البیضاوی قولہ وھم راکعون ای متخشعون فی صلوتھم وزکوتھم وقیل

ھو حال مخصوصۃ بیؤتون ای یؤتون الزکوۃ فی حال رکوعھم فی الصلوۃ حرصاً

علی الاحسان ومسارعۃ الیہ فانھا نزلت فی علی کرم اللہ وجہہ حین سالہ سائل وھو راکع

فی صلوتہ فطرح لہ خاتمہ انتھی والحدیث رواہ ابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویہ بروایات مختلفۃ

اور وہ دیتے زکوۃ خشوع کرنے والے ہیں۔ اور کشاف میں ہی کہا گیا نازل ہوئی ہے آیت شان میں علی رض کے پس اگر کہے تو کیونکر صحیح ہوگا ہونا اس آیت کا واسطے علی رض کے حالانکہ لفظ لفظ جمع کا جواب دونگا میں کہ لایا گیا لفظ جمع کا واسطے ترغیب

جواب اسکا اولا یہ کہ ہو اشارۃ الی قولہ تعالی انما ولیکم اللہ الایۃ اقرار
صحت خصوصیت شان نزول بجناب امیر علیہ السلام کا مستفاد ہونا ممنوع
ہی اسلیے کہ جائز ہی کہ بوجہ داخل ہونے جناب امیر علیہ السلام کے الذین آمنوا
مین ہو اشارۃ کہدیا ہو ثانیا یہ کہ عبارت وہو اشارۃ الی قولہ تعالی انما ولیکم اللہ
الی آخرہ کا قضیہ بتیہ ہونا ممنوع ہی بوجہ مذکور اور بر تقدیر قضیہ غیر بتیہ
ہونے کے مطلب یہ ہوگا کہ ہو اشارۃ الی قولہ تعالیٰ انما ولیکم اللہ الآیۃ لا بالتحقیق
بل بالتقدیر ثالثا یہ کہ یہ بیان متبنی ہی روایت کشاف پر پس جو حال روایت
کشاف کا ہوگا وہی حال اسکا بھی ہوگا کیونکہ مبتنی علی الفاسد بھی
فاسد ہوتا ہی اور حال روایت کشاف کا یہ ہی کہ صاحب کشاف نے قطع نظر
اس سے کہ وہ دربارۂ نقل بالکل غیر معتبر ہین اس روایت کو بصیغہ مجہول
نقل کیا ہی جو اون کے نزدیک بھی مجہول الاصل ہونے پر دلالت کرتا ہی
اور قبل اسکے بلا انتساب الی الغیر وجے استعمال کلمہ تضعیف کے راکعون کو
بمعنی خاشعون کے لکھا ہی کہ جو اون کے قول و مذہب ہونے پر دلالت
کرتا ہی اور آپ کے مدعا کا بیخ کن ہی پس عبارت کشاف کی شہادت
سے بجز نقصان کے کچھ نفع نہ ہوا اور صاحب کشاف نے فان قلت کے
جواب مین جو لکھا ہی اوس سے اقرار صحت شان نزول کا مستفاد ہونا

کہ اس شان نزول مجہول الاصل یا غیر معتبر الاصل پر باعتبار قواعد لفظیہ کے

جو اعتراضات وارد ہوتے ہین اونکا اندفاع ممکن ہی اور بسبب ورہبیناو

کی جو عبارت اسمین منقول ہی اوسکا جواب شاہد سی و ششم کے جوابین ہو چکا

رہا یہ کہ اسکے رواۃ مین ابن جریر و ابن مردویہ ہین جنکی جرح اوپر گذر چکی

شاہد سی و نہم عبارت تفسیر کشاف ہی کہ جسکا ذکر علامہ طیبی نے مندرجہ بالا عبارت مین فرمایا

جواب اسکا شاہد بالا کے جواب مین ہو چکا ہی۔

شاہد چہلم عبارت کاشف شرح مشکوۃ شرح حدیث وہو ولی کل مومن مین

قولہ ہُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤمِنٍ اِشَارَۃٌ اِلٰی قَولِہٖ تَعَالٰی اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُولُہٗ

وَالَّذِینَ اٰمَنُوا الَّذِینَ یُقِیمُونَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤتُونَ الزَّکٰوۃَ وَھُم رَاکِعُونَ

اَلکَشَّافُ قِیلَ نَزَلَت فِی عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ فَاِن قِیلَ کَیفَ یَصِحُّ اَن یَکُونَ

لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ وَاللَّفظُ لَفظُ جَمَاعَۃٍ قِیلَ جِیءَ بِہٖ تَرغِیبًا لِلنَّاسِ فِی مِثلِہٖ لِیَنَالُوا

ثَوَابَہٗ وَلِیُنَبِّہَ عَلٰی اَنَّ سَجِیَّۃَ المُؤمِنِ یَجِبُ اَن یَکُونَ عَلٰی ھٰذِہِ الغَایَۃِ مِنَ الحِرصِ عَلَی البِرِّ وَالاِ

جواب اسکا شاہد سی و ہشتم کے جواب مین ہو چکا ہی۔

شاہد چہل و یکم علامہ محی الدین طبری نے کتاب ذخائر العقبیٰ بمودۃ اہل القربیٰ

مین کہ صدقہ امیر علیہ السلام علی کرم اللہ وجہہ مین یہ تحریر فرمایا ہی ذکر صدقہ

صحیح ہوگا ... ہونا اوسکا واسطے علی ... لفظ لفظ جمع کا ... لا یا گیا لفظ جمع کا واسطے ترغیب آدمیوں ... فضلون مین ... ثواب ... نصیحت ... مومن کی ... [illegible]

کہا گیا نازل ہوئی یہ آیت علی رض کی شان مین پس اگر کہا جاوے کہ کیونکر ... کرنے والے ہین کشاف مین ہے ... ہین زکوۃ اور وہ لوگ خشوع ... جو قائم کرتے ہین نماز کو اور ... جو ایمان لائے ہین ایمان والے ... اور رسول اوسکا ہی اور وہ لوگ ... یعنی تحقیق نسبت کر دی ... ہے طرف قول اللہ تعالیٰ انما ولیکم اللہ ... علی ولی ہر مومن کے ہین ... ہو ولی کل مومن

۵۰ یعنی ابن جریر ... ابن مردویہ ... [illegible]

ن عَبدِ اللهِ بنِ سَلَامٍ قَالَ اَذَّنَ بِلَالٌ لِصَلوٰۃِ الظُّھرِ فَقَامَ النَّاسُ یُصَلُّونَ

ن بَینِ رَاکِعٍ وَسَاجِدٍ سَائِلٌ یَسْأَلُ فَاَعطٰی عَلِیٌّ رَضِیَ اللهُ عَنہُ وَھُوَ رَاکِعٌ

خبَرَ السَّائِلُ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیہِ وَسَلَّم فَقَرَأَ عَلَینَا رَسُولُ اللهِ ص

نَّمَا وَلِیُّکُمُ اللهُ وَرَسُولُہٗ وَالَّذِینَ اٰمَنُوا الَّذِینَ یُقِیمُونَ الصَّلوٰۃَ وَیُؤتُونَ

زکوٰۃَ وَھُم رَاکِعُونَ اَخرَجَہُ الوَاحِدِیُّ وَاَبُو الفَرَجِ بنُ الجَوزِی ۔

واب اسکا یہ ہی کہ یہ حدیث غیر مذکور السند خالی از حکم صحت ہی اور اخراج واحدی کا ذکر

آپ کے حق مین سراسر مضر ہی کیونکہ تمہید مین معلوم ہوچکا ہی کہ واحدی کی تحقیق مین باعتماد

ل القدر ثقاۃ محدثین روایت شان نزول درحق عبداللہ بن سلام صحیح ہی اور بس

شاہد چہل و دوم - علامہ محمد بن صباغ مالکی نے کتاب فصول المہمہ

فی معرفۃ الائمہ کی اوس فصل مین جسکا عنوان یہ فرمایا ہی فصلٌ فی ذکر

مناقبہ الحسنۃ وما جاء فی ذلک من الاحادیث الاخبار المستحسنہ یہ نقل فرمایا ہی

و نقل ابو اسحاق احمد بن محمد الثعلبی یرفعہ قال بینما عبد اللہ بن عباس

رضی اللہ عنہ جالسا قریبا من زمزم یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

۴۱ عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہا اذان کہا بلال نے واسطے نماز ظہر کے پس کھڑے ہوئے لوگ نماز پڑھتے پس بعضے رکوع مین اور بعضے سجدہ مین تھے سوال کیا ایک سائل نے پس عطا کیا علی رضی اللہ عنہ نے درحالیکہ وہ رکوع کرنے والے تھے پس خبر دیا سائل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پس پڑھا ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

جز این نیست ولی تمہارا اللہ اور رسول اوسکا ہے اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ایسے ایمان والے کہ قائم کرتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوۃ اور وہ لوگ خشوع کرتے والے ہین تخریج کیا اوسکو واحدی اور ابو الفرج بن جوزی نے ۱۲

۴۲ فصل ذکر مین مناقب حسنہ کے اور جو وارد ہوئی ہین اسمین احادیث اور اخبار مستحسنہ ۱۲

وهو يحدث الناس اذ اقبل رجل متعمم فوقف فجعل ابن عباس لا يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا قال الرجل قال رسول الله فقال ابن عباس سألتك بالله من انت فقال ايها الناس من عرفني فقد عرفني ومن لم يعرفني فانا ابوذر الغفاري سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم بهاتين والا فصمتا يقول عن علي بن ابي طالب انه قائد البررة وقاتل الكفرة منصور من نصره مخذول من خذله وصليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما من الايام الظهر فسال سائل في المسجد فلم يعطه احد شيئا وكان علي في الصلوة راكعا فاومى اليه بخنصره اليمنى وفيها خاتم فاقبل السائل فاخذ الخاتم من خنصره وذلك بمرئى من النبي صلعم وهو في المسجد فرفع رسول الله ص طرفه الى السماء وقال اللهم ان اخي موسى سأل فقال رب اشرح لي صدري ويسر لي امري واحلل عقدة من لساني يفقهوا قولي واجعل لي وزيرا من اهلي

تھا وہ حدیث بیان کرتے تھے لوگوں سے کہ ناگاہ آیا ایک شخص عمامہ باندھے پس کھڑا ہو گیا پس نہ کہتے تھے ابن عباس کہ فرمایا رسول اللہ صلعم مگر کہتا تھا وہ شخص کہ فرمایا رسول اللہ صلعم پس کہا ابن عباس نے سوال کرتا ہوں تجھ سے خدا کے واسطے کون ہے تو

پس کہا اوس شخص نے اے لوگو جو پہچانتا ہے مجکو وہ پہچانتا ہی اور جو نہیں پہچانتا ہے پس میں ابوذر غفاری ہوں سنا میں نے رسول اللہ صلعم کو ان دونوں کانوں سے ورنہ بہرے ہو جاویں فرماتے تھے علی ابن ابی طالب کے بارے میں کہ تحقیق آپ چلانے والے نیکوں کے ہیں

اور قتل کرنیوالے کفاروں کے مدد کیا جائیگا جو مدد کرے اونکی اور چھوڑ دیا جائیگا جو چھوڑے اونکو اور نماز پڑھی میں نے ایک روز ظہر کی ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس سوال کیا ایک سائل نے مسجد میں اور نہیں دیا اوسکو کسی نے کچھ اور حضرت علی نماز میں

هَارُوْنَ اَخِیْ اُشْدُدْ بِهٖ اَزْرِیْ وَاَشْرِكْهُ فِیْ اَمْرِیْ فَاَنْزَلْتَ عَلَیْهِ قُرْاٰنًا
نَاطِقًا سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِیْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطَانًا فَلَا یَصِلُوْنَ
اِلَیْكُمَا اَللّٰهُمَّ وَاَنِّیْ مُحَمَّدٌ نَبِیُّكَ وَصَفِیُّكَ اَللّٰهُمَّ فَاشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ
وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ عَلِیًّا اُشْدُدْ بِهٖ ظَهْرِیْ قَالَ
اَبُوْذَرٍّ رض فَمَا اسْتَتَمَّ دُعَاءَهٗ حَتّٰی نَزَلَ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
عَزَّوَجَلَّ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِقْرَءْ اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ
اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ

جواب اسکا یہ ہی کہ قطع نظر اس سے کہ ثعلبی خود کی نسبت جسقدر
جرحین ہوئی ہین اونمین سے مشتی نمونہ از خرواری واندکی از بسیاری
اوپر مذکور ہو چکی ہین خاصۃ اس روایت کی نسبت حافظ ابن حجر
عسقلانی الکاف الشاف فی تخریج احادیث الکشاف مین ارقام فرماتے ہین
رَوَاهُ الثَّعْلَبِیُّ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ ذَرٍّ مُطَوَّلًا وَاِسْنَادُهٗ سَاقِطٌ

اور علامۂ صباغ مالکی کا اس حدیث کو مستحسنہ فی باب المناقب کہنا اس
حدیث کے حسن ہونے کو باصطلاح اصول حدیث مستلزم نہین ہے کیو
باب مناقب مین ضعاف بھی مستحسنہ ہوتی ہین باین معنی کہ اون میں ذ
اس قسم احادیث کا شایع و ذایع ہی اور اِس بات پر اس حدیث
بشہادت حافظ ابن حجر عسقلانی ساقط الاسنا د ہونا خود ہی شاہد عادل

شاہد چہل و سوم علامۂ عاصمی کا کتاب زین الفتی مین اس آیت
کی نسبت تحریر فرمانا وَالْمَشْهُوْرُ اَنَّهَا نَزَلَتْ فِي الْمُرْتَضٰى رِضْوَانُ اللہ
عَلَيْهِ حِيْنَ اَعْطَى السَّائِلَ خَاتَمَهٗ وَهُوَ رَاكِع
جواب اسکا یہ ہی کہ علامۂ عاصمی کا یہ فرمانا کہ والمشہور قطع نظر اس سے کہ مشہور سے مشہور اصطلاح
مراد ہونا ممنوع ہی اسلیے کہ محققین نے مثل حضرت شاہ ولی الله محدث
و حافظ ابن کثیر کے اِس قصہ کو سرے سے موضوع کہا ہی چنانچہ معارضا کے
اوسکا ذکر کیا جائیگا صحیح و محقق ہونیکو بھی مستلزم نہین ہی کہ آپکے مدعا کو مفید ہوتا اور نف
مشہور غیر محقق ہونیسے آپکا کام نہین چلتا اور اوس سے ہمکو انکار بھی نہین

شاہد چہل و چہارم ۔ مولوی شاہ ولی الله صاحب لکھنوی کا کتا
مرآۃ المؤمنین مین اس آیت کی نسبت ذکر حدیث منزلت مین یہ تحریر ف
آنحضرت چونکہ نفاق منافقین دریافت فرمودہ برین دقیقہ آگاہی داد و مر
بلکہ خلعت خاص از جناب الٰہی بعلی مرتضیٰ عنایت شدہ بود بیان فر

مثل دعای موسیٰ در حق ہارون علیہما السلام قَالَ الْاِمَامُ الرَّازِیُّ فِی التَّفْسِیْرِ
الْکَبِیْرِ رَوٰی عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہَا نَزَلَتْ فِیْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ
رُوِیَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ہٰذِہِ الْاٰیَۃُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَنَا رَاَیْتُ عَلِیًّا تَصَدَّقَ بِخَاتَمِہٖ عَلٰی مُحْتَاجٍ وَّہُوَ رَاکِعٌ فَنَحْنُ نَتَوَلَّاہُ وَرُوِیَ
عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّہٗ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ص یَوْمًا صَلٰوۃَ الظُّہْرِ فَسَاَلَ سَائِلٌ
فِی الْمَسْجِدِ فَلَمْ یُعْطِہٖ اَحَدٌ فَرَفَعَ السَّائِلُ یَدَہٗ اِلَی السَّمَاءِ فَقَالَ اللّٰہُمَّ اشْہَدْ
اَنِّیْ سَاَلْتُ فِیْ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ فَمَا اَعْطَانِیْ اَحَدٌ شَیْئًا وَعَلِیٌّ کَانَ رَاکِعًا
فَاَوْمٰی اِلَیْہِ بِخِنْصَرِہِ الْیُمْنٰی وَکَانَ فِیْہَا خَاتَمٌ فَاَقْبَلَ السَّائِلُ حَتّٰی اَخَذَ
الْخَاتَمَ فَرَءَی النَّبِیُّ ص فَقَالَ اللّٰہُمَّ اِنَّ اَخِیْ مُوْسٰی سَاَلَکَ فَقَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ
صَدْرِیْ اِلٰی قَوْلِہٖ وَاَشْرِکْہُ فِیْ اَمْرِیْ فَاَنْزَلْتَ عَلَیْہِ قُرْاٰنًا نَاطِقًا سَنَشُدُّ
عَضُدَکَ بِاَخِیْکَ وَنَجْعَلُ لَکُمَا سُلْطَانًا اَللّٰہُمَّ فَاَنَا مُحَمَّدٌ نَبِیُّکَ وَصَفِیُّکَ فَاشْرَحْ لِیْ
صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَہْلِیْ عَلِیًّا اُشْدُدْ بِہٖ ظَہْرِیْ

۴ مثل دعا موسیٰ در حق ہارون کے کہا امام رازی نے تفسیر کبیر میں روایت کیا عطا نے ابن عباس سے کہ نازل ہوئی یہ آیت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں روایت ہے کہ کہا عبداللہ بن سلام نے جب نازل ہوئی یہ آیت کہا میں نے یا رسول اللہ

میں نے دیکھا علی کو کہ صدقہ کیا انگشتری اپنی محتاج پر درحالیکہ رکوع کر رہے تھے پس ہم دوست رکھتے ہیں انکو اور ابوذر سے مروی ہے کہا انھوں نے پڑھی میں نے ہمراہ رسول اللہ کے ایک روز نماز ظہر کی پس سوال کیا ایک سائل نے مسجد میں پس

نہ دیا کسی نے کچھ اسکو پس اٹھایا سائل نے ہاتھ اپنا طرف آسمان کے اور کہا الٰہی گواہ رہیو کہ میں نے سوال کیا مسجد رسول میں اور کسی نے مجھکو کچھ نہ دیا اور علی رکوع میں تھے

قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ فَوَاللّٰہِ مَا اَتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ ھٰذِہِ الْکَلِمَۃَ حَتّٰی نَزَلَ جِبْرِیْلُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِقْرَءْ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اِلٰی اٰخِرِھَا

جواب - اسکا یہ ہی کہ مولوی شاہ ولی اللہ صاحب لکھنوی کوئی شخص نہین ہین ہان مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی البتہ ہین اور اگر مولوی شاہ ولی اللہ صاحب سے مولوی ولی اللہ صاحب منطقی لکھنوی مراد ہین تو جواب اسکا یہ ہی کہ کتاب مرأۃ المومنین کا اونکی تصانیف سے ہونا غیر مسلم ہی معہذا مولوی صاحب موصوف جناب نواب منتظم الدولہ بہادر کے یہان ملازم تھے اور حسب الامر جناب نواب صاحب موافق مذہب اہلِ التشیع کے متعدد کتابین اونکی تصانیف سے ہین پس بر تقدیر تسلیم یہ کتاب بھی اوسی قبیل سے ہوگی لہذا ہم پر حجت نہین ہوسکتی علاوہ اسکے شان نزول مین اہلِ سنت کے یہان بجز صحیح حدیث یا کسی ثقہ محدث و مفسر کے قول کے بشرط عدم معارض اور کوئی شے معتبر نہین ہوسکتی ہی جیساکہ اوپر معلوم ہوچکا اور یہ شاہد آپکا نہ صحیح حدیث ہی نہ کسی ثقہ محدث و مفسر کا قول اور تفسیر کبیر کی جو عبارت صاحب مرأۃ المومنین نے نقل کی ہی اوس سے بھی آپ کو سوائے نقصان کے کچھہ فائدہ نہین ہی کیونکہ امام فخر رازی نے اِس روایت کو نقل کرکے تقریر استدلال حضرات شیعہ کو نقل کیا ہی بعد اسکے استدلال مذکور کے ابطال مین لکھا ہی

اَمَّا اِسْتِدْلَالُهُمْ بِاَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِیْ حَقِّ عَلِیٍّ فَهُوَ مَمْنُوْعٌ اِنْتَهٰی

پس امام رازی کے منع وارد کرنے سے معلوم ہو گیا کہ یہ روایت اونکے نزدیک بالکل بے اصل ہی کہ امام نے اپنی تفسیر مین نقل کیا اور پھر باطل کر دیا ہی لہذا تفسیر کبیر کی عبارت منقولہ فی مرآۃ المومنین سے سواے نقصان کے نفع نہوا کیونکہ اوس سے آپکے مدعا کا بے بنیاد و بے اصل ہونا ثابت ہو گیا

شاہد جہل و پنجم - عبارت تفسیر مدارک ہی جو بہ تفسیر آیہ انما ولیکم اللہ مذکور ہی وَالْوَاوُ فِیْ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ لِلْحَالِ اَیْ يُؤْتُوْنَهَا فِیْ حَالِ رُكُوْعِهِمْ فِی الصَّلٰوةِ قِيْلَ اِنَّهَا نَزَلَتْ فِیْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ سَاَلَهٗ سَائِلٌ وَهُوَ رَاكِعٌ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَطَرَحَ لَهٗ خَاتَمَهٗ كَاَنَّهٗ كَانَ مَرْخًا فِیْ خِنْصَرِهٖ فَلَمْ يَتَكَلَّفْ بِخَلْعِهٖ كَثِيْرَ عَمَلٍ يُفْسِدُ صَلٰوتَهٗ وَوَرَدَ بِلَفْظِ الْجَمْعِ وَاِنْ كَانَ السَّبَبُ فِيْهِ وَاحِدًا تَرْغِيْبًا لِلنَّاسِ فِیْ مِثْلِ فِعْلِهٖ لِيَنَالُوْا مِثْلَ ثَوَابِهٖ وَالْاٰيَةُ تَدُلُّ عَلٰی جَوَازِ الصَّدَقَةِ فِی الصَّلٰوةِ وَعَلٰی اَنَّ الْعَمَلَ الْقَلِيْلَ لَا يُفْسِدُ الصَّلٰوةَ

جواب - اسکا یہ ہی کہ صاحب مدارک نے جو وہم راکعون کو فقط یوتون الزکوۃ سے حال قرار دیا ہی یہ قابل اعتبار نہین ہی اولاً اسلیے کہ اکثر مفسرین کے

فل اور لیکن استدلال شیعون کا باین طور کہ یہ آیت نازل ہوئی شان مین علی کے پس ممنوع ہی انتہی ۱۲ ع اور واو وہم راکعون مین واسطے حال کے ہی یعنی دیتے ہین زکوٰۃ بحالت رکوع کے نماز مین کہا گیا نازل ہوئی یہ آیت شان مین علی رض کے جس وقت سوال کیا اونسے سائل نے درحالیکہ آپ رکوع کرنے والے تھے نماز مین پس دیا آپ نے انگشتری اپنی کو گویا کہ وہ انگشتری ڈھیلی تھی آپکی اونگلی مین پس اوسکے نکالنے مین عمل کثیر نہ کیا جو فاسد کرتا نماز کو اور لایا گیا لفظ جمع کا اگرچہ سبب واحد تھا ۱۲ منہ

خلاف ہی ثانیاً اسلیے کہ یہ امر متعلق بقواعد نحویہ ہی جسمین کشاف کے مقابلہ
مین مدارک کا اعتبار نہین ہوسکتا ہی چنانچہ علماے اہلِ تشیع بھی متعلقات
قواعد نحویہ مین کشاف ہی سے اہلِ سنت پر حجت لایا کرتے ہین اور
صاحب کشاف نے وہم راکعون کو یقیمون الصلوۃ ویوتون الزکوۃ دونون
سے حال قرار دیا ہی اور رکوع کو معنی مین خشوع کے لیا ہی چنانچہ عبارت
اونکی وَھُمْ رَاکِعُوْنَ اَلْوَاوُ فِیْہِ لِلْحَالِ اَیْ یَعْمَلُوْنَ ذٰلِکَ فِیْ حَالِ الرُّکُوْعِ
وَھُوَ الْخُشُوْعُ اور راکعون کو خاشعون کے معنی مین لینا اور یقیمون الصلوۃ سے
بھی حال قرار دینا یہ دونون امر آپ کے مدعا کے بالکل منافی ہین اور نماز
کے اندر حالت رکوع مین زکوۃ دینا یہ امر متعلق بروایات ہی جسمین مدارک
کا کچھہ اعتبار نہین ہی اسوجہ سے کہ وہ محدث نہ تھے اور جن لوگونکا روایات
مین اعتبار ہی اونھون نے اسکو بالکل غیر صحیح کہدیا ہی چنانچہ بعض
شواہد بالا کے جواب مین معلوم ہوچکا ہی علاوہ اسکے صاحب مدارک نے جس
روایت کی بنا پر یہ کہا ہی اوسکو خود ہی بصیغہ مجہول ذکر کیا ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ
قول اونکے نزدیک بھی مبنی علی المجہول ہی لہذا اس سے بھی آپکا مدعا ہرگز نہ ثابت ہوسکا

شاہد چہل وششم عبارت تفسیر حسینی در تفسیر انما ولیکم اللہ وگفتہ اند
کہ این حال مخصوص ست بیوتون یعنی زکوۃ میدہند در حال رکوع خود در نماز
از غایت حرص کہ باحسان دارند ومسارعتی کہ در ادائے آن دارند

۸۵ اور کہا ہے کہ یہ حال مخصوص ہے ساتھ یوتون کے یعنی زکوۃ دیتے ہین بحالت رکوع نماز مین

ودر اکثر تفاسیر مذکورست کہ این آیہ در شان علی رض نازل شدہ ودر اسباب
نزول آوردہ کہ حضرت مصطفیٰ صلعم از حجرۂ طاہرہ بمسجد آمد ومردمان بعضی
در رکوع وجمعی در قیام بودند دیدۂ مبارک آنحضرت بر سائلی افتاد پرسیدند
ہیچکس ترا چیزے دادوی خاتمی از زریا نقرہ بحضرت نمود وگفت کہ
این خاتم بمن دادہ اند حضرت پرسید کہ این عطا کہ کردہ است درویش
اشارہ بمرتضیٰ علی کرد حضرت فرمود کہ درچہ حال بتو داد سائل گفت
اعطانی وہو راکع حضرت پیغمبر صلعم تکبیر گفت واین آیہ مذکورہ برخواند

جواب - اسکا اولاً یہ کہ تفسیر ابن کثیر مین جو روایات نزول کریمہ مذکورہ
بشان جناب امیر علیہ السلام مرقوم ہین اون مین سے اخیر روایت
کا ترجمہ ہی جو تفسیر حسینی سے آپ نے نقل فرمایا مگر کیا کیا جاوے کہ ابن کثیر
ایسے جلیل القدر محدث ومفسر نے اس باب کی کل روایتون کی نسبت
لکھدیا ہی کہ لیس یصح شئ منہا لضعف اسانیدھا وجہالۃ رجالھا یعنی ان
روایتون مین کوئی روایت صحیح نہین ہی بس ایسی روایتون سے کیا کام
نکل سکتا ہی ثانیاً یہ کہ تفسیر حسینی مین ودر اکثر تفاسیر مذکورست کا لفظ

لکھا ہوا ہی اسکا ہمکو بھی اقرار ہی کہ اکثر تفاسیر مین بصیغہ تمریض و تضعیف مذکور ہی بلکہ بعضی تفاسیر مین حکم عدم صحت کا بھی لگا ہوا ہی اور اسطرح اکثر تفاسیر مین مذکور ہونا آپکے حق مین فائدہ بخش نہین ہی ثالثاً یہ کہ صاحب تفسیر حسینی شیعہ سے سُنی ہوئے تھے اور احتمال ہی کہ یہ تفسیر حالت تشیع مین لکھی ہو وَاِذَا جَاءَ الْاِحْتِمَالُ بَطَلَ الْاِسْتِدْلَالُ

شاہد چہل و ہفتم روایت اربعین اسعد بن ابراہیم از حدیث سادس عشر عَنْ جَابِرِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ كُنَّا حَوْلَ النَّبِيِّ ص اِذْ وَرَدَ اَعْرَابِيٌّ شَعِثُ الْحَالِ رَثُّ الثِّيَابِ كَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ تَحْتِ التُّرَابِ فَحَيّٰى تَحِيَّةً ثُمَّ مُدْقِعٌ وَاَنْشَدَ مُشِيْرًا اِلَى النَّبِيِّ ص شِعْرًا

اَتَيْتُكَ وَالْعَذْرَاءُ تَبْكِيْ بَرَنَّةٍ ۔ وَقَدْ ذَهِلَتْ اُمُّ الصَّبِيِّ عَنِ الطِّفْلِ

وَاُخْتٌ وَبِنْتَانِ وَاُمٌّ كَبِيْرَةٌ ۔ وَكِدْتُ مِنْ فَقْرِيْ اُخَالِطُ فِيْ عَقْلِ

وَقَدْ مَسَّنِيْ عُرْيٌ وَفَقْرٌ وَفَاقَةٌ ۔ وَلَيْسَ لَنَا مَالٌ يُمِرُّ وَلَا يُحْلِ

بِمَا الْمُنْتَهٰى اِلَّا اِلَيْكَ مَفَرُّنَا ۔ وَلَيْسَ فِرَارُ النَّاسِ اِلَّا اِلَى الرُّسُلِ

فَلَمَّا سَمِعَ النَّبِيُّ ص شِعْرَهٗ بَكٰى وَقَالَ مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ سَاقَ اِلَيْكُمْ ثَوَابًا وَقَادَ اِلَيْكُمْ اَجْرًا وَالْجَزَاءُ مِنَ اللّٰهِ وَكَانَ عَلِيٌّ

۴۷ روایت کی جابر انصاری سے کہا اونھون نے کہ تھے ہم گرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ آیا ایک اعرابی پریشان حال جامہ کہنہ گویا کہ باہر نکلا تھا نیچے خاک سے پس سلام کیا اوسنے

اشارہ کرتا تھا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پڑھا شعر درحالیکہ ... آیا مین آپکے پاس اور لڑکی روتی تھی ساتھ زیادہ کے اور تحقیق بھلایا ام صبی نے طفل کو اور ایک ہمشیرہ اور دو بیٹیان اور

ایک والدہ کبیرہ السن ہی اور قریب ہی کہ مین بسبب اپنی فقر کے مخلوط ہو جاؤن عقل مین اور تحقیق لاحق ہوئی ہمکو عریانی اور فقر اور فاقہ اور نہین ہی واسطے ہمارے مال اور نہین ہی کوئی پناہ اور نہین ہی ... مگر طرف آپکی

فی ناحیۃِ المسجدِ یُصلّی فاومیٰ الی الاعرابی ان یدنو الیہ فدنیٰ منہُ
فدفع الیہِ خاتمہٗ وھو فی الصلوٰۃ فنزل الوحی فی الحال انما ولیکم اللہ
ورسولہٗ والذین اٰمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم
راکعون وتصدق الناس فی ذٰلک الیوم بعد علیؓ علی الاعرابی باربع
مایۃ خاتم وقال الاعرابی وھذہ ایضاً من برکات علیؓ۔

جواب - اسکا اولاً یہ کہ یہ حدیث غیر مذکور لسند خالی از حکم صحت ہی لہذا نا قابل احتجاج ہے ثانیاً اسلیے کہ یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی اور بشہادت علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ معلوم ہو چکا ہی کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا قول یہ ہے کہ آیۂ مقدسہ حضرت عبداللہ بن سلام کے حق مین نازل ہوئی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ روایت حضرت جابر کے نزدیک بالکل غیر صحیح ہی

شاہد چہل وہشتم - جناب مولوی رشید الدین خانصاحب قبلہ کا کتاب ایضاح مین یہ تحریر فرماتا ہی ونزول کریمہ مذکورہ در شان امیر المومنین علی مرتضیٰ نیز قولی ست کہ اکثر ثقاۃ بطرف آن رفتہ

ایک طرف مسجد کے نماز پڑھتے تھے پس اشارہ کیا حضرت علی نے اعرابی کو کہ قریب ہو جاوے پس قریب ہوا آپ سے اور آپ نے اسکو انگشتری اپنی حالت نماز مین دیدی پس نازل ہوئی وحی اوسی وقت ۔ تمہارا دوست بس اللہ اور رسول اوسکا اور وہ لوگ ہین جو ایمان لائے ایسے ایمان والے کہ قائم کرتے ہین نماز اور دیتے ہین زکوٰۃ اور وہ لوگ خشوع کرنے والے ہین اور صدقہ دیا لوگون نے اس روز بعد علی کے اعرابی کو چار سو انگشتری

جواب اسکا شاہد سی و ششم کے جواب مین گذر چکا ہی اعادہ کرنے کی حاجت نہین

شاہد چہل و نہم ۔ صاحب ریاض النظرہ فی مناقب العشرہ کا اعتراف

فرمانا ہی ذکر اختصاصہ بما نزل فیہ من الآیات مین تحریر فرماتے ہین قولہ

تعالی انما ولیکم اللہ ورسولہ الآیہ نزلت فیہ اخرجہ الواحدی وسیاق القصۃ مشروحۃ فی صدقتہ

جواب اسکا اولاً یہ کہ یہ حدیث غیر مذکور السند خالی از حکم صحت

کتاب مناقب سے منقول ہے ثانیاً اسلیے کہ مخرج اسکے واحدی

ہین جنکی تحقیق مین باعتماد جلیل القدر ثقاۃ محدثین یہ روایت بالکل

غیر صحیح ہی جیسا کہ تمہید مین معلوم ہو چکا ثالثاً یہ کہ حضرت عزیز المتکلمین

اکرمہ اللہ بلقائہ المبارک یوم الدین کتاب ریاض النظرہ کی نسبت تحفہ مین

ارقام فرماتے ہین کہ سی و چہارم آنکہ کتابی در فضائل خلفائے اربعہ

تالیف نمایند و دروی احادیث صحیحہ اہل سنت از سنن و مسانید و اجزا و معاجم

ایشان ایراد کنند و چون نوبت بذکر فضائل امیر المومنین رسد در ضمن آن

چیزی کہ در حق خلفای ثلثہ رضی اللہ عنہم موجب قدح باشد وضع نمودہ

یا از کتب امامیہ آوردہ داخل نمایند و بعضی نصوص صریحہ در احقیت

آنجناب بخلافت و آنکہ باوجود جناب ایشان ہر کہ خلافت کند چنین و چنان است

درج نمایند تا سامع و ناظر بغلط افتد و بسبب ایراد فضائل
خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم یقین کند کہ مصنف این کتاب سنی پاک عقیدہ
است و گوید کہ در تصانیف اہل سنت نیز احادیث قادحہ در خلفاے ثلثہ
رضی اللہ عنہم موجود اند پس یقین او بہم خورد و دین او رخنہ پذیر دو
کتابی کلانی باین صفت دیدہ شد و دران کتاب اول ہر حدیث
نام راوی و مخرج آن نیز مرقوم بود و بعضی از اجلۂ علماے حدیث را
تمیز میسر نشدہ و در ورطۂ تخلیط افتادہ اند و باین تلبیس ابلیسی پی نبردہ اند
صاحب ریاض النظرہ فی مناقب العشرہ نیز ازین قبیل احادیث در کتاب
خود از مجموعات فضائل خلفائی اربعہ آوردہ و دغا خوردہ انتہی
عبارتہ الشریفہ بالفاظہ اللطیفہ اس عبارت سراپا ہدایت سے بخوبی
ظاہر و باہر ہی کہ کتاب ریاض النظرہ محتج بہا جناب کی بالکل پایہ احتجاج بلکہ
درجۂ اعتبار سے بھی ساقط ہی پس باوجود اسکے کہ تحفہ ملاحظۂ اقدس سے گذر چکا ہی
اور ریاض النظرہ کی ابتری بھی خزانہ حافظہ شریفہ مین محفوظ ہوگی اس کتاب سے
احتجاج کرنا بحیثیت مناظرہ آپ ایسے فاضل کامل کی شان سے بعید کل البعد ہی

جو / سنی / ہے / سی / احادیث / ہین / مجموعات / فضائل / خلفاے / اربعہ / نقل / کی ہین / اور دغا / کھائی

---

۵ درج کرتے ہین تاکہ سامع اور ناظر غلطی مین پڑے اور بسبب لانے فضائل خلفاء ثلثہ رضی اللہ عنہم کے یقین کرے کہ مصنف اس کتاب کا سنی پاک عقیدہ ہی اور کہے کہ تصنیفات مین اہل سنت کے بھی احادیث قادحہ درحق خلفاء ثلثہ رضی اللہ عنہم موجود ہین پس یقین اوسکا برہم اور دین اوسکا رخنہ پذیر ہو اور ایک بڑی کتاب اس صفت کی دیکھی گئی اور اوس کتاب مین اول ہر حدیث کے نام راوی اور اوسکے مخرج کا بھی لکھا تھا اور بعض اجل علماء حدیث کو تمیز نہوا اور ورطۂ تخلیط مین پڑے اور اس فریب شیطانی کو نہین سمجھے صاحب ریاض النظرۃ فی مناقب العشرۃ

شاہد پنجاہم- علامۂ ابن طلحہ شافعی کا اعتراف فرمانا ہی چنانچہ

علامۂ موصوف کتاب مطالب السئول کی فصل سابع مین جسکا عنوان

یہ ہی الفصل السابع فی عبادتہ وزہدہ وورعہ مین تحریر فرماتے ہین

اَمَّا عِبَادَتُہٗ فَاعْلَمْ سَلَکَ اللّٰہُ بِنَا وَبِکَ سَبِیْلَ السَّعَادَۃِ اَنَّ حَقِیْقَۃَ الْعِبَادَۃِ

ہِیَ الطَّاعَۃُ فَکُلُّ مَنْ اَطَاعَ اللّٰہَ تَعَالٰی وَقَامَ بِاِمْتِثَالِ الْاَوَامِرِ وَاجْتِنَابِ

النَّوَاہِیْ فَہُوَ عَابِدٌ وَلَمَّا کَانَتْ مُتَعَلَّقَاتُ الْاَوَامِرِ الصَّادِرَۃِ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی

عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ مُتَنَوِّعَۃً کَانَتِ الْعِبَادَۃُ بِحَسْبِ ذٰلِکَ مُتَنَوِّعَۃً فَمِنْہَا

الصَّلٰوۃُ وَمِنْہَا الصَّدَقَۃُ وَمِنْہَا الصِّیَامُ اِلٰی غَیْرِہَا مِنَ الْاَنْوَاعِ وَکُلُّ

ذٰلِکَ کَانَ عَلِیًّا عَلَیْہِ السَّلَامُ قَائِمًا فِیْہِ مُقْبِلًا عَلَیْہِ مُسَارِعًا اِلَیْہِ مُتَحَلِّیًا

بِہٖ حَتّٰی اَدْرَکَ بِمُسَارَعَتِہٖ اِلٰی طَاعَۃِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ مَا فَاتَ غَیْرَہٗ فَاِنَّہٗ جَمَعَ

بَیْنَ الصَّلٰوۃِ وَالصَّدَقَۃِ فَتَصَدَّقَ وَہُوَ رَاکِعٌ فِیْ صَلٰوتِہٖ وَجَمَعَ بَیْنَہُمَا فِیْ وَقْتٍ

وَاحِدٍ حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْہِ قُرْاٰنًا یُتْلٰی اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَشَرْحُ ذٰلِکَ وَبَیَانُہٗ

ترجمہ لیکن عبادت اونکی پس
جان تو طلب ہووے اللہ تجھکو اور ہمکو راہ سعادت
کی تحقیق حقیقت عبادت کی وہی اطاعت ہے
پس جس شخص نے اطاعت کیا اللہ تعالی کی
اور قائم ہوا امتثال اوامر اور اجتناب نواہی
پر وہ عابد ہی اور جبکہ تھے
متعلقات اوامر

صادرہ اللہ کی طرف سے اوپر زبان
نبی کے کئی طرح ہوگی عبادت بحسب
اسکے کئی طرح پس بعض اوسکے نماز ہے
اور بعض اوسکے صدقہ ہی اور بعض اوسکے
روزہ ہے اور سوا اسکے دیگر انواع ہین
اور کل یہ تھے علی علیہ السلام
پس بتحقیق

[illegible]

مَا رَوَاہُ الْاِمَامُ اَبُوْ اِسْحَاقَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ الثَّعْلَبِیُّ فِیْ تَفْسِیْرِہٖ بِرَفْعِہٖ فِیْ سَنَدِہٖ
قَالَ بَیْنَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ جَالِسٌ عَلٰی شَفِیْرِ زَمْزَمَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ مُتَعَمِّمٌ بِعِمَامَۃٍ وَجَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
اِلَّا قَالَ الرَّجُلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَاَلْتُكَ بِاللّٰہِ مَنْ اَنْتَ قَالَ
فَكَشَفَ الْعِمَامَۃَ عَنْ وَجْہِہٖ وَقَالَ اَیُّہَا النَّاسُ مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَنِیْ اَنَا
جُنْدُبُ بْنُ جُنَادَۃَ الْبَدْرِیُّ اَبُوْ ذَرٍّ الْغِفَارِیُّ سَمِعْتُ النَّبِیَّ بِہَاتَیْنِ
وَاِلَّا فَصُمَّتَا وَرَاَیْتُہٗ بِہَاتَیْنِ وَاِلَّا فَعَمِیَتَا یَقُوْلُ فِیْ عَلِیٍّ اِنَّہٗ قَائِدُ الْبَرَرَۃِ
وَقَاتِلُ الْكَفَرَۃِ مَنْصُوْرٌ مَنْ نَصَرَہٗ مَخْذُوْلٌ مَنْ خَذَلَہٗ اَمَا اِنِّیْ صَلَّیْتُ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَوْمًا مِنَ الْاَیَّامِ الظُّہْرَ فَسَاَلَ سَائِلٌ فِی الْمَسْجِدِ فَلَمْ یُعْطِہٖ
اَحَدٌ شَیْئًا فَرَفَعَ السَّائِلُ یَدَہٗ اِلَی السَّمَاءِ وَقَالَ اللّٰہُمَّ اشْہَدْ اَنِّیْ سَاَلْتُ
فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَہُوَ یُصَلِّیْ فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِیُّ مِنْ صَلٰوتِہٖ رَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ

وَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّ اَخِیْ مُوْسٰی سَاَلَکَ فَقَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَ
یَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا
مِّنْ اَهْلِیْ هَارُوْنَ اَخِی اشْدُدْ بِهٖ اَزْرِیْ وَاَشْرِکْهُ فِیْ اَمْرِیْ فَاَنْزَلْتَ عَلَیْهِ
قُرْاٰنًا نَاطِقًا سَنَشُدُّ عَضُدَکَ بِاَخِیْکَ وَنَجْعَلُ لَکُمَا سُلْطَانًا فَلَا یَصِلُوْنَ
اِلَیْکُمَا بِاٰیَاتِنَا اَللّٰهُمَّ وَاَنَا مُحَمَّدٌ نَبِیُّکَ وَصَفِیُّکَ اَللّٰهُمَّ فَاشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ
وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ عَلِیًّا اُشْدُدْ بِهٖ اَزْرِیْ
قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ فَمَا اسْتَتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ص کَلَامَهٗ حَتّٰی نَزَلَ عَلَیْهِ جَبْرَئِیْلُ ع
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ ص اِقْرَءْ فَقَالَ مَا اَقْرَءُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْهِ
اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ
یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَهُمْ رَاکِعُوْنَ وَقَالَ الْاِمَامُ الثَّعْلَبِیُّ عُقَیْبَ مَا اَوْرَدَ
هٰذِهِ الْقِصَّةَ بِصُوْرَتِهَا سَمِعْتُ اَبَا مَنْصُوْرِ الْجَمْشَاذِیْ یَقُوْلُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظَ

يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا مُحَمَّدٍ هَارُونَ الْحَضْرَمِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَنْصُوْرٍ الطُّوسِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ مَا جَاءَ لِاَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ص مِنَ الْفَضَائِلِ مَا جَاءَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ وَفِي اِيْرَادِهٖ قَوْلَ الْاِمَامِ اَحْمَدَ عَقِيْبَ هٰذِهِ الْقِصَّةِ اِشَارَةٌ اِلٰى اَنَّ هٰذِهِ الْمَنْقَبَةَ الْعَلِيَّةَ وَهِيَ الْجَمْعُ بَيْنَ هَاتَيْنِ الْعِبَادَتَيْنِ الْعَظِيْمَتَيْنِ الْبَدَنِيَّةِ وَالْمَالِيَّةِ فِيْ وَقْتٍ وَاحِدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ الْكَرِيْمُ بِمَدْحِ الْقَائِمِ بِهِمَا الْمُسَارِعِ اِلَيْهِمَا قَدِ اخْتَصَّ بِهَا عَلِيٌّ رض وَلَمْ تَحْصُلْ لِغَيْرِهٖ -

جواب - اسکا یہ ہی کہ علامہ ابن طلحہ شافعی کا اعتراف مبتنی ہے روایت ابو اسحق ثعلبی پر ابو ذر سے اور اوسکی نسبت حافظ ابن حجر نے الکاف الشاف مین جو کچھ ارقام فرمایا ہی اوپر گذر چکا رہگئی دوسری روایت ثعلبی کی سو ثعلبی کا حال بھی بارہا معلوم ہو چکا ہی -

شاہد پنجاہ ویکم صاحب نظم درر السمطین کا اعتراف فرماتا ہی چنانچہ فاتحۃ الکتاب مین جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توصیف مین یہ کلمات تحریر فرمائے ہین

۱ وہ کہتے تھے سنا مین نے ابو الحسن علی ابن الحسین کو وہ کہتے تھے سنا مین نے ابو محمد ہارون حضرمی کو وہ کہتے تھے سنا مین نے محمد ابن منصور طوسی کو وہ کہتے تھے سنا مین نے احمد بن حنبل کو وہ کہتے تھے نہین آئے واسطے کسی کے اصحاب رسول اللہ صلعم سے وہ فضائل جو آئے واسطے علی بن ابی طالب کے اور لانا اوسکا قول امام احمد کو بعد اس قصہ کے اشارہ ہے اس طرف کہ یہ تحقیق یہ منقبت علیہ یعنی جمع کرنا دو عبادتون بدنیہ و مالیہ کا ایک وقت مین یہانتک کہ نازل ہوا قرآن کریم تعریف مین اوس شخص کے جو قائم رہنے والا

وانتخب لہٗ من اھلہٖ علیًّا اخًا وعونًا فردًا وخلیلًا ورفیقًا ووزیرًا وصیرۃ

علیٰ ابلاغ الدین والرسالۃ موازرًا ومساعدًا ومنجدًا وظھیرًا وجعلہ

آبا بنیہٖ وجمع کل الفضائل فیہ وانزل علیہ فی شانہٖ انما ولیکم اللّٰہ

ورسولہٗ والذین اٰمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم

راکعون تعظیمًا لہٗ وتوقیرًا وتعریفًا بحقٖ وولایتہٖ وتنبیھًا علیٰ کمال

رعایتہٖ لیحافظوا علیھما وینالوا بھا سعادۃً ونظارۃً وتنظیرًا۔

جواب اسکا یہ ہی کہ یہ روایت غیر مقبول ہی بچند وجوہ اول یہ کہ یہ روایت

کتاب مناقب سی منقول ہی جنکا حال تمہید مین معلوم ہوچکا دوسرے

یہ کہ غیر مذکور السند ہی سوم یہ ہی کہ کسی نے حکم صحت کا نہین لگایا۔

شاہد پنجاہ و دوم ۔ ملک العلما شہاب الدین دولت آبادی کا اعتراف ہی

چنانچہ کتاب ہدایۃ السعدا مین تحریر فرماتے ہین و انگشتری در دست راست

پوشیدن سنت بود مصطفیٰ وصحابہ دست راست پوشیدہ وشاہ علی کہ در رکوع

انگشتری صدقہ دادہ بود ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون انگشتری در دست

شاہ بود اما چون شعار مذہب شیعہ برین شد متاخران اہل سنت مکروہ گفتند

اور انتخاب کیا واسطے رسول اللہ صلعم کے اونکے اہل سے حضرت علی بھائی و مددگار تنہا اور دوست اور رفیق اور وزیر اور یاری علی کو دین اور رسالت پہونچانے مین مددگار اور پشت پناہ اور جمع کیں تمام فضائل حضرت علی مین اور نازل کی آپکی شان مین آیت انما ولیکم اللہ الآیہ یعنی نہین ہی ولی تمہارا مگر اللہ اور رسول اوسکا اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ایسے ایمان والے کہ قائم کرتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوۃ اور وہ لوگ رکوع کرنیوالے ہین تعظیما اور توقیرا ع

جواب اسکا یہ ہی کہ شہاب الدین دولت آبادی فن حدیث سے بالکل بے بہرہ تھے اور جن روایتوں کے اعتماد پر لکھا ہی وہ روایتین محدثین کے نزدیک یا موضوع ہین یا ضعیف لہذا اس سے احتجاج کرنا شان مناظر سے بعید کل البعد ہی۔

شاہد پنجاہ وسوم۔ علامہ ابو الحجاج یوسف بن محمد البلوی کا اعتراف فرمانا ہی علامہ موصوف کتاب الف باء مین ذکر امیر المومنین علیہ السلام مین تحریر فرماتے ہین

وَفَضَائِلُهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَا تُحْصَىٰ مِمَّنْ يَعُدُّ الْحَصَىٰ وَجُودُهُ وَكَرَمُهُ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُعَدَّ وَفَضْلُهُ أَكْبَرُ مِنْ أَنْ يُحَدَّ فَمِنْ جُودِهِ وَفَضْلِهِ أَنَّهُ عَمِلَ خَصْلَتَيْنِ لَمْ يَعْمَلْهُمَا أَحَدٌ قَبْلَهُ إِحْدٰهُمَا أَنَّهُ لَمَّا أَنْزَلَ اللهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰكُمْ صَدَقَةً أَشْفَقَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ ذٰلِكَ وَشَقَّ عَلَيْهِمْ لِضُعْفِ مَقْدِرَةِ كَثِيرٍ مِنْهُمْ عَنِ الصَّدَقَةِ فَعَمَدَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَتَصَدَّقَ بِدِينَارٍ وَنَاجَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَحِمَ اللهُ الْمُسْلِمِينَ وَنَسَخَ ذٰلِكَ عَنْهُمْ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى ءَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰكُمْ صَدَقَاتٍ فَهٰذِهٖ آيَةٌ نُسِخَتْ لِعَلِيٍّ وَلَمْ يَعْمَلْ بِهَا غَيْرُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ سَبَبَ نُزُولِ الْآيَةِ

(حاشیہ، دستی تحریر): اور فضائل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بے انتہا ہین اور جود و کرم انکا زیادہ شمار سے ہی اور فضل آپکا بے حد ہی اور منجملہ آپکے جود و فضل کے یہ ہی کہ عمل کیا دو خصلتون پر کہ نہین کیا پہلے آپکے کسی نے ایک یہ کہ جو وقت نازل کیا اللہ نے یا ایہا الذین امنوا الآیہ یعنے ای ایمان والو جب پکارو تم رسول کو پس مقدم کرو تم آگے پکارنے کے صدقہ پس خوف کیا مسلمانون نے اور شاق ہوا اونپر بوجہ ضعف مقدرت بعض لوگون کے صدقہ سے پس صدقہ کیا حضرت علی نے ایک دینار اور پکارا رسول صلعم کو

(حاشیہ): اور فضائل ... پس آیت نازل ہوئی ... سوا علی کے ... کیا اور سبب نزول آیت یہ تھا ۱۲

أَنَّ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا يُكْثِرُونَ الْمَسَائِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى شَقُّوا
عَلَيْهِ فَأَرَادَ اللهُ التَّخْفِيفَ عَنْهُ فَكَفَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ ثُمَّ وَسَّعَ اللهُ عَلَيْهِمْ بِالْآيَةِ
الَّتِي بَعْدَهَا قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَقِيلَ نَزَلَتْ بِسَبَبِ أَنَّ الْمُنَافِقِينَ وَالْيَهُودَ
كَانُوا يُنَاجُونَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ أُذُنٌ يَسْمَعُ كُلَّ مَا قِيلَ لَهُ
فَلَمَّا أَنْزَلَ اللهُ ذَلِكَ انْتَهَى أَهْلُ الْبَاطِلِ عَنِ النَّجْوَى بِأَنَّهُمْ لَمْ يُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ
نَجْوَاهُمْ صَدَقَةً وَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ لِضُعْفِ مَقْدِرَتِهِمْ كَمَا تَقَدَّمَ
فَخَفَّفَ اللهُ عَنْهُمْ بِالْآيَةِ النَّاسِخَةِ وَاللهُ أَعْلَمُ وَالْخَصْلَةُ الْأُخْرَى الَّتِي
لِعَلِيٍّ وَحْدَهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَعْطَى مِسْكِينًا خَاتَمَهُ مِنْ فِضَّةٍ وَهُوَ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَاكِعٌ فَأَنْزَلَ اللهُ تع فِي ذَلِكَ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ
وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ قَالَ مُجَاهِدٌ وَالسُّدِّيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْ جَمِيعِهِمْ
قِيلَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِسْكِينٌ يَسْأَلُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ هَلْ أَعْطَاكَ أَحَدٌ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ مَاذَا قَالَ خَاتَمٌ مِنْ فِضَّةٍ

کی جو کہ تمام عالمین میں نازل کیا اللہ تعالیٰ نے اس میں الذین یقیمون الصلوٰۃ الآیۃ کہا مجاہد اور سدی نے کہا گیا کہ نکلے رسول اللہ صلعم اور ایک مسکین مسجد میں سوال کرتا تھا کہا حضرت صلعم نے کسی نے تجھ کو کچھ دیا کہا سائل نے ہاں فرمایا کیا کہا انگشتری چاندی کی

کہ مسلمان کثرت سے سوال کرتے تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حتی کہ شاق ہوا حضرت رسول اللہ صلعم پر پس ارادہ کیا تخفیف کا پس باز رہے بہت لوگ پھر وسعت کیا اللہ تعالیٰ نے اون لوگوں پر ساتھ آیت کے جو بعد اوس کے ہے کہا یہ ابن

عباس نے اور کہا گیا ہے کہ نازل ہوئی یہ آیت اسوجہ سے کہ منافقین اور یہود سرگوشی کرتے تھے نبی صلعم کو اور کہتے تھے کہ آنحضرت ایک کان ہیں سنتے ہیں جو کچھ کہا جاتا ہے اون سے پس جب نازل کیا اللہ نے یہ آیت باز رہے اہل باطل سرگوشی سے بایں طور کہ نہیں مقدم کرتے تھے

سرگوشی اپنی کے صدقہ اور شاق ہوا یہ مسلمانوں پر بوجہ ضعف مقدرت کے جیسا کہ بیان ہوا پس تخفیف کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ آیت ناسخہ کے اور اللہ اعلم اور دوسری خصلت جو مخصوص ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ کہ ایک مسکین کو عطا کیا انگشتری چاندی کی

قَالَ مَنْ اَعْطَاكَهٗ قَالَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ الْقَائِمُ فَاِذَا هُوَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِی طَالِب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَکَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِکَ وَنَزَلَتِ الْاٰیَۃُ

جواب - اسکا یہ ہی کہ اس شاہدین و فضائلہ سے واللہ اعلم تک جو ایک طولانی عبارت ہی اوسمین کوئی لفظ ایسا نہین جو آپ کے مدعا پر دلالت کرتا ہو اور باقی عبارت مبتنی ہی مجاہد اور سدی کی روایت پر اور سدی کا حال اوپر معلوم ہو چکا ہی

شاہد پنجاہ و چہارم - جناب مولوی رشید الدین خانصاحب کا اعتراف فرمانا ہی چنانچہ کتاب ایضاح مین تحریر فرماتے ہین سوم آنکہ بر تقدیر اعلمیت شیخین رضی اللہ عنہما باعتبار نقل اخبار سید الابرار بلکہ فرض اشجعیت ایشان نیز بہ بعضی وجوہ از حیدر کرار نزد شخص مشار الیہ چنانچہ جناب نصفت مآب بعد ازین نقل آن نمودہ اند مثبت تعصب الشخص و عدم تعظیم و محبت او نسبت بامیر ولایت پناہ مورد کریمہ انما ولیکم اللہ نمی شود -

جواب - اسکا یہ ہی کہ اس عبارت کے غتربود یا تغلب تصرف سے خالی ہونیمین جیسا کہ نقل عبارت در منثور مین ہوا شک ہے بلکہ غالب یہ کہ حضرت رشید المتکلمین کی یہ عبارت نہین ہی اور بر تقدیر تسلیم اسکا جواب شاہد سی و ششم کے جواب مین گذر چکا -

شاہد پنجاہ و پنجم - امام فخر رازی کا اعتراف فرمانا ہی چنانچہ امام صاحب کی کتاب نہایۃ العقول مین اس آیت کے متعلق اہل تشیع کی طرف سے یہ استدلال نقل فرمایا ہی

[Margin notes: ۴ — شاہد پنجاہ و چہارم — شاہد پنجاہ و پنجم — اور وہ حضرت علی پس نہیں کی رسول صلعم ... اور نازل ہوئی آیت ۱۲]

وَالاستدلال بہ علیٰ طریقین الاوّل مبنیٌّ علیٰ اُمورٍ ثلاثۃٍ احدھا اَنّ

لفظۃ الولیّ محتملۃٌ للاولیٰ بالتّصرّف وثانیھا اَنّ ھٰذہِ اللّفظۃ فی ھٰذہِ

الاٰیۃ متعیّنۃٌ لھٰذا المعنیٰ وثالثھا اَنّ المُراد بقولہٖ والّذین اٰمنوا

الیٰ قولہٖ وھم راکعون علیٌّ وحدہٗ اور مقام جواب مین تحریر فرماتے ہین

وَالاعتراض علی الطّریق الاوّل اَنّا لانُنازعکم فی المقام الاوّل والثّالث

وانّما نُنازعکم فی المقام الثّانی اور نیز امام صاحب اسی مبحث مین

شیعون کے استدلال کو یون تحریر فرماتے ہین الرّابع اَنّ المفسّرین اتّفقوا

علیٰ نزول ھٰذہِ الاٰیۃ فی حقّ علیّ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فوجب

اَن یّکون ھو المُراد لاغیرا اور مقام جواب مین اس قول کی بالتصریح رد نہین فرمائی

جواب - اسکا یہ ہی کہ امام فخر رازی نے تفسیر کبیر مین والذین آمنوا سے

فقط جناب امیر علیہ السلام کے مراد ہونے کو بھی باطل کر دیا ہی اور شان نزول پر

بھی منع وارد کی ہی پس معلوم ہوا کہ امام کے نزدیک دونون امر بالکل باطل

و مردود ہین اور یہان پر امام درپے ابطال استدلال حضرات شیعہ ہین

اور ابطال استدلال مین بعد ابطال مقدمۃ من المقدمات کے باقی مقدمات باطلہ کا

۵۲ اور اعتراض اول طریقے پر یہ کہ نہین نزاع کرتے ہین ہم مقام اول اور ثالث مین اور نزاع کرتے ہین ہم مقام ثانی مین ۱۲

۵۱ اور دلیل لانا واسکے ساتھ دو طور سے ہی اول مبنی ہی تین امور پر ایک یہ کہ لفظ ولی محتمل ہے اولی بالتصرف کو اور دوسرے یہ کہ لفظ اس آیت مین معین ہی اسی معنی کو ثالثاً اور تیسرے یہ کہ مراد والذین آمنوا سے تا ہم راکعون تک فقط حضرت علی رضی اللہ ہین ۱۲

سے جو کہ مفسرین متفق ہین کہ یہ آیت شان مین حضرت علی علیہ السلام کے نازل ہوئی ہے پس فخر رازی کا انکار حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ... ۱۲

البطال حسب قواعد مناظرہ کچھ ضرور نہین ہی اسوجہ سے امام نے بنظر
اختصار البطال مقدمۂ واحدہ پر اقتصار فرمایا ہی ورنہ باقی مقدمات بھی
امام کے نزدیک قطعاً باطل و فاسد ہین چنانچہ امام نے تفسیر کبیر وغیرہ
مین باطل کر بھی دیا ہی جناب سن حضرت امام المتکلمین فخر الدین رازی
اللھم ابعثہ یوم القیمۃ وانت عنہ راض کے کلام سعادت انجام مین بھی کہین گنجایش
نپائیگا اونکے کلام سے بھولکر بھی قصد الزام نفرمائیگا چنانچہ اس مقام پر دیکھ لیجیے کہ کیسی ناکامیابی ہوئی

شاہد پنجاہ و ششم صاحب ذخیرۃ المال کا یہ اعتراف فرمانا ہی وَقَدْ حَکَمَ اللہُ
سُبْحَانَہٗ عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَۃٍ اَنْ یَّتَوَلّٰی عَلِیًّا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَلٰی کُلِّ
حَالٍ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ
الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ وَذٰلِکَ عَلِیٌّ
رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وَکَرَّمَ وَجْھَہٗ دوسرے مقام پر یہ اشعار تحریر فرماتے ہین

فَاللہُ قَدْ اَنْزَلَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ — بِاَنَّہٗ وَلِیُّنَا وَالنَّصُّ خَصّ
ذٰلِکَ الْمُقِیْمُ لِلصَّلٰوۃِ خَاشِعًا — وَالْمُؤَدِّیْ لِلزَّکٰوۃِ رَاکِعًا
فَاحْذَرْ وَلَا تَنْقَبْ لِشَدِّ مَارِبٍ — وَکُنْ مَعَ حِزْبِ الْاِلٰہِ الْغَالِبِ
وَاقْرَءْ ھُدِیْتَ اِنَّمَا وَلِیُّکُمْ — وَاسْمَعْ حَدِیْثًا جَاءَ فِیْ غَدِیْرِ خُمّ

اللہ تعالیٰ نے بتحقیق نازل کیا احسن قصص باین طور کہ بتحقیق علی کرم اللہ وجہہ ہین ۱۲ خشوع کرنے والے ہین اور یہ حضرت علی ... اور دیتے ہین زکوۃ اور وہ رکوع ... ایمان والے کو قائم کرتے ہین نماز کو اور جو لوگ ایمان لائے ہین ... ولی تمہارا اگر اللہ اور رسول اللہ کا علی کو ہر حال ہین ... تورات پر کرو دوست رکھین حضرت سبحانہ نے ہر مسلمان مرد اور اور بتحقیق حکم کیا اللہ

شاہد پنجاہ و ہفتم

جواب - اسکا یہ ہی کہ یہ شاہد کتاب مجہول الحال سے منقول ہی لہذا قابل التفات نہین
شاہد پنجاہ و ہفتم - علامۂ قوشجی کا شرح تجرید مین یہ قول تحریر کرکے اُسپر سکوت فرمانا ہی
بَیَانُ ذٰلِکَ اَنَّھَا نَزَلَتْ بِاتِّفَاقِ الْمُفَسِّرِیْنَ فِیْ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ حِیْنَ اَعْطَی
السَّائِلَ خَاتَمَہٗ وَھُوَ رَاکِعٌ فِیْ صَلٰوتِہٖ اور نیز یہ تحریر فرمانا ہی وَقَوْلُ
الْمُفَسِّرِیْنَ اِنَّ الْاٰیَۃَ نَزَلَتْ فِیْ عَلِیٍّ لَا یَقْتَضِیْ اِخْتِصَاصَھَا وَاِقْتِصَارَھَا عَلَیْہِ -
جواب - اسکا اولاً یہ کہ بیان ذلک سے مسلک شارح کا بیان مراد ہونا
ممنوع ہی اور بیان مطلب ماتن کا مراد ہونا آپ کے حق مین مفید نہین ہے
اور اسیطرح وقول المفسرین مین بھی لفظ مفسرین سے
مفسرین اہل سنت کا مراد ہونا ممنوع ہی اور مفسرین اہل تشیع
کا مراد ہونا آپ کے حق مین مفید نہین اور در بارۂ شان نزول علامۂ
قوشجی کا سکوت فرمانا بھی ممنوع ہی کیونکہ قضیۂ سالبہ بغیر وجود موضوع کے
بھی صادق ہوتا ہی بنابراسکے جائز ہی کہ وقول المفسرین لا یقتضی اختصاصہا سے
علامہ کے مراد یہ ہو کہ اقتضاء قول مفسرین نابود ہی بدین وجہ کہ مفسرین کا
یہ قول سند نہین پس آپ کا یہ فرمانا کہ علامۂ قوشجی نے در بارۂ شان نزول
سکوت فرمایا ہی محض بے بنیاد ہوگیا ثانیاً یہ کہ قطع نظر اس سے کہ علامۂ قوشجی
علوم نقلیہ مین بالکل غیر معتبر ہین اونہون نے تجرید کی شرح کی ہی رد
نہین کیا ہی اسی جہت سے یہ کتاب شرح تجرید کے نام سے مشہور ہی رد تجرید کے

نام سے مشہور نہین ہی پس جسقدر مراتب شارحین کے ذمہ واجب الادا ہوتے ہین وہ سب علامہ کو بھی ادا کرنا پڑینگے اور منجملہ اونکے یہ بھی ہی کہ موافق مسلک ماتن کے معضلات متن کو کھولدینا اور حسب اصول مسلک ماتن جسقدر خدشات متن پر وارد ہوتے ہین اونکا ذکر کردینا اور اگر ممکن الدفع ہون تو دفع بھی کردینا پس علامہ موصوف نے شرح تجرید مین جو کچھہ لکھا ہی وہ موافق اصول مسلک صاحب تجرید کے جسکے کلام کے شارح ہین لکھا ہی نہ موافق اپنے مسلک کے پس شرح مذکور مین علامۂ موصوف کی جسقدر تحریرات ہین وہ اہلِ سنت پر حجت نہین ہوسکتی ہین لہذا اگر بالفرض درباب شان نزول علامۂ موصوف نے سکوت فرمایا ہی تب بھی آپ کے مفید مطلب نہین ہوسکتا ہی

ضمیمہ

چونکہ بندہ کمترین خلائق عفا اللہ عنہ بیشتر وعدہ کرچکا تھا کہ بعد ختم شواہد کے کچھہ اون کے اجمالی حالات بھی لکھونگا پس چاہتا ہی کہ پہلے چند قواعد بصورت فوائد کے بیان کرے بعد اوسکے اجمالی حالات جمیع شواہد کے حسب وعدہ تحریر کرکے حضرات ناظرین کی خدمت مین گزارش کرے کہ اون قواعد کو بلحوظ خاطر رکھکر حالات شواہد کو ملاحظہ فرمالین کہ جناب مولوی محمد حسین صاحب کو ان شواہد کے پیش فرمانے سے ثبوت دعوی تو درکنار سوا ے ضرر بیشمار اور نقصان بسیار از بسیار کے کچھہ کسی قسم کا قدر قلیل ولوکان اقل القلیل نفع بھی حاصل ہوا یا نہین فائدہ اول یہ شان نزول

اس حیثیت سے کہ مدعی نے اسکے اثبات اصحیت کا بار اپنے ذمہ لیا ہی اس امر کو مقتضی ہے کہ اسکے دلائل مین روایات حسنہ لغیرہا بلکہ لذاتہا بلکہ مطلق صحیحہ بھی تا وقتیکہ مرتبہ اصحیت کو نہ پھونچ جاوین مقبول نہون **فائدہ دوم** حدیث صحیح مین منجملہ اور شرائط کے ایک شرطیہ بھی ہی کہ وہ روایت شاذ نہو **فائدہ سوم** اس زمانہ مین بوجہ ضعف اہلیت کے اسانید مجردہ کو دیکھکر اور بطور خود اونکے اسانید کی تنقید کرکے صحت حدیث کا دریافت کرلینا نہایت درجہ دشوار ہوگیا ہی الا ماشاء اللہ حتی کہ آجکل دار و مدار معرفت حدیث

صحیح کا اسی امر پر رہگیا ہی کہ وہ حدیث یا احد الصحیحین مین موجود ہو یا کسی امام ناقد بصیر
غیر متساہل کی صحیح گفتہ ہو یا کسی عالم معتبر و مستند فی الحدیث کی کتاب ملتزمۃ الصحۃ مین
مذکور ہو **فائدہ چہارم** کوئی روایت[ع] اگرچہ جامع شرائط صحت ہو لیکن تاوقتیکہ
سالم عن المعارض نہو گی کسی طرح معمول بہ و معتقد علیہ نہین ہو سکتی مگر اوس صورت
مین کہ وہ معارض مقبولیت وغیرہ مین مماثل معارض کا نہو **فائدہ پنجم** کتب
غیر ملتزمۃ الصحۃ[عس] مین کسی حدیث کا موجود ہونا ہرگز اوسکی صحت کی دلیل نہین ہو سکتا
فائدہ ششم جو احادیث کہ نہ احد الصحیحین مین ہون اور نہ کسی عالم مستند فی الحدیث
کی کتاب ملتزمۃ الصحۃ مین مذکور ہون وہ بوجہ غیر معلومۃ الصحۃ و محتملۃ الضعف والوضع

ع اسکی تصریح کتب اصول حدیث مین موجود ہی یہان صرف شرح نخبہ کی عبارت پر اکتفا کیجاتی ہی وہی ہذہ ثم المقبول ینقسم ایضا الی معمول بہ و غیر معمول بہ لانہ ان سلم من المعارضۃ فہو المحکم [illegible] وامثلتہ کثیرۃ یعنی پھر مقبول کی دو قسمین ہین معمول بہ اور غیر معمول بہ کیونکہ اگر حدیث سالم ہوگی معارضہ سے تو وہ محکم ہوگی [illegible] کوئی حدیث مخالف اوسکے نہین ہی [illegible] معمول بہ بھی یہی ہی اور [illegible] ہو کوئی معارض مثل اوسکے کا ہو ورنہ کالعدم ہو گا چنانچہ اسی کتاب مین ہی فلا یخلو اما ان یکون معارضہ مقبولا مثلہ او یکون مردودا والثانی لا اثر لہ لان القوی لا یؤثر فیہ مخالفۃ الضعیف یعنی دو حال سے خالی نہین یا ہوگا معارض اوسکا مقبولیت وغیرہ مین مثل اوسکے یا نہین پس اگر نہو گا تو اوسکا کوئی اثر نہین ہی کیونکہ مخالفت ضعیف سے قوی کو کچھ نقصان نہین پہونچ سکتی ۱۲ منہ

عس چنانچہ تقدمہ ابن الصلاح کی [illegible] ولا یکفی [illegible] فی کتاب [illegible] الی داؤد [illegible] والنسائی [illegible] وجمیع [illegible] الصحیح [illegible] ابو داؤد و [illegible] ترمذی [illegible] نسائی مین اور [illegible] صحیح اور غیر صحیح [illegible] روایتین [illegible] عفا اللہ تعالی عنہ

ہونے کے قابل استدلال نہین ہوتین نہ باعث قطعیۃ الضعف او الوضع ہونے کی

حتی کہ اگر اللہ تعالی کسی کو اہلیت ولیوی اور ایسا شخص اس زمانہ مین نادر الوجود ہے

وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ تو وہ احادیث غیر موجودہ فی احد الصحیحین و غیر محکوم

بالصحہ کو کتب غیر ملتزمۃ الصحۃ سے اخذ کرکے اور خود تنقید و تنقیح اسانید فرما کر جنکو صحیح

پاوے اونسے استدلال کرسکتا ہی **فائدہ ہفتم** کسی حدیث کا کثیر الطرق ہونا

عریا عما یشترط فی الصحیح اوسکی صحت کو کافی نہین ہی لیکن اوس صورت مین کہ اوسکے

رواۃ حد تواتر کو پہونچ جاوین **فائدہ ہشتم** کتب مناقب و فضائل و سیر وغیرہ

مین التزام صرف صحیح روایتون کے لکھنے یا ما عدا سے ممتاز کردینے کا نہین کیا گیا ہی

بلکہ اکثر اونمین احادیث ضعیفہ و مجہولہ بلا امتیاز مذکور ہین **فائدہ نہم** مصنف کی

جلیل الشان ورفیع المکان مستند و معتمد ہونے سے اوسکی جملہ تصنیفات کا خواہ ملتزمۃ

الصحۃ ہون یا نہین معتبر و مستند ہونا لازم نہین آتا اور ایسا ہی کتاب کے نامعتبر و غیر مستند

ہونے سے یہ لازم نہین آتا کہ اوسکا مصنف بھی نامعتبر و غیر مستند ہو۔ پس جب یہ
قواعد مبین ہو چکے تو مجھے اسکی کچھہ حاجت باقی نہین رہی کہ ہر ہر شاہد کو ان قواعد پر منطبق
کرون اور مصدر تطویل لاطائل ہون بلکہ حضرات ناظرین خود ان قواعد کو ملحوظ رکھکر ہر ہر
شاہد کو ملاحظہ فرمالین کسی شاہد کو اس سے خالی نپاوینگے کہ یا تو وہ کسی کتاب غیر^عہ
ملتزمۃ الصحۃ سے منقول ہین یا کسی ایسی کتاب سے کہ جسکا مصنف خود پایہ^عہ اعتبار سے ساقط
ہی اور کوئی شاہد نہ تو محکوم علیہا بالصحۃ ہی نہ کسی کتاب ملتزمۃ الصحۃ سے منقول ہی اور اگر
کوئی شاہد^عہ علی سبیل الندرۃ اتفاقاً کسی کتاب معتبر سے منقول ہی تو یا تو وہ مدعا پر دلالت
نہین کرتا بلکہ اوسکا مبطل و منافی ہی اور معہذا کوئی شاہد انمین سے سالم عن المعارض نہین
ہی بلکہ جملہ شواہد اپنے معارض کے سامنے بوجہ اوسکے محکوم علیہ بالصحۃ ہونے کی کالعدم ہین
اور باانہمہ باخود ہا اونمین تہافت و تناقض^عہ کچھہ کم نہین ہی اور پھر بعض بعض رواۃ کا معلوم الجرح ہونا یا بعض^عہ

عہ مثل [illegible] در منثور اور تفسیر نقاش وغیرہ ۱۲ عفا اللہ عنہ
ابن مردویہ و خطیب و ابو الشیخ و دیلمی وغیرہم ۱۲ عفا اللہ عنہ
عہ مثل کتاب مناقب مصنف اخطب خوارزم وغیرہ کے ۱۲ منہ عفا اللہ عنہ
عہ مثل جامع الترمذی [illegible]
عہ مثل [illegible] کسی کتاب سے [illegible]
ثابت ہوتا ہی کہ واقعہ انگشتری جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ
وسلم کے سامنے ہوا اور کسی سے ثابت ہوتا ہی کہ آنحضرت کے
تشریف لانے سے پہلے [illegible] سائل سے پوچھا کہ
انگشتری تجھکو کسنے دی

اور کسی کتاب سے [illegible]
ہوتا ہی کہ انگشتری حضرت [illegible]
کرم اللہ وجہہ کی انگشت مبارک مین ڈھیلی تھی
جھکانے سے گر پڑی اور سائل نے اوٹھا لی اور کسی
سے ثابت ہوتا ہی کہ حضرت نے سائل کو انگشت مبارک
دکھلائی کہ انگوٹھی اوتار لے اور اوسنے خود اوتار لی
اور کسی سے ثابت ہوتا ہی کہ یہ آیہ کریمہ جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ [illegible] خانہ مبارک مین نازل ہوئی اور کسی
سے معلوم ہوتا ہی کہ نماز [illegible] گھر مین
نہین نازل ہوئی بلکہ [illegible]

عہ مثل ثعلبی اور ابو صالح اور کلبی وغیرہ کے ۱۲ عفا اللہ عنہ
عہ مثل روایت طبرانی منقولہ از در منثور کو کہ جناب مدعی
نے بحذف جمیع نقل فرمایا ہی اور روایت ثعلبی اور
روایت کشاف کی کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے
اوسکو مجروح فرمایا ہی چنانچہ جواب شاہد [illegible]
مذکور ہو چکا ہے ۱۲ منہ عفا اللہ عنہ

بعض طرق پر خود اونکے مخرجین یا دیگر ثقاۃ محدثین کا جرح کردینا مزید برآن ہی پس ایسی صورت
مین مجھے امید واثق ہی کہ کوئی انصاف دوست ان شواہد سے استدلال کرنا اور اونکو دعوی اصحیت
کا مثبت سمجھنا تو درکنار معرض تحقیق مین انکا نام بھی زبان پر لانا جائز نہ سمجھے گا مگر یہ شواہد
مبطل مدعا و منافی دعوی البتہ ہین اور افسوس کہ مدعین اصحیت نے حافظ ابن کثیر اور مولانا
شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کے اقوال کو بھی ملاحظہ نفرمایا کہ یہ دونون حضرات
اس شان نزول کی عدم صحت و موضوعیت کو کس خوبی و وضاحت سے بیان فرماتے ہین
بلکہ حضرت محدث دہلوی نے ایک مقام پر استدلال اہل تشیع کو اسی آیہ کریمہ سے نقل فرمایا ہے
اور علاوہ اور دلائل کے اس قصہ مخترعہ یعنی اعطاے انگشتری سے الفاظ و صیغہ کریمہ کا بھی
آبی ہونا ثابت فرمایا ہی کہ کاش اس غیر واقعی امر کی نسبت اتنا بڑا دعوی اصحیت کا اس زور
شور سے نکرتے اور آخر الامر ع چرا کاری کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ؛ کا مصداق نہ بنتے
بلکہ صرف کتب مناقب و کتب غیر ملتزمۃ الصحۃ مین چند روایات کو دیکھکر اور اونکے تعدد پر ولو
فی الطبقۃ الرابعۃ مغرور ہوکر مدعی اصحیت بن بیٹھے اور یہ بھی نہ سمجھے کہ طبقہ رابعہ مین کسی
حدیث کا بطرق متعددہ بغیر حکم صحت کے کتب غیر ملتزمۃ الصحۃ مین مخرج ہونا اوسکی صحت کی
دلیل نہین ہوسکتا اور طرہ اوسپر یہ کیا کہ چند روایات کتب معتبرہ سے بھی نکالکر اوسکے ساتھ انضمام کردین کہ
جو فی الحقیقت مبطل مدعا تھین تاکہ عوام لوگ فریب مین آدین اور اس دعوی بلا دلیل کو کسی درجہ
تک صادق سمجھ لین پس سوے بے سلیقہ سوے اسکے کہ ان حضرات کے روبرو حسب حکم حضرت محدث دہلوی اس شعر
کو پڑھے اور کیا کرسکتا ہی شعر

فان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ	وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم

بعد ان جوابات کے خدمت عالی مین التماس ہی کہ جناب نے سدی وعبد الرزاق وابن جریر واخطب خوارزم وابن مردویہ وغیرہم کو امام ہمام وسید الحفاظ کے کلمات سے تعبیر فرمایا ہی کہ جو بشہادت کشف الظنون ولآلی مصنوعہ واجوبہ فاضلہ وتحفہ اثنا عشریہ کذاب ووضاع ومائل الی التشیع وشیعہ وزیدیہ وخاطی قرار پائے ہین اب آپکے ذمہ اسکا اثبات واجب ولازم ہی کہ کس امام حدیث اہلِ سنت نے ان لوگون کو امام ہمام وسید الحفاظ کے خطاب سے یاد کیا ہی اور اگر آپ نے اسکا اثبات علمای اہلِ سنت کی کتب سے نکیا تو کیا یہ اہلِ سنت پر افترائے عظیم نہوگا اور کیا وہ لوگ سُبحانکَ ھٰذا بُھتانٌ عَظِیمٌ سے ترزبان نہونگے بیشک ضرور خیال ناقص مین آتا ہی کہ اپنے ان کذابون وضاعون کو جو ان خطابات معززہ سے ممتاز فرمایا ہی شاید اسواسطے کہ عوام جہال انکی جرحون کو دیکھکر اندیشہ مین پڑین کہ اہلِ سنت نے اپنے یہان کے ائمہ کو کذاب ووضاع بنایا اور آپ اونپر ہنسین سو یہ تو درکنار لینے کے دینے پڑگئے پھلے آپ دوسرون کو ہنستے اب ہنستے کے گھر بستے جنابمن اب اسکا اثبات کیجیے پھر دوسری بات کسی کذاب و وضاع کو امام یا سید الحفاظ لکھدینا کیا آپ نے آسان سمجھ لیا ہی اب ایک دوسری عرض اور خدمت عالی مین ہی وہ یہ کہ شاید خاطر عاطر سے فراموش نہوا ہوگا کہ جناب نے صدر بحث مین دعویٰ فرمایا تھا کہ جزاول اس امر کے اثبات مین کہ اس آیت کا شان نزول

علی الاصح حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ الی یوم الدین کے
حق مین ہی اور دیگر اقوال و روایات جو اسکی بابت حضرات علماء اہل سنت وجماعت
نے اپنی کتابون مین درج کیے ہین بالکل غیر صحیح و ناقابل التفات ہین کیا
حضرات روایات صحیحہ ایسے ہی کذابون وضاعون کی روایات کو کہتے ہین
یا صحیح روایتون کی شرط اصول حدیث مین یہی بیان کی گئی ہی کہ جسکو کذاب
و وضاع و ظلام روایت کرین حاشا و کلا ہرگز نہین بلکہ ایسی روایتون کو
موضوع کہتے ہین اور ایسی روایتون سے احتجاج کرنا اور پھر مقام تحقیق عقائد مین
تو بہت بڑی بات ہی کسی کتاب ملتزم الصحۃ مین ذکر کرنے کو بھی حد درجہ کا
عیب سمجھتے ہین اور جس سے یہ فعل قبیح صادر ہوتا ہی اوسکو کہتے ہین کہ اسکو
حدیث صحیح و غیر صحیح مین تمیز نہین جیسا کہ ملاحظہ کتب فن سے واضح و لائح ہے
اب میری سمجھ مین نہین آتا کہ بروقت پیش فرمانے ان شواہد کے یہ دعوی فرمایا
خاطر دریا مقاطر نرہا تھا یا یہ کہ ان رواۃ کذاب و وضاع و ظلام کے حال
سے آگاہی نہ تھی یا یہ کہ اصول حدیث سے واقف نہ تھے یا یہ کہ دیدہ و دانستہ
ان کذابون کی روایت سے احتجاج فرمایا کمترین حیران و سرگردان ہی کہ ان
شقوق مین سے کس شق کی نسبت آپکی طرف کرے اگر نسبت نسیان کی
آپکی طرف کرتا ہون تو وہ بھی خلاف ادب ہی اور اگر لاعلمی از حال رواۃ کہون
تو یہ سراسر ملا زمان والا کی طرف نسبت جہل صریح کی کرنا ہی اور وہ بھی اس

احقر سے بعید ہی اور اگر اصول حدیث سے عدم واقفیت کی نسبت کرے

تو اوسکا بھی مرجع یہی ہی اور اگر یہ کہیے کہ دیدہ و دانستہ ملازمان والا سے

ایسا وقوع مین آیا تو یہ قطع نظر اس سے کہ احقاق حق سے بدرجہا بعید ہی

کمترین ایسا کہہ نہین سکتا لہذا امیدوار ہی کہ کمترین کو ان گستاخیون سے

معذور رکھکر براہ عنایت قدیمانہ خود ہی ارشاد فرمادین۔

سوا دس بجے شب کو مولوی عبد الحکیم صاحب نے جلسہ ختم کرنا چاہا جسپر جناب مولوی مہدی حسن

صاحب نے ارشاد فرمایا کہ جب اتنا وقت آپ نے صرف فرمایا ہی تو بہتر

ہو گا کہ آج کے جلسہ مین اپنی کل تقریر ختم فرما دیجئے جناب مولوی محمد

عبد الحکیم صاحب نے فرمایا کہ ہم جمعہ کو تقریر ختم کرینگے۔

العبد عبد الحکیم بقلم خود — العبد محمد مہدی حسن بقلم خود

یوم جمعہ واقع بست و ششم ذیحجہ ۱۳۱۲ھ بارہ دری آغا حسنو صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ اب یہ ملحوظ خاطر عاطر رہے کہ چونکہ ہم اوپر وعدہ کر چکے

ہین کہ آپ کے شواہد کے معارضات بھی پیش کرینگے لہذا قبل اس سے کہ ہم

اون معارضات کو بیان کرین ایک امر خدمت عالی مین واجب العرض ہے

وہ یہ کہ معارضہ کا قاعدہ کلیہ یہ ہی کہ معارض بالکسر و معارض بالفتح دونوں کو

درجہ قبولیت مین متماثل ہونا چاہیئے والا اگر ایک مرجوح ہی اور دوسرا راجح

تو اس صورت مین مخالف مرجوح کے راجح کے حق مین کچھ بھی ضرر نہین ہو سکتے

چہ جائیکہ ایک مقبول و دوسرا مردود ہو جیسا کہ شرح نخبہ و دیگر اصول حدیث
کی کتب سے بخوبی واضح ہی اور اس قاعدہ کی بنا پر کمترین اپنے ایفاے
وعدہ سے سخت درجہ مجبور ہی اسلیے کہ بابت شان نزول آیۂ مقدسہ کے جس
قول کے اثبات کے آپ مدعی ہین مثل اوسکے اور اوسکے شواہد کے کوئی قول اور
اوسکے شواہد مردود و مخذول نہین ہین تو ایسی صورت مین کمترین معارض متماثل کیسے
بیان کرسکتا ہی لہذا بدرجۂ ناچاری اونہین شواہد مقبولہ محققین کو آپ کے
انھین شواہد مردودہ محدثین و مفسرین کے معارضہ مین پیش کرنا پڑا
معارض اول یہ ہی کہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے جنکی روایات
محصنہ مجبرہ از حکم صحت سے آپ احتجاج کرچکے ہین اپنی تفسیر جلالین مین
التزام فقط اصح وارجح روایت پر اقتصار کرنیکا کرلیا ہی چنانچہ عبارت خطبہ
تفسیر مذکور سے کہ جو تمہید مین منقول ہوچکی واضح ہی کہ جس سے ہر ہر قول و
روایت تفسیر مذکور کا علامہ ممدوح کی تحقیق مین اصح وارجح ہونا ظاہر ہے
اور تفسیر مذکور مین بابت شان نزول آیۂ کریمہ کے فقط روایت نزول درحق
عبد اللہ بن سلام پر اقتصار کیا ہی پس معلوم ہوا کہ علامۂ موصوف کی تحقیق مین
فقط یہی قول اصح وارجح ہی اور جتنی روایات متضاد اسکے آپ نے پیش فرمائین
یا پیش فرمانیکا ارادہ رکھتے ہین وہ سب مردود و مطرود ہین اب آپ ہی براہ
انصاف بیان فرماوین کہ جس روایت کو علامہ نے تحقیق کرکے اصح وارجح کہدیا ہی

اوسکو اختیار کرین یا جسکو کہ خالی از حکم صحت نقل محض کر کے چھوڑ دیا ہی اوسکو

معارض دوم علامۂ خطیب شربینی نے بھی کہ جو متاخرین مین ایک بہت بڑے

پایہ کے محدث و مفسر ہین اپنی تفسیر سراج المنیر مین التزام ارجح واصح قول پر

اقتصار کرنیکا کرلیا ہی چنانچہ تفسیر مذکور کے خطبہ کی یہ عبارت ہی مقتصرا فیہ علی ارجح الاقوال

واعراب ما یحتاج الیہ عند السوال وترائی التطویل بذکر اقوال غیر مرضیہ جس سے ظاہر ہی کہ ہر

قول و روایت تفسیر مذکور کی علامہ ممدوح کی تحقیق مین اصح وارجح ہی اور اونھون نے

اپنی اس تفسیر مین بابت شان نزول آیۂ کریمہ کے فقط روایت نزول در حق عبد اللہ

بن سلام پر اقتصار کیا ہی پس معلوم ہوا کہ بابت شان نزول آیۂ کریمہ کی فقط یہی روایت باتحقیق اصح وارجح

ہے اور جتنی روایات متضاد اسکے آپ نے پیش فرمائی ہین یا پیش

فرمانے کا ارادہ رکھتے ہین وہ سب مردود و مطرود ہین

معارض سوم علامۂ واحدی نے بھی جنکی روایات محضہ مجردہ از حکم صحت

سے آپ نے احتجاج فرمایا ہی اپنی تفسیر وجیز مین التزام کرلیا ہی کہ جو قول

جلیل القدر ثقاۃ محدثین کی تحقیق مین صحیح قرار پاچکا ہی اوسی پر اقتصار

کرینگے چنانچہ عبارت خطبہ تفسیر مذکور سے کہ جو تمہید مین منقول ہوچکی واضح

اور ظاہر ہے کہ ہر ہر قول و روایت تفسیر مذکور کی علامہ ممدوح کے نزدیک

جلیل القدر ثقاۃ محدثین کی تحقیق مین اصح وارجح ہی اور اونھون نے بھی

تفسیر مذکور مین بابت شان نزول آیۂ کریمہ کے فقط روایت نزول در حق

شان نزول وغیرہ مین وہ روایات مقبول ہوتی ہین کہ جو علمائے معتمدین
کا مذہب ہین اور ماورا اسکے بالکل مردود ومخذول ہوتی ہین لہذا المکثرین کے
پیش کردہ معارضات واجب القبول والایقان ہین اور آپکے پیش فرمودہ
کل شواہد لازم الرد والخذلان اور ایسی روایات جو خالی از صیغہ تمریض
وتضعیف آیہ مقدسہ کے عبداللہ بن سلام کی شان مین نازل ہونے پر
دلالت کرتی ہین بسیار وبیکران ہین بطور نمونہ قدرے بجناب والا انتساب
پیش کی جاتے ہین ازانجملہ تفسیر کبیر مین ہی کہ اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ سَلَامٍ قَالَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ قَوْمَنَا قَدْ ھَجَرُوْنَا وَاَقْسَمُوْا اَنْ لَا یُجَالِسُوْنَا وَلَا نَسْتَطِیْعُ
مُجَالَسَۃَ اَصْحَابِکَ لِبُعْدِ الْمَنَازِلِ فَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ ازانجملہ تفسیر روح المعانی
مین ہی کہ اَخْرَجَ الْحَاکِمُ وَابْنُ مَرْدَوَیْہِ وَغَیْرُھُمَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْھُمَا بِاِسْنَادٍ مُتَّصِلٍ قَالَ اَقْبَلَ ابْنُ سَلَامٍ وَنَفَرٌ مِنْ قَوْمِہٖ
اٰمَنُوْا بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ مَنَازِلَنَا بَعِیْدَۃٌ
وَلَیْسَ لَنَا مَجْلِسٌ وَلَا مُتَحَدَّثٌ دُوْنَ ھٰذَا الْمَسْجِدِ وَاِنَّ قَوْمَنَا لَمَّا رَاَوْنَا اٰمَنَّا
بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقْنَاہُ رَفَضُوْنَا وَاٰلَوْا عَلٰی
نُفُوْسِھِمْ اَنْ لَا یُجَالِسُوْنَا وَلَا یُنَاکِحُوْنَا وَلَا یُکَلِّمُوْنَا فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَیْنَا

---

۱ تحقیق عبداللہ بن سلام نے کہا یا رسول اللہ صلعم تحقیق ہماری قوم نے ہمکو چھوڑ دیا اور قسم کھایا کہ نہ مجالست کرین ہمارے ساتھ اور ہم نہین قدرت رکھتے ہین آپ کے اصحابون کی مجالست پر بوجہ دوری نسبت کے پس نازل ہوئی یہ آیت ۱۲

۲ تخریج کیا حاکم اور ابن مردویہ وغیرہ نے ابن عباس رض سے باسناد متصل کہا آئے عبداللہ بن سلام

فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ

ازانجملہ تفسیر خازن مین ہی قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَزَلَتْ فِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ جَاءَ اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ قَوْمَنَا قُرَيْضَةَ وَالنَّظِيْرَ قَدْ هَجَرُوْنَا وَفَارَقُوْنَا وَاَقْسَمُوْا اَنْ لَّا يُجَالِسُوْنَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اب خدمت عالی مین التماس یہ ہی کہ ایسی روایات کہ جنکو معتمدین محدثین ومعتبرین مفسرین نے قبول کرکے اپنا مذہب قرار دیا ہی کیون نہ لے جائین اور وہ روایات پیش فرمودہ جناب کہ جو کسی معتبر مفسر یا معتمد محدث نے نہین قبول کیا ہی بلکہ تضعیف کردی ہی کیون قبول کیجائین آپ ہی انصاف سے فرمادیجیے اب چند کلمہ کہ جو آپکے پیش فرمودہ شواہد کے عدم صحت وموضوعیت پر بالمطابقت دلالت کرتے ہین خدمت عالی مین پیش کرتا ہون ازانجملہ ابن کثیر ایسے معتمد محدث ومعتبر مفسر نے روایات نزول آیہ مقدسہ بشان شیر خدا کی نسبت لکھا ہی لَيْسَ يَصِحُّ شَيْءٌ مِّنْهَا یعنی بابت نزول آیہ بشان جناب امیرالمومنین علیہ السلام کوئی روایت صحیح نہین ہی ازانجملہ حضرت مولانا شاہ ولی المحدثین آیۃ من آیات رب العالمین

اور نضیر نے چھوڑ دیا ہمکو اور قسم کھائی ... ہمارے پاس ... ہوئی
یا رسول اللہ صلعم بتحقیق ہماری قوم
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
اسلام ... ہی کہ آئے عبداللہ
ق بین عبداللہ بن سلام کے
ن عبداللہ کے نازل ہوئی
ورسولہ الی آخر آیہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے انما ولیکم
پس فرمایا اون سے نبی

ازالۃ الخفا مین افادہ فرماتے ہین نہ چنان کہ شیعہ گمان بردند وقصہ موضوعہ
روایت کنند وراکعون راحال از یؤتون الزکوٰۃ میگیرند وبرتافتن انگشتری
بجانب فقیرے درحالت رکوع فرود می آرند وسیاق وسباق آیت رابرہم زنند انتھے
یہ کلام صریحۃ الدلالۃ ہی اسبات پر کہ قصہ تصدق انگشتری بالکل موضوع ومصنوع ہی
اب یہ امر بھی جناب والا سے استفسار کیا جاتا ہی کہ درمنثور مین جو روایت عبادہ
بن صامت کے حق مین ہی اوسکو کیون نہ اختیار کرین حالانکہ اوسکو بسبب
تقدم فی الوضع کے اگر مقدم فی الرتبہ کہا جائے تو فی الجملہ گنجایش بھی ہی
اور آپکی منقولہ روایات مین کہ قطع نظر مفاسد معلومہ سے اتنی وجہ ترجیح بھی
موجود نہین ہی کیون اختیار کرین اور اگر اس قدر وجہ ترجیح سے بھی قطع نظر
کرین تو تین روایات جو مومنین کے حق مین ہین اور ایک روایت جو صحاب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین ہی کیون نہ اختیار کرین اب تنبیہاً چند امور
عرض کیے جاتے ہین کہ جنکا لحاظ بحسب اصول مناظرہ جناب والا کو ضرور ہی
اول یہ کہ جتنے مقدمات تمہیداً یا جواباً کمترین کے بیانمین آچکے ہین اونمین سے اگر کوئی مقدمہ
بدلائل باطل نہ ہوسکیگا اوسکی بنسبت جناب کو ارقام فرمانا پڑیگا کہ یہ مقدمہ ہمکو تسلیم ہی
دوسرے یہ کہ اگر کسی راوی مجروح کی توثیق فرمائی جاوے تو بیشتر اسکا لحاظ ضرور
کرلیا جاوے کہ سواے امام فن کے کسی دوسرے کی توثیق نہو اور جتنے الفاظ
تعدیل کے ائمہ حدیث نے خاص کرلیے ہین اونہین الفاظ سے توثیق ہونا چاہیے

نہ ایسا جیسا کہ شیعہ گمان کرتے ہین اور قصہ موضوعہ روایت کرتے ہین اور راکعون کو حال یؤتون الزکوٰۃ سے لیتے ہین اور دینا انگشتری کا فقیر کو حالت رکوع مین نقل کرتے ہین اور سیاق وسباق آیت کو برہم کرتے ہین انتہی

اور اونکے ماورا، مدان و غیرہ مقام توثیق مین کان لم یکن ہین

تیسرے یہ کہ اگر عالی حضرت کسی راوی مجروح کی توثیق فرمانیکا ارادہ رکھتے ہون تو بہت ادب سے گذارش کیا جاتا ہی کہ اس خیال محال کو دور کرین اسلیے کہ ہر ہر راوی پر جرح مفسر کردی گئی ہی اور موافق قاعدہ اصول حدیث کی تعدیل کسی صورت مین جرح مفسر کے ہوتے ہوئے مقبول نہین ہوسکتی ہے

چوتھے یہ کہ جز اول آپکی تقریر کا موقوف علیہ جزء ثانی کا ہی تو درصورتیکہ شان نزول درحق امیر علیہ السلام جسکا آپ نے جزو اول مین دعوے فرمایا ہی کسیطرح سے ثابت نہوسکا تو آپ ہرگز ہرگز مجاز نہین ہوسکتے کہ جز ثانی کی تقریر مین دست اندازی کرین بلکہ اب نوبت اس فقیر کی آپہونچی کہ کسی آیہ قرآنیہ سے اثبات خصیت خلافت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کرے وما توفیقی الا باللہ وہو حسبی ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر

العبد محمد عبد الحکیم بقلم خود   العبد سید محمد مہدی حسن بقلم خود

چونکہ اسکے بعد والے جمعہ سے ایام عشرۂ محرم شروع ہوگئے تھے اسلیے باستدعاے حضرات اہل تشیع تا انقضای سیوم جلسہ ملتوی کیا گیا بعد اسکے جناب مولوی مہدی حسن صاحب نے ۱۸ ہجدہم ماہ محرم ۱۳۱۳ھ یوم جمعہ کو بعد خطبہ طویلہ کے ایک تقریر شروع ہولی فرمائی جسکا نام عوام کے سنانے کو جواب الجواب رکھا گیا تھا بعد ختم جلسہ شیخ کلیم صاحب نے مولوی محمد عبد الحکیم

[illegible]

کچھ حضرات کی رای مناظرہ جلسہ تہذیب مین قائم کرنے کی ہوئی چنانچہ بست و پنجم محرم ۱۳۱۳ھ
یوم جمعہ کو اول خلیقہ مع جمیع اون حضرات کے کہ جو بالالتزام شریک جلسہ ہوا کرتے تھے اوسی
مکان مین گیا اور مولوی مہدی حسین صاحب بھی تشریف لائے اس مرتبہ مولوی محمد عبد الحکیم صاحب
بوجہ بعض موانع کے شریک جلسہ نہو سکے مولوی مہدی حسین صاحب نے پوچھا کہ مولوی محمد عبد الحکیم صاحب
کیون نہین آئے اس طرفسے جواب دیدیا گیا کہ وہ بوجہ ایک ضرورت کے ابکی مرتبہ نہ آسکے
آپ کارروائی شروع فرمایئے اور احقر الانام کی نسبت کہا گیا کہ بجاے مولوی محمد عبد الحکیم
صاحب کے کام کریگا اسی اثنا مین مہتمم جلسہ تہذیب نے آکر عذر کیا کہ اس مکان مین ایسے جلسہ
کرنے کی ہمکو اجازت نہین ہی تب بندہ حسب ارشاد مولوی مہدی حسین صاحب شیخ علی عباس صاحب
شیعی کے مکان پر گیا وہان بھی مولوی مہدی حسین صاحب نے وہی سوالات کرنا شروع کیے
اور اسی مین وقت تمام ہو گیا بعد اسکے مولوی محمد عبد الحکیم صاحب نے حسب مشورہ شیخ کلیم صاحب
ایک واقع محلہ بھوئی ٹولہ تجویز کیا چنانچہ سوم ماہ صفر ۱۳۱۳ھ یوم جمعہ کو جمیع حضرات
مکان مذکور مین مجتمع ہوے مولوی مہدی حسن صاحب نے مولوی محمد عبد الحکیم صاحب سے
سوال کیا کہ اخبار آزاد مین مضمون کسکی راے سے شائع ہوا مولوی محمد عبد الحکیم صاحب نے
فرمایا کہ میری اجازت سے طبع ہوا اسکے بعد مولوی مہدی حسین صاحب نے سوال کیا کہ آغاز
مناظرہ جسکی طرف سے ہوا اس بحث نے بھی کافی طول پکڑا بالآخر مسٹر آغا صاحب نے
حلفیہ بیان کیا کہ میرے پاس سید محمد ہادی صاحب نے ایک تحریری درخواست داخل کی
جو وہی بنا اس مناظرہ کی ہی پھر مولوی مہدی حسین صاحب نے مولوی محمد عبد الحکیم صاحب سے پوچھا

کہ سید محمد ہادی صاحب کی معرفت کی درخواست اور اونکی استدعا بنائے مناظرہ ہی یا
نہین مولوی محمد عبدالحکیم صاحب نے فرمایا کہ وہ درخواست میرے سامنے پیش ہونا چاہیے مولوی
مہدی حسن صاحب نے فرمایا کہ اسکا جواب جمعہ آیندہ کو دیا جائے گا اسی پر جلسہ برخاست ہوا
یوم چہارشنبہ کو منے آغا صاحب نے مولوی محمد عبدالحکیم صاحب سے ملاقات کی اور کہا کہ اوس مکان
مین ہمکو گرمی معلوم ہوتی ہی ہمنے دوسرا مکان تجویز کیا ہی اگلی جلسہ وہین ہوگا مولوی محمد عبدالحکیم
صاحب نے فرمایا کہ اسکا جواب آپکو کل ملیگا چنانچہ اونھون نے کہلا بھیجا کہ اگلی مرتبہ اوسی مکان مین
تکلیف فرمائیے بعد ختم جلسہ کے ہم اور آپ مشورہ کرکے کوئی مکان تجویز کرلینگے دہم ماہ صفر کو
ہم سب لوگ اوسی مکان مین گئے لیکن حضرات اہل تشیع تشریف نہین لائے بلکہ اونکی تحریرین
متضمن عذر ہا بار و آنا شروع ہوئین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قبل وقت جلسہ کے ایک تحریر مولوی
محمد عبدالحکیم صاحب کے مکان پر بھی آچکے تھے جسکا جواب اونھون نے یہ بھیجدیا تھا کہ آج
اسی مکان مین تکلیف فرمائیے آیندہ جمعہ کے لیے بعد ختم جلسہ ہم اور آپ مشورہ کرکے کوئی
مکان تجویز کرلینگے انھین تحریرون مین یہ جمعہ بھی ضائع ہوگیا دوسرے دن ایک اشتہار منے آغا
صاحب کی جانب سے شائع ہوا جسکا جواب اس طرف سے بھی شائع کیا گیا بعد اوسکے
پھر ایک اشتہار منے آغا صاحب کی جانب سے شائع ہوا جسکا جواب پھر اس طرف سے
شائع کیا گیا اور مولوی محمد عبدالحکیم صاحب نے ایک خط بھی رجسٹری کراکر مولوی مہدی حسین
صاحب کے نام بھیجا جسکی غرض صرف اسی قدر تھی کہ کوئی صورت انعقاد جلسہ کی نکالی جاوے
اور جلسہ منقطع نہونے پاوے چنانچہ اس اشتہار مین یہ خط بھی درج کردیا گیا تھا اور یہ بھی

عنایت وکرم فرماے من زاد عنایتہ - بعد سلام سنت اسلام ابراز مرام یہ ہی کہ جو تحریر رجسٹری شدہ

کہ بنام جناب نواب مولوی مہدی حسین صاحب بھیجی گئی تھی اوسکا جواب کلہ وصول ہوا جناب

موصوف نے چونکہ رقم فرمایا ہی کہ مکان منے آغا صاحب سے طی ہونا چاہیے لہذا آپنے جو اپنے مکان

مین استدعا کی ہی (یہان بھی استدعا ی نقل مکان مراد ہی) وہ منظور کیجاتی ہی اور ابکی جمعہ سے

وقت معینہ پر مناظرہ وہین ہو گا گو کہ نواب صاحب کو تحریر مفصل بھیجدی گئی ہی لیکن احتیاطاً

مین آپکو بھی اطلاع دیے دیتا ہون تاکہ وقت پر پھر کوئی عذر نہ پیدا ہو جناب نواب مولوی مہدی حسین

صاحب نے مولوی محمد عبد الحکیم صاحب کی تحریر کا یہ جواب عطا فرمایا - بجناب عنایت وکرم فرما بندہ

جناب مولوی عبد الحکیم صاحب - جناب من عنایت نامہ اسوقت ملا اگر آپ جواب بجواب املائ

لینا پسند فرماتے ہین تو اس اپنی خواہش اور نیز اپنی تشریف آوری کی اطلاع جناب منے آغا صاحب

کو دیجیے کہ جنھون نے آپکی استدعا کے موافق یہ جلسہ قائم کیا ہی اور جناب منے آغا صاحب کے

مجوزہ مکان مین جواب بجواب لکھوا دینے کے لیے مین موجود ہونگا اور جناب منتظم صاحب نے حسب ذیل

جواب عنایت فرمایا - بخدمت جناب مولوی محمد عبد الباری صاحب - تسلیم - آپکا عنایت نامہ ملا

جو امر آپ تحریر فرماتے ہین اگر اوسکو براہ راست مولوی محمد عبد الحکیم صاحب مکرم جو ہمارے مخاطب

ہین اور جنکی استدعا کی بموجب یہ جلسہ قائم ہوا ہی تحریر فرمادین گے تو اوسکا جواب اونکی خدمت

مین بھیجا جائیگا - آپ چونکہ مخاطب ہمارے نہین ہین اسواسطے مین افسوس سے کہتا ہون کہ اس امر

خاص کے متعلق آپکو مین کوئی جواب نہین دیسکتا اگر مولوی محمد عبد الحکیم صاحب کی خوشی ہو گی

تو ہم جواب کے واسطے بالکل تیار ہین اونکا جی چاہے وہ تشریف لاوین اور ہمکو اطلاع دین

ہماری کوئی استدعا نہین ہی حضرات کو یہ عذر کسی طرح قابل قبول نہ تھا اسلیے کہ اطلاع

ہو جانے سے مطلب تھا اور پھر اطلاع باضابطہ اور مین ہی اونکا مخاطب ہون کیونکہ وہ بھی منتظم ہین

اور مین بھی منتظم ہون اور مولوی محمد عبد الحکیم صاحب ہر گز اونکے مخاطب نہین ہین کیونکہ وہ

مناظر ہین اور مناظر ہی مناظر کا بحیثیت مناظرہ مخاطب ہوا کرتا ہی لیکن اِتمامًا لِلحُجَّةِ وَرَفعًا لِلتُّہمَة

مولوی محمد عبد الحکیم صاحب نے خاص اپنے آدمی کو پانچ مرتبہ منے آغا صاحب کے یہان بھیجا

لیکن کسی مرتبہ جناب موصوف نہین ملے آخر وہ آدمی اونکے مکان پر کہکر واپس آیا جسکے وہ بھی اپنی

تحریر مین مقر ہین اور ایک تحریر بنام نامی جناب نواب صاحب بجواب ونکے رقیمہ کے بدین مضمون

روانہ کی۔ عنایت و کرمفرماے من زاد لطفہ۔ نامہ محبت شمامہ بتاریخ ۲۲ صفر وصول ہوا۔ مہربان

من میری کوئی خواہش نہین ہی جو مقتضی ضابطہ مناظرہ کا ہی رہی مین آپکو تحریر کرتا ہون اسلیے

کہ جواب الجواب دینا آپ پر فرض ہی اور لینا میرا حق ہی اور تا وقتیکہ آپ بالمشافہہ سے انکار

صراحةً نہ تحریر فرما دینگے کیونکر جواب بذریعہ طبع کے لینا منظور ہو سکتا ہی اسمین میری کوئی خواہش

نہین ہی ہان جب آپ انکار فرما دینگے اوسوقت کوئی دوسری صورت جو آپ تجویز فرمادینگے

منظور ہو سکتی ہی اور اطلاع منے آغا صاحب کو اس جانب سے کلہ ہی ہو چکی ہی اور آج بھی

اطلاع دیدیجاویگی آج ہم لوگ وہین کے مجوزہ مکان مین جسپر آپکو اور اونکو دونون

کو خلاف ضابطہ اصرار سخت ہی حاضر ہونگے آپ تشریف لائیے اور جواب الجواب عنایت فرمائیے

اور استدعاے مناظرہ آپ ہم لوگون کی طرف بار بار منسوب کرتے ہین لیکن ایک مرتبہ بھی

آپ ثابت نفرما سکے اور نہ فرما سکینگے اسکے جواب کی بار بار ہمکو کوئی ضرورت نہین ہی فقط

حضرات۔ یہان سے ہم سب لوگ بعد نماز جمعہ بوقت معینہ پر ... کہ مولوی

محمد عبد الحکیم صاحب کے مکان پر گئے اور عازم روانگی مکان مِنے آغا صاحب ہوئے کہ اسی

اثنا مین (پونے دو بجے) شیخ کلیم صاحب ایک خط منتظم صاحب کا لائے جسکو مین حرف بحرف

نقل کرتا ہون۔ مخدوم و مکرم بندہ مولوی محمد عبد الحکیم صاحب۔ تسلیم۔ کلہ بعدم موجود گی

میرے آپکا کوئی آدمی یہ کہہ گیا تھا کہ مولوی محمد عبد الحکیم صاحب کلہ بعد نماز جمعہ آوینگے

اگر یہ صحیح ہی تو ہم بھی جواب الجواب لکھوا دینے کو موجود ہین لیکن چونکہ آپنے حال کی اپنی بعض

تحریرون مین استدعاے مناظرہ ہماری طرف منسوب کی ہی جسکا خلاف واقع ہونا کارروائی با

مناظرہ دستخطی فریقین سے ظاہر و ثابت ہی لہذا یہ گذارش کیجاتی ہی کہ اول آپ باضابطہ ایک

تحریر از سر نو بدین مضمون صریح الفاظ مین اپنی دستخطی ہمکو دیدین کہ یہ مناظرہ ہماری استدعا

سے قائم ہوا اور اب ہم جواب الجواب کی استدعا کرتے ہین اور جو حضرات آپکے ہمراہ تشریف

لاوین وہ بھی ایک تحریر اپنی دستخطی اس مضمون کی دیوین کہ ہم لوگ جواب الجواب سُننے

کی استدعا کرتے ہین اگر ایسی تحریری درخواست آپ اور آپکے ساتھی دینا قبول کرین تو آپ

شوق سے تشریف لاوین ورنہ بلا ایسی تحریری درخواست کے ہم آپکو جواب الجواب

لکھوانا غیر ضروری اور خلاف مصلحت سمجھتے ہین کیونکہ ہمارا جواب الجواب خدا کے فضل سے

طبع ہو رہا ہی اخبار آزاد مین علٰحدہ اور کتاب مین علٰحدہ والسلام۔ **ناظرین انصاف**

آئین !!! ذرا بچشم غور اس آخری خط کو علاوہ اور خطوط کے جسنے بہت سخت افسوس

کے ساتھ مناظرہ کا انقطاع کرا ... جسکو ... شیشہ ... امید کو سنگ جفا سے

تو ڑ ڈالا من اولہ الی آخرہ لفظاً لفظاً حرفاً حرفاً ملاحظہ مین لائین اور انصاف فرمائین کہ پیشتر جو

جلسہ ملتوی کیا گیا تھا وہ کیا عذر تھا (گرمی کا) اور اب کیا عذر کیا جاتا ہی (انتساب استدعا کا)

اور پھر یہ بھی ملاحظہ فرماوین کہ استدعا کا لفظ جو وہان لکھا گیا تھا اوسکا وہان کیا مطلب تھا

(قوس مین لکھدیا گیا ہی) اور برتقدیر تسلیم اسی معنی کے (یعنے استدعاے ابتداے مناظرہ) استدعا

کا استعمال کہان کیا گیا تھا آیا اس زبانی پیغام مین کہ جسکے جواب مین منے آغا صاحب کا آخری

خط آیا ہی یا اوس خط مین کہ جسکا جواب منے آغا صاحب نے یہ لکھا تھا کہ آپ میرے مخاطب نہین ہین

مولوی محمد عبد الحکیم صاحب مکرم براہ راست مجکو تحریر کرین ہرگز اس زبانی پیغام مین اوسکا استعمال

نہین کیا گیا تھا جیسا کہ وہ اپنی تحریر مین اقرار اسکا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بعض اپنی حال کی

تحریرون مین اور جس حالت مین کہ یہ استدعا تحریر ماتقدم مین منسوب کی گئی تھی اوسی وقت جناب

موصوف کو ایسی تحریر بھیجنا چاہیے تھی نہ کہ عین یوم و وقت مناظرہ کو اور آی حضرات اگر بالمشافہہ

مناظرہ سے گریز کا یہی انتساب استدعا باعث تھا تو ان حضرات نے پہلے کیون یہی عذر نہ کیا

اور مکان وغیرہ کا جھگڑا کیون لگایا اسلیے کہ حقیقت مین یہ استدعا اونکی طرف اوسی وقت منسوب

کی گئی تھی پس اس سے آپ حضرات خوب سمجھتے ہونگے کہ یہ جتنے عذر اب تک پیش کیے گئے اور کیے

جارہے ہین کوئی اصلی نہین ہی کیونکہ جب ایک عذر مرتفع کیا جاتا ہی تو دوسرا عذر پیش کردیا جاتا ہے

اور یہ بھی ملاحظہ فرماوین کہ جس صورت مین ہمنے استدعاے ابتداے مناظرہ نہین کی اور اوسکا

انکار بھی کرچکے ہین چنانچہ کارروائی سے بھی ظاہر ہی ہم کیونکر اوسکا اقرار کرسکتے ہین اور علاوہ

برین از سر نو استدعا کی کیا ضرورت ہی جس حالت مین کہ ہماری درخواست موجود تھی جسکے موجود

ہونے کو منے آغا صاحب نے حلفیہ بیان فرمایا ہی اوسی درخواست کو پیش کردین ہماری استدعا
ثابت ہوجاویگی اور اوسوقت اگر منے آغا صاحب ارشاد فرماوین گے تو ہم تجدید استدعا بھی کرسکتے ہیں
کاش منے آغا صاحب یہ تحریر فرماتے کہ استدعاے جواب الجواب کرو تو ہم اور ہمارے ساتھی
گو خلاف قاعدہ ہی سہی دل وجان استدعا کرنے کو موجود تھے اور رہین مگر وہ تو ایک امر غیر واقعی
کا کہ جسکی غیر واقعیت پر اونکا عجز پیش کرنے درخواست سے خود شاہد عادل ہی اقرار کرانا چاہتے
ہین اور وہ جو اپنی استدعا کی بابت لکھتے ہین کہ جسکا غیر واقعی ہونا کارروائی ہاے مناظرہ دستخطی
فریقین سے ظاہر وثابت ہی یہ بالکل غلط ہی البتہ ہماری طرف استدعا کی منسوب کرنے کی
غیر واقعیت اوس کارروائی سے واضح وآشکار ہی مین اوس عبارت کو یہان بوجہ تنگی مقام کے
ذکر نہین کرتا لیکن اوسکا خلاصہ یہ تھا کہ نواب مولوی مہدیحسین صاحب نے جب مولوی محمد عبد الحکیم
صاحب سے سوال کیا کہ استدعاے مناظرہ کسکی جانب سے ہوئی تب مولوی محمد عبد الحکیم صاحب
نے اصل واقعہ سچا سچا بیان کردیا کہ اوس سے ان حضرات کی جانب سے استدعاے مناظرہ ثابت
ہوتی ہی اسکے بعد نواب صاحب نے منے آغا صاحب سے سوال کیا کہ آپ کے متعلق جو باتین
مولوی محمد عبد الحکیم صاحب نے بیان کی ہین اوسکی کیا کیفیت ہی منے آغا صاحب نے اوسکے
جواب مین حلفیہ بیان کیا کہ ایک تحریر سید محمد ہادی صاحب نے بمضمون استدعا داخل کی
ہو وہی باعث اس مناظرہ کی ہی اسکے بعد مولوی مہدیحسین صاحب نے مولوی محمد عبد الحکیم
صاحب سے پھر پوچھا کہ مولوی محمد ہادی صاحب کے معرفت کی درخواست اور اونکی
استدعا باعث مناظرہ ہی یا نہین جسکے جواب مین مولوی صاحب نے یہ فرمایا کہ وہ درخواست

ہمارے سامنے پیش کیجائے تو ہم اسکا جواب دینگے لیکن وہ درخواست آج تک پیش کی گئی
اخبار مین حضرات نے مضمون یا ہی کاش اوس تحریر کی بھی نقل داخل کر دیتے تو اونکا حلفیہ
بیان صادق آجاتا اور اگر منصف مزاج ناظرین مفصل کیفیت دریافت کرنا چاہین تو کارروائی
۳ صفر کو ملاحظہ فرمائین اور ای حضرات نے آغا صاحب کے اس زور شور سے دعوی کرنے اور
بروقت ثابت نہونے کے اس کہنے سے کہ آپ اقرار کر لیجیے ہمکو کھٹکا پیدا ہوتا ہی کہ جب ان حضرات
سے خلافت بلافصل جسکا یہ حضرات بڑی شد و مد سے آیات قرآنیہ سے ثابت کرنے کا دعوی
کرتے ہین نہ ثابت ہوسکیگا تو ہم لوگون سے کہین گے کہ آپ لوگ اقرار خلافت بلافصل جناب
امیر کا کر لیجیے تو ہم لوگ مناظرہ کرین گے ورنہ نکرین گے تو گویا منے آغا صاحب نے جواب الجواب
کو ایک امر محال پر معلق کیا اور معلق علی المحال بھی محال ہوا کرتا ہی اور ای حضرات یہ بھی امر
غور طلب ہی کہ ان حضرات کو بالمشافہہ سے کیون گریز ہی اور اخبار مین شائع کرنے یا کتاب مین
طبع کرانے پر کیون راضی ہین بہت تامل کے بعد اسکی ایک وجہ یہ معلوم ہوئی ہی کہ یہ حضرات
سکوت لسانی تو ہرگز نہ کرین گے گو کہ انکے اسلاف متکلمین نے مثل جناب سبحان علیخان صاحب
وغیرہ وغیرہ کے بمقابلہ حضرت فاضل فیض آبادی یعنی مولوی حیدر علی صاحب عم فیضہ فی العمر آنات
والبوادی وغیرہ وغیرہ کے سکوت فرمایا تاکہ ظاہر بین نظرین اور جاہل طبیعتین اونکی اس عدم
سکوت لسانی کو دیکھکر دھوکے مین پڑین اور عجز ان حضرات کا جواب الجواب سے نہ سمجھین
لیکن اس قسم کا سکوت نکرنا اور ایسا جواب الجواب دینا کہ جیسا ان حضرات نے کچھ تھوڑا سا
دیا ہی چار صورتون مین منحصر ہی اس لیے کہ جواب الجواب بالمشافہہ دین گے یا نہین اور اگر نہ دینگے

تو اوسکی پھر دو صورتین ہین یا جواب الجواب تحریر کرکے ہم لوگون کے مکان پر بھیجدین گے
یا نہین اگر نہ بھیجین گے تو اوسکی پھر دو صورتین ہین یا بذریعہ اخبار کے شائع کردینگے یا بطور
رسالہ کے طبع کراکے شائع کردین گے یہ جملہ چار صورتین ہین بالمشافہہ بذریعۂ تحریر بذریعہ
اخبار بذریعہ کتاب تو یہ حضرات پہلی صورت سے تو گریز صراحۃً کرتے ہین جیساکہ اونکی تحریر سے
منصف مزاج ناظرین اخذ فرمالین گے اور دوسری صورت سے ان حضرات کو ضمناً گریز ہے
جیساکہ ناظرین کارروائی ۸ محرم ۱۳۱۳ھ کو بخوبی واضح ہوجائیگا اور تیسری اور چوتھی صورت
ان حضرات کو بخیال چند مصالح متوہمہ منظور ہے پہلی صورت سے گریز کا باعث سوائے اسکے
کچھ نہین ہے کہ جسوقت فضیلت مآب اپنے جواب الجواب کو ختم فرماوین گے اور اونسے سوال
کیا جائے گا کہ اسقدر طول طویل تقریرین سے کسقدر حصہ ہمارے جواب سے تعلق رکھتا ہے
اور کتنا حصہ محض خارج از بحث و دور از مابہ النزاع ہے یا کل ایسا ہی ہے اور اگر کچھ حصہ جواب الجواب
سے تعلق رکھتا ہے تو وہ موافق قواعد مسلمہ حدیث کے کہ جن مین سے جنکی زیادہ ضرورت دیکھی گئی
تھی بطور تنبیہ کے بیان کردیے گئے تھے ہے یا نہین اور جواب الجواب اپنی زبان حال سے
حضرات حاضرین جلسہ سے جو گوش ہوش و سمع حق نیوش رکھتے ہونگے اپنے خارج از بحث و غیر
مطابق باصول و قواعد حدیث ہونے کو بیان کرنے لگے گا اوسوقت خوب سمجھتے ہین کہ اگر
انصاف سے کام لیا جائے گا اور شرط کے موافق عمل کیا جائے گا تو سوائے اسکے چارہ
نہوگا کہ اہل سنت کو اجازت دیجائے کہ وہ اَفْضَلُ الْبَشَرِ بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ بِالتَّحْقِیْقِ
قَاتِلُ الْکَفَرَةِ وَالزَّنَادِیْقِ اَبُوْبَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ورَضِیَ عَنِ اللّٰہِ کی خلافت حقہ کا

اثبات کسی آیۂ قرآنیہ سے کرین یا اونسے دست اندازی جزدوم کی اجازت طلب کیجائے
اور وہ تبرعاً و احساناً منظور کرلین اور پھر اگر اہل سنت نے خلافت صاحبِ رسول اللہ فی الغار
کی ثابت کردی اوسوقت وہ لوگ ایفاے عہد (تبدیل مذہب) کی درخواست کرین گے اور
پھر سخت مشکل پیش آجائے گی بخلاف اور صورتون کے کہ اوسمین اول تو ہمسے مطابقت وغیرہ
کا سوال کماحقہ نہین ہوسکتا اور اگر ہوا بھی اور ہمنے مطابقت ندی تو وہ ندامت پیش نہ آئیگی
جو بالمشافہہ مین پیش آنے والی تھی اور پھر اگر اہل سنت نے اپنے دعوے کو ثابت بھی کردیا
تو ہمسے ایفاے عہد کی درخواست پورے طور پر نہین کرسکین گے اور دوسری صورت یعنے
بالکتابہ مین بھی گو اسقدر اندیشہ نہین ہی لیکن بفحواے المکتوبُ نصفُ الملاقاۃِ وہ بھی
حکم مین بالمشافہہ کے ہی اس لیے وہ بھی قابل گریز ہی رہ گئین دونون اخیر کی صورتین یعنے
بذریعۂ اخبار و بذریعۂ کتاب سو وہ اسوجہ سے پسند خواطر دریا مقاطر ہین کہ اخبار مین شائع کرنے
مین حضرات نے چند منافع مختلفہ سوچے ہین از انجملہ یہ کہ پرچہ اخبار اکثر اوٹھین لوگون کے
ہاتھ مین جائیگا جو اس مناظرہ کی کیفیت پر علی الوجہ الوافی وقوف نہین رکھتے اور وہ لوگ
دیکھکر یہ سمجھین گے کہ شاید اس مناظرہ مین اہل سنت نے اپنے ائمہ و مجتہدین و علماے محدثین
و اسلاف متکلمین کی توثیق کی ہوگی اور اونکے مدائح نقل کیے ہونگے کہ جسکے ابطال مین حضرات
اہلِ تشیع نے اتنی طول طویل تقریر زیب رقم فرمائی ہی از انجملہ یہ کہ جسپرچہ مین جواب الجواب
چھپے گا اوسمین اوسکا رد نہین چھپ سکتا اور جب وہ بلا رد چھپے گا تو بیشک نا واقف
ناظرین سمجھین گے کہ یہ جواب بجواب مقبولۂ اہل سنت ہی اور اگر جواب الجواب پرچہ مابعد

مین چھپا بھی تو پرچہ متقدم اور متاخر بلکہ جوابات شواہد مین جو بطور کتاب کے زیر طبع ہین مطابقت دے کسکے پاس اسقدر وقت فضول ہی کوئی اسی مناظرہ کا ہو رہے تو ایسا کرے اور وہ لوگ بہت کم نکلین گے الا ماشاء اللہ۔ اور بذریعہ کتاب کے شائع کرنے مین بھی ان حضرات نے اسی قسم کے منافع بلکہ اس سے بھی زیادہ تصور فرمائے ہین لیکن ان اللہ المطلع

مُلتمس نو دیدہ سید محمد عبد الباری عفی عنہ

التماس ضروری بخدمت شریف جناب نواب مولوی مہدی حسین صاحب از جانب جناب مولوی محمد عبد الحکیم صاحب

مجمع الطاف بیکران مصدر خوبہاے فراوان عنایت و کرمفرماے بندہ جناب نواب مولوی مہدی حسن صاحب۔ نامۂ عنایت آپکے منتظم صاحب کا عین یوم و وقت مناظرہ مین پونہچا جس سے معلوم ہوا کہ آپ مناظرہ بالمشافہہ کرنے پر راضی نہین ہین اس لیے کہ اوسکو آپ ایک امر ناممکن (اقرار استدعاے ابتداے مناظرہ) پر محمول فرماتے ہین مہربان من آپ بھی خوب سمجھتے ہین کہ جس حالت مین مین نے استدعاے ابتداے مناظرہ نہین کی جسکا انکار میری جانب سے کتاب کارروائی مین درج ہی مین اوسکا کیونکر اقرار کر سکتا ہون کاش آپ استدعاے جواب الجواب کی فرمایش کرتے تو ہم اور ہمارے جمیع احباب بدل و جان استدعا کرنے کو موجود تھے اور ہین لیکن خیر چونکہ اب معلوم ہوتا ہی کہ آپ بالمشافہہ پر کسی طرح راضی نہونگے لہذا خدمت عالی مین التماس ہی کہ جواب الجواب تو آپنے اخبار مین دیدیا ہی اور بصورت کتاب بھی زیر طبع ہے

لیکن تقریر جزو دوم بھی اگر بذریعۂ کتابت رجسٹری کرا کر یا بلا رجسٹری بندے کے غریب خانہ پر ارسال فرماتے تو بعید عنایت قدیمانہ سے نہوتا اور امید الطاف سامی سے ہی کہ میرے اس التماس پر جسکا حق مجھے از روے مناظرہ پھونچتا ہی ضرور لحاظ فرماوین گے اور اگر کتابت مین بھی کچھہ اندیشہ ہو تو بذریعۂ اخبار یا بذریعۂ کتاب شائع فرماوین بہرحال تقریر جزو دوم ضرور زیب رقم فرماوین **عنایت فرماے من!!** تقریر جزو دوم کی گو کہ آپ مجاز نہ تھے اس لیے کہ وہ موقوف تھی ثبوت جزو اول پر لیکن ہم اسواسطے آپکو جزو دوم کی تقریر کی اجازت دیتے ہین کہ شاید آپ اوسکا استدلال کافی بہم پھونچا سکین اور وہ موافق ارشاد جناب مولوی شیخ فدا حسین صاحب اَحْرٰی بِالتَّمَذْهُبِ وَالْقُبُوْلِ ہو

الملتمس احقر کمینہ نیاز مند قدیم محمد عبد الحکیم غفرلہ الکریم

مرقومہ بست و نہم صفر سنہ ۱۳۱۳ ہجری

اب مین حضرات ناظرین سے التماس کرتا ہون کہ کیا آپ حضرات کو اسمین کچھہ بھی تامل ہو سکتا ہے کہ حضرات اہل تشیع نے جواب الجواب کے ندینے اور اہل سنت نے جواب الجواب کے مطالبہ مین کوئی دقیقہ اوٹھا بھی رکھا۔

خیال کرنے کی بات ہی کہ بعد اسکے اہل سنت نے اہل تشیع کے پیش فرمودہ شواہد کا جواب دیا ہی باہمی جلسہ کا اتفاق صرف تین مرتبہ ہوا تو اول مرتبہ یہ ہوا کہ حضرات نے ایک خطبہ طویلہ لکھنا شروع کیا کہ جو تخمیناً اس تختی مین چار ورق سے کم مین گنجایش نکریگا کہ جسمین بہت وقت کثیر صرف ہوگیا اور جسکی تحریر کی غرض بظاہر سواے اظہار لیاقت بنظر عوام دفع الوقتی

کے کچھ نہین معلوم ہوتی ع چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار۔ بعد اسکے جو کچھ قدر قلیل وقت باقی رہگیا تھا اوسمین ایک دوسرا قصہ چھیڑ دیا گیا اسی مین وقت برخاستگی جلسہ آگیا اور جلسہ برخاست ہوگیا اور اوسی دن سے تدابیر انقطاع جلسہ شروع ہوگئین یعنے وہ مکان کہ جسمین بامن وامان جلسہ ہوا کرتا تھا اوسکی نسبت یہ کہدیا گیا کہ صاحب مکان عذر کرتے ہین دوسرے مرتبہ مولوی محمد عبد الحکیم صاحب چونکہ بوجہ کسی ضرورت کے نہ تشریف لاسکے حسب قول اوستاد ؎ حیلہ جو را بہانہ بسیار۔ اوسدن اونکے نہ آنے کے بابت سوال وجواب رہے اور تمام وقت اسمین ضائع کیا گیا۔

تیسری مرتبہ اخبار کی بے محل یاد فرمائی گئی اور اسی مین تمام وقت ضائع ہوگیا پھر اسکے بعد والے جمعہ سے حضرات اہل تشیع نے شرکت جلسہ قطعاً موقوف ہی کردی اور اپنے زعم مین واسطے دفع خجالت کے اشتہارات کا سلسلہ جاری کیا بالآخر جب اوسمین بھی ناکامیابی ہوئی اور ان حضرات کے حیلہ ورزی وفرار اندیشی کالنہار اذا تجلے ہوگئی اوس بھی کنارہ جوئی فرمائی لیکن بعد انقطاع جلسہ باہمی ان حضرات نے اوس بے محل قصہ کو کہ جسکا نام جواب الجواب رکھا ہی اخبار آزاد مین طبع کرانا شروع کیا تین مرتبہ طبع کی نوبت آئی تھی کہ ایک ایسی تدبیر کی گئی کہ مدیر اخبار مذکور کو بھی اوسکے طبع سے دست کشی کرنا پڑی یعنے بجواب اطلاع ضروری ایک اشتہار مسمے باخری پیام شائع کیا گیا جسکے مشتہر کا نام عبد الرحیم ظاہر کیا گیا ہی جسکی تہذیب وشایستگی کو دیکھکر حسب قول اوستاد ؎ قیاس کن زگلستان من بہار مرا۔ مدیر اخبار نے قطعاً طبع جواب الجواب سے انکار کردیا۔

؎ یعنے لیفٹیننٹ جناب علامۂ دہلوی مولوی حیدر علی صاحب ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامداً و مصلیاً و مسلماً

جواب اشتہار مسمیٰ بہ آخری پیام

مین چاہتا تھا کہ جیسا کہ دیگر اشتہارات اہل تشیع کے ساتھ قولاً قولاً تعرض کیا گیا ہی ویسا ہی اس اشتہار کے بھی ہر ہر قول سے تعرض کرون اور اس کے بھی ہر ہر قول کی واقعیت یا عدم واقعیت سے حضرات ناظرین کو مطلع کردون لیکن چونکہ اسمین سوا‌ے تطویل لاطائل اور اطناب غیر ضروری کے اور کوئی فائدہ متصور نہ تھا اس لیے مین پیشتر اون بعض امور کے جواب کی طرف اجمالاً اشارہ کرتا ہون کہ جو از قبیل زوائد ہین اور جنکو اشتہارات اہل سنت سے تعلق نہین ہی بعد اسکے پھر اُن امور کے جواب کی طرف علی سبیل التفصیل متوجہ ہوتا ہون کہ جنکو اشتہارات اہل سنت سے کچھ بھی تعلق معلوم ہوتا ہی یا وہ اعذار باردہ کہ جنکو مشتہر صاحب نے دافع ندامت فرار وگریز تصور فرمایا ہی پس واضح ہو کہ مشتہر صاحب نے اس اشتہار مین اپنی دین ودیانت صدق وامانت سے خوب ہی کام لیا ہی اور اپنی تہذیب وراست گفتاری کے ثبوت مین کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا اور تاسیاً للاسلاف صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم وارضاہم پر بھی کچھ مطاعن کئے ہین بعض تو مفترا‌ے محض ہین اور بعض کے جوابات شافیہ متقدمین کی جانب سے بارہا ہو چکے ہین اور مشتہر صاحب مطاعن مین اسقدر محو ہو گئے ہین کہ بعض مطاعن غیر واردہ اور بعض فضائل ومحامد کو بھی مطاعن مین شمار کر لیا ہی سب سے پہلے مشتہر صاحب نے بابت انعقاد جلسۂ مناظرہ

جنکو اون کے جوابات دیکھنے منظور ہون تحفہ کے باب دہم کو ملاحظہ کرین۔۔

ایک طول طویل قصہ بیان کیا ہی اور جس درخواست کی نسبت دعوی کیا گیا تھا
کہ سید محمد ہادی صاحب کی معرفت اہلِ سُنت کی جانب سے دی گئی تھی اُسکی
نقل بھی درج کی ہی سو یہ نقل تو کسی طرح قابل اعتبار نہین ہی جبکہ اِن حضرات کا عجز
اُنکی اصل کے داخل کرنے سے ظاہر ہو چکا ہی[1] باقی رہے امور متعلق سبب مناظرہ سو اونکی نسبت مین کچھ نہین
کہہ سکتا اس لیے کہ میرے سامنے وہ واقعات نہین ہوئے البتہ جنکے سامنے کہ یہ سب
معاملات ہوئے ہین یعنی سید محمد ہادی صاحب وہ اِن واقعات کی تصدیق نہین کرتے
اور بعض بعض واقعات کہ جو مولوی محمد عبدالحکیم صاحب کے متعلق ہین اُنکی تصدیق مولویصاحب
موصوف بھی نہین کرتے بلکہ سید محمد ہادیصاحب و نیز مولویصاحب موصوف اس مناظرہ کے
انعقاد کا ایک دوسرا سبب بیان کرتے ہین کہ جو صدر کتاب مین مذکور ہو چکا
بعد اسکے مشتہر صاحب نے حضرات اہلِ تشیع کے شریک جلسہ نہونے اور مناظرہ نہ قبول
کرنے کے کچھ وجوہات بیان کیے ہین اور چند اعذار بارد پیش کیے ہین کہ جو مشتہر صاحب کے
گمان مین رافع خجالت فرار و ساتر عجز عن الجواب ہین اور جو گویا غرض اصلی اس
اشتہار کی ہین لیکن بحمد اللہ کہ اُن توجیہات غیر واقعیہ سے فرار و گریز مکمل ہو گیا اور اب

لہ جبکی غرض اصلی یہ ہی کہ کرانیوالے مناظرہ اہلِ سنت کی جانب منسوب کیجاوے اور اسکے ثبوت مین مشتہر صاحب نے ایک فقرہ مولوی عبدالحکیم صاحب کی تحریر کا بھی پیش کیا ہی جسکا نتیجہ یہ نکالا ہی کہ سید محمد ہادی صاحب کی استدعا کے بموجب مناظرہ قائم ہوا حالانکہ مطلب اوسکا یہ ہی کہ سید محمد ہادی صاحب نے مولوی عبدالحکیم صاحب کو قیام مناظرہ پر برانگیختہ کیا اور اپنی جانب سے اونکو تجویز کیا تہا کہ اہلِ تشیع کو بھی اونہین نے آمادہ مناظرہ کیا ہو ۱۲

۲ اور مشتہر صاحب نے جو یہ لکھا ہی کہ پہر اوسکے بعد کون جلسہ باہمی ہوا کہ جسمین درخواست پیش کیجاتی شاید مشتہر صاحب کو اطلاع کا وہ فقرہ یاد نہین رہا کہ جسکا مضمون یہ تھا منجملہ اسباب گریز کے ایک سبب یہ بھی ہی ۱۲

ہم لوگون کو ان حضرات کی گریز ثابت کرنے مین کسی دوسری دلیل کی حاجت نہ ہی بلکہ خود

انہین کا اشتہار برابر ہزار دلیل کے ہی ۵ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد؛

خلاصہ اُن سب توجیہات کا یہ ہی کہ ہملوگون نے جو شرکت جلسہ موقوف کر دی اور اہلِ سُنت

کا اپنے مکان پر آنا بھی جائز نہ رکھا تو اسکی یہ وجہ ہی کہ ہملوگون کو اہلِ سنت کی جانب سے

نقضِ امن کا خوف تھا اور ہم نہین چاہتے کہ شر و فساد کے پاس جاوین یا شر و فساد کو

اپنے یہان بلاوین اور تہلکہ مین پڑین اس لیے کہ اہلِ سنت کے یہان ہر زمانہ مین

جہاد جائز ہی اور ہم اپنی آنکھ سے دیکھ چکے ہین کہ اہلِ سُنت نے انگریزون پر جہاد

کر دیا تھا تو ہماری کب رعایت کرینگے کیونکہ ہملوگ تو اُنکے نزدیک یہود و نصاری سے بھی

بد تر ہین چنانچہ مشتہر صاحب کے فقرات سے کہ جو نقل کرتا ہون واضح ہی جسمین

شیعہ شریک ہونا بحیثیت ایک وفادار رعایا کے خلاف قانون اور اخلاق و تہذیب

کے سمجھتے ہین یا درکھنا چاہیے کہ شیعہ امن پسند حکومت انگلشیہ کے سایۂ عاطفت

مین بسر کر رہے ہین وہ کسی نوع سے اپنے کو شر و فساد کے پاس پہونچانا یا شر و فساد کو

اپنے پاس بلانا روا نہین رکھ سکتے اور پھر جس حالت مین کہ شیعہ اپنی آنکھ سے

دیکھ چکے ہین کہ ایسے ہی فتوون کی وسے سنہ ستاون مین انگریزون پر جو اہلِ کتاب

ہین اہلِ سُنت جہاد کر چکے ہین تو ہمپر کہ جو اُنکے نزدیک انگریزون سے بھی بد تر

ہین کب رعایت کرینگے پس ان جملہ عبارات سے یہ امر تو بہت اچھی طرح معلوم ہوتا ہی

کہ حضرات شیعہ عمداً شریک جلسہ نہین ہوئے اور نہ اہلِ سُنت کو اپنے مکان پر آنے دیا

۴۷ باقی ہے جلسہ مین کہ شیعہ نقضِ امن کا خوف ہے ۴۸ باقی ہے اہل سنت اور فتوے کے کہ جو شاہ صاحب نے سُنیون کے بارہ مین دیا ہے کہ یہود و نصاریٰ سے بد تر ہین

گومشتہر صاحب نے اُسکی وجہ یہ بیان کی ہی کہ ہمکو اہلِ سنت کی جانب سے نقص
امن کا خوف تھا اور بظاہر اِس وجہ کے پیدا کرنے مین مشتہر صاحب نے یہ نفع
بہت بڑا خیال کیا ہی کہ اصلی وجہ فرار کی نہ ظاہر ہو اور یہ نہ معلوم ہو کہ حضرات
شیعہ مناظرہ سے عاجز آگئے تھے لیکن مین پوچھتا ہون کہ اگر فی الواقع یہی باعث عدم
شرکت جلسہ کا تھا اور حضرات شیعہ کو جلسہ کرنا منظور ہی نہ تھا تو پیشتر ہی سے کیون
صاف صاف نہ کہدیا گیا کہ ہمکو تم لوگون کی جانب سے نقصِ امن کا خوف ہی ہم اب
مناظرہ نہ کرینگے اور بیفائدہ اسقدر خلاف واقع امور کیون بیان کئے گئے پیشتر
یہ کہا گیا کہ ہمکو اُس مکان مین گرمی معلوم ہوتی ہی ہمارے تجویز کردہ مکان مین آپ لوگ
آئیے تو مناظرہ ہوگا بعد اُسکے پھر اپنے مکان مین ہملوگون کو طلب فرمایا جب کہ ہملوگون
کو طلب فرمایا اور ہملوگون نے اِسکو بھی منظور کر لیا تو ایک نیا عذر پیدا کیا گیا
کہ استدعاے مناظرہ ہملوگونکی جانب کیون منسوب کی جاتی ہی ابتک وقتیکہ مولوی محمد عبدالحکیم
صاحب ایک درخواست جواب الجواب کے استدعا کی ندینگے اور اِس امر کا اقرار نکرینگے کہ استدعاے مناظرہ ہماری ہی
جانب سے ہوئی ہی اور دیگر حضرات جو اونکے ساتھ آوینگے وہ بھی اسی قسم کی درخواست ندینگے اُسوقت تک
ہم جواب الجواب دینا ضروری نہین سمجھتے ہین لیکن چونکہ یہ عذر عام لوگون کی نظر مین بھی کچھ
وقعت نہین رکھتا تھا اِس باعث سے اب یہ مضمون پیدا کیا گیا شعر

بھر رنگی کہ خواہی جامہ می پوش — من انداز قدت را می شناسم

مشتہر صاحب نے اِس اپنے بیان کی تصدیق مین ایک فقرہ اطلاع کا بھی

پیش کیا ہی جسکا مطلب یہ بیان فرمایا ہی کہ اہلِ سنت مع مجمع خطرناک منٹے آغا صاحب کے مکان پر آنا چاہتے تھے اور جتنے لوگ کہ نماز جمعہ مین شریک تھے وہ سب لوگ مولوی عبدالحکیم صاحب کے مکان پر جمع تھے اور وہ عبارت یہ ہی۔

حضرات یہان سے ہم سب لوگ بعد نماز جمعہ کے وقت معینہ پر مجتمع ہوکر مولوی عبدالحکیم صاحب کے مکان پر گئے اور عازم روانگی مکان منٹو آغا صاحب ہوئے کیون حضرات کیا اِس عبارت کا یہی مطلب ہی کہ جو مشتہر صاحب نے سمجھا ہی اور کیا بعد نماز جمعہ کے ہم سب لوگون کا کہ جو شرکاءِ جلسہ ہین مجتمع ہوکر آنا اِس امر کی دلیل ہو سکتا ہی کہ جتنے لوگ نماز جمعہ مین شریک تھے سب ہمراہ تھے اور طرفہ یہ ہی کہ مشتہر صاحب نے صرف اسی پر اکتفا نہین فرمائی بلکہ اپنا مشاہدہ بھی بیان فرمایا ہی کہ جب مین خط لیکر مولوی عبدالحکیم صاحب کے مکان پر گیا تو دیکھا کہ ایک خطرناک مجمع ہی حالانکہ صرف پانچ آدمی تھے۔

اور زیادہ تر لطیف یہ امر ہی کہ اسکے بعد مشتہر صاحب نے حضرات شیعہ کے فرار سے انکار فرمایا ہی اور یہ فرمایا ہی کہ اگر کہین سے حضرت حیدر کرار نے گریز کی ہوگی تو شیعہ بھی گریز کر سکتے ہین اور نہین تو نہین حالانکہ صدر مین مشتہر صاحب کے کلام سے یہ امر بخوبی ثابت ہو چکا کہ حضرات شیعہ کا عمداً جلسہ کو قطع کرنا خود معترفات حضرات شیعہ سے ہی معلوم نہین کہ اِس تناقض کا حل کس طور پر ہوگا۔

لیکن اِس صورت مین بھی حضرات شیعہ کی گریز بخوبی ثابت ہی اولاً اسلئے کہ حضرت مرتضی کرم اللہ وجہہ کے عدم گریز اور حضرات شیعہ کی عدم گریز مین ملازمت ممنوع ہی

اور ثانیاً اسلیے کہ حضرات شیعہ کی روایات سے جناب شیر خدا کی گریز خود حضرت فاطمہ
کی زبان مبارک سے ثابت ہی وَاَهْلُ الْبَيْتِ اَدْرٰى بِمَا فِيْهِ
چنانچہ حق الیقین مین ہی کہ حضرت فاطمہ نے حضرت مرتضیٰ کرم اللہ وجہ سے مخاطب
ہوکر فرمایا کہ ہمچو خائنان درخانہ گریختہ و مانند جنین دررحم پردہ نشین شدہ
بعد اسکے مشتہر صاحب نے لکھا ہی کہ حضرت ابوبکر کو جو قاتل الکفرۃ والزندیق ظاہر کیا ہی اوسکی بابت
ہم مولوی عبدالباری صاحب سے جو قائل ہین التماس کرتے ہین کہ جب سے حضرت ابوبکر
بت پرستی چھوڑکر مسلمان ہوئے ہین اونھون نے اپنے ہاتھ سے میدان جنگ مین مقابلہ کرکے کسیکو
قتل نہین کیا اور یہی میرا دعویٰ ہی اگر آپ اونکا ایک بھی ایسا مقتول بالتحقیق ثابت کردینگے
توہم اقرار کرتے ہین کہ پانچہزار نقد آپ کے نذر کرینگے۔ اسکی بابت مشتہر صاحب سے التماس ہی
کہ مولوی عبدالباری صاحب نے حضرت صدیق اکبرؓ کو قاتل الکفرۃ والزندیق بے شبہہ لکھا ہی
پس اگر آپ حضرت صدیق اکبرؓ کے قاتل الکفرۃ والزندیق ہونیکا ثبوت چاہتے ہین اور درصورت
ملنے اِس ثبوت کے پانچہزار نقد دینے کا وعدہ کرتے ہین تو بسم اللہ جلسۂ مناظرہ قائم کیجیے اور
اپنے یہان کے کسی عالم کو کہ جو لیاقت مناظرہ رکھتے ہون لیکر آئیے اور حضرت صدیق اکبرؓ کے
قاتل الکفرۃ والزندیق ہونیکا ثبوت لیجیے اور اپنا وعدہ نذر زر نقد وفا کیجیے اگر آپ اور آپکے
ہمخیال لوگ سچے ہین تو ضرور ایسا کیجئیگا ورنہ حیلہ وبہانہ نکالیگا اور جسقدر کہ مولوی
عبدالباری صاحب نے لکھا ہی اگر اوسکے علاوہ کسی اور بات کا ثبوت آپ چاہتے ہین تو
پیشتر کسی حکیم کے پاس قدم رنجہ فرماکر بیان فرمائیے کہ ایک شخص نے اپنی تحریر مین

ایک بات لکھی ہی مین نے اوس بات کو نقل کر کے اوس سے اوس بات کا ثبوت طلب
نہین کیا بلکہ ایک دوسری بات کا ثبوت طلب کیا ہی یہ بات بیان فرما کر اولسے سارٹیفکٹ
اپنے سلامت حواس کا حاصل فرما لیجیے بعد اوسکے کلام کیجیے اور جو آپ نے
حضرت صدیق کی نسبت لکھا ہی کہ بت پرستی چھوڑ کر مسلمان ہوئے تو اسکا
ثبوت بھی آپ پر واجب ہی کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
کبھی بت پرستی بھی کی ہی ورنہ بت پرستی چھوڑنے کے کیا معنے ہونگے
یہ تھی اس اشتہار کے بعض امور کی کیفیت اور اگر ہم اوسکے جملہ اقوال سے تعرض
کرتا تو غالبا دو تین جزو سے کم مین گنجایش نہوتی لہذا صرف اونہین امور کے جواب
کی طرف زیادہ تر توجہ کی گئی کہ جو مقصود اصلی اس اشتہار کے تھے۔

اسکے بعد مشتہر صاحب نے جملہ علماے اہلِ سنت کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا ہی کہ جن بزرگوار کو
خواہش ہو کہ آیات قرآنی سے خلافت بلافصل علی مرتضیٰ کی ثابت کیجائے تو شیعہ
ثابت کرنے کے لیے تیار ہین مگر وہ پہلے درخواست اپنے استدعا کی عدالت مین دین
اور لکھین کہ فلان شخص (یعنی مشتہر صاحب) ثابت کرنے کا وعدہ کرتا ہی مگر چاہتا ہی کہ
گورنمنٹ ہر قسم کے انتظام کی ذمہ دار ہوجاوے اور وہ صاحب ایک سارٹیفکٹ اپنی
نیک چلنی کا بھی داخل کرین اور ہکترین خلیقہ کو بھی مخاطب فرمایا ہی مشتہر صاحب نے
گو کہ یہ صرف واسطے رفع خجالت و دفع ندامت کے لکھا ہی اور فی الحقیقت اونکو یہ امر کسیطرح
منظور نہین ہی اسی لیے اسقدر قیودات غیر ضروریہ لگائے ہین اور خود بالذات مدعی

اثبات خلافت بلافصل ہین حالانکہ مشتہر صاحب خود بالذات کسیطرح اس کام کو نہین کرسکتے پس اگر اونکو
فی الواقع منظور ہی تو چشم ماروشن ودل ماشاد ہمتو اسی آواز پر کان لگائے ہین اِس امرکو صاف صاف
لکھین کہ مناظر کون صاحب ہونگے آیا جناب مولوی محمد حسین صاحب ہونگے یا اور کوئی صاحب بصورتیکہ مولوی محمد حسین صاحب نہونگے
تو مشتہر صاحب کو یہ امر بھی ضروری ہوگا کہ اپنے علماسے اونکے قابل مناظرہ ہونیکے تصدیق کراوین پس جن صاحب کے بحث کرنیکا ارادہ
رکھتے ہون اونکی تحریر اسی مضمون کی شایع کرین اور وہ بزرگ اپنے دستخط یا مہر سے اِس
مضمون کو لکھدین کہ جسوقت اِس قسم کی درخواست عدالت سے منظور ہو جاوے گی
تو مین بپابندی اصول مناظرہ خلافت بلافصل مرتضوی کو آیات قرآنیہ سے ثابت کرونگا
اور وقت پر کوئی حیلہ وبہانہ پیش نکرونگا اور یہ اشتہار کمترین خلیقہ کے پاس بھی
بھیجدین نہ مثل دیگر خفیہ اشتہار ونکے اہلِ سُنت کو دینے سے انکار کرین تو انشاءاللہ تعالیٰ
بعد شائع ہونے اِس تحریر کے سب سے پہلے جو درخواست کہ عدالت مین پیش ہوگی وہ بندہ ہی
کی درخواست ہوگی اور جبکہ مین سارٹیفکٹ اپنی نیک چلنی کا پیش کرچکونگا تو اُن صاحب پر بھی
ایسا سارٹیفکٹ پیش کرنا ضروری ہوگا بغیر اسکے صرف مشتہر صاحب کا لکھنا ہرگز قابل لحاظ نہین ہوسکتا
اور اگر اِس قسم کی تحریر اپنے یہانکے عالم کی مشتہر صاحب نے نہ شایع کی تو بالیقین سمجھا جاویگا کہ
مشتہر صاحب نے یہ عبارت صرف بغرض رفع خجالت لکھدی تھی اونکو مناظرہ منظور نہین تہا اور ایک مہینہ تک انتظار
اِس تحریر کا کیا جایگا اگر ایک مہینہ مین یہ تحریر نہ شائع ہوئی تو پھر اسطرف سے ایک اشتہار
اس مضمون کا شائع کیا جایگا کہ حضرات شیعہ کی طرفسے ایک اشتہار اس مضمون کا شائع
ہوا تھا لیکن جب ہم لوگ آمادہ ہوئے تو اونہون نے کچھہ خبر نہ لی۔ فقط

و نیز بذریعۂ اشتہار کے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم اوسکو بطور خود طبع کرا کر دینگے تو اس امید پر کہ شاید اوسمین کچھ حصہ بحث کے بھی متعلق ہو تو اوسکا جواب بھی لکھکر اسی رسالہ کے آخر مین منضم کر دیا جاوے اور اسی انتظار مین اس رسالہ کے طبع مین بھی تاخیر ہوئی لیکن ابھی تک اوسکا کچھ پتہ و نشان نہین ملا۔ ایک مرتبہ مجھے شیخ کلیم صاحب ملے مین نے اونسے دریافت کیا کہ کتاب کبتک ملے گی اونھون نے کہا کہ وہ طبع ہو رہی ہی تخمیناً چوبیس[۲۴] جزو طبع ہو چکے ہین مین نے پوچھا کہ وہ کس قدر ہی اونھون نے کہا کہ تخمیناً چالیس[۴۰] جز ہو گی لیکن مولوی عبد الباری صاحب سے اور منے آغا صاحب سے ملاقات ہوئی اونسے معلوم ہوا کہ یہ بالکل غلط ہی ابھی دو جزو بھی طبع نہین ہوے اور اتفاق سے اسی عرصہ مین مولوی محمد عبد الحکیم صاحب و مولوی سید مہدی حسین صاحب سے ملاقات ہو گئی مولوی عبد الحکیم صاحب نے اونسے جواب الجواب کا تذکرہ کیا جناب موصوف نے جواب دیا کہ ابھی وہ ویسا ہی پڑا ہوا ہی نوبت اوسکے دیکھنے کی نہین آتی غرضکہ مجبور ہو کر یہ ارادہ کیا گیا کہ اسقدر تقریر تو بالفعل طبع کر کے شائع کر دیجاوے اسلیے کہ شائقین کا انتظار حد کو پہونچ گیا ہی بعد اوسکے پھر اگر یہ حضرات اوسکو طبع کرا کر عنایت فرمائین گے تو انشاء اللہ جس قدر حصہ کہ بحث کے متعلق ہو گا اوسکا جواب لکھکر شائع کر دیا جائیگا لیکن مجھے اس بے محل قصہ کی نسبت کہ جسکا نام جواب الجواب رکھا گیا ہی بالفعل اس قدر لکھنا تو ضروری معلوم ہوتا ہی کہ اسکو بحث شان نزول سے کچھ بھی تعلق نہین ہی اور مثل اس شعر کے ہی ؎ چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا

یا مثل استفتاے مشہور کے کہ خشن وحسین ہر سہ

دختران معاویہ راجہ حکم ست اور اسکے ثبوت مین مجھے صرف اسی قدر لکھدینا کافی ہوگا کہ

جناب مولوی سید مہدی حسن صاحب کو حسب قاعدہ مناظرہ کیا کرنا چاہیے تھا اور اونھون نے کیا کیا

پس واضح ہو کہ اس مناظرہ مین جناب نواب مولوی مہدی حسن صاحب کا منصب مدعی کا ہی اور

یہان اونکے دو دعوی ہین اول یہ کہ آیہ کریمہ انما ولیکم اللہ الآیہ علی الاصح حضرت

علی کرم اللہ وجہہ کے حق مین نازل ہوئی ہی اور دیگر اقوال جو اس آیہ کریمہ کے شان نزول

کی بابت ہین وہ بالکل غیر صحیح وناقابل التفات ہین دوم یہ کہ اس آیہ وافی ہدایہ کے

الفاظ خلافت بلافصل مرتضوی پر صریحۃ الدلالۃ ہین لیکن تا حال اونھون نے صرف

دعوی اول کے ثبوت مین شاذونادر شواہد پیش فرمائے تھے۔

اور مولوی محمد عبد الحکیم صاحب کا منصب سائل کا ہی اس لیے کہ مدعی وہ ہی جس نے کسی حکم

کا بدلیل یا تنبیہ ثابت کرنا اپنے ذمہ واجب کر لیا ہو اور سائل وہ ہی کہ جسنے نفی حکم دعواے

مدعی اپنے ذمہ لیا ہو چنانچہ رسالہ شریفیہ متن رشیدیہ کی عبارت سے ظاہر ہی وہ عبارت

یہ ہی وَالسَّائِلُ مَنْ نَصَبَ نَفْسَهُ لِنَفْيِهِ۔

اور جناب مولوی مہدی حسین صاحب کیطرف سے دو قیاس بن سکتے ہین اول

کہ یہ روایات جو ہمنے پیش کین وہ منقول ہین کتب معتبرہ سے اور جو روایات کہ منقول

ہوتی ہین کتب معتبرہ [illegible] یہ روایات بھی واجب العمل ہین۔

دوسرا یہ کہ جو احادیث ہمنے پیش کی [illegible] سے اور جو احادیث کہ مروی

ہوتی ہین رجال معتبرین سے وہ واجب العمل ہوتی ہین پس یہ احادیث بھی واجب العمل ہین۔

اور مولوی محمد عبدالحکیم صاحب کی جانب سے قیاس اول کے صغری پر منع وارد ہوئی اور منع کہتے ہین طلب دلیل کو یعنے اسکی کیا دلیل ہی کہ جو روایات آپنے پیش فرمائے ہین منقول ہین کتب معتبرہ سے بلکہ اکثر کتب بوجہ غیر ملتزمہ الصحۃ ہونے کی غیر معتبر ہین چنانچہ بیان بھی کر دیا گیا ہی اور کلیت کبری پر بھی منع وارد ہوئی ہی یعنی اسکی کیا دلیل ہی کہ جو روایات کتب معتبرہ سے نقل کی جاوین وہ علی الاطلاق واجب العمل ہوا کرین خواہ سالم عن التعارض والشذوذ ہون یا نہین۔

اور قیاس ثانی کی بھی صغری پر منع وارد ہوئی ہی یعنے ہم تسلیم نہین کرتے کہ جو احادیث آپنے پیش کین وہ مروی ہین رجال معتبرین سے بلکہ اونمین فلان فلان راوی معلوم الجرح بھی ہین اور کلیت کبری پہ بھی منع وارد ہوئی ہی یعنے ہم یہ تسلیم نہین کرتے ہین کہ جو احادیث کہ مروی ہون رجال معتبرین سے وہ کلیۃ واجب العمل ہوا کرین خواہ محکوم علیہا بالصحۃ یا کسی کتاب ملتزم الصحۃ مین مذکور ہون یا نہین اور خواہ جامع دیگر شرائط صحت ہون یا نہین پس اسکے جواب مین جناب مولوی محمد حسین صاحب کو یہ چاہیے تھا کہ یا ان منعون کو دفع فرماتے یا ان منعون کو مسلم کرکے اپنے مدعی کے اثبات مین اگر اور دلائل موجود ہوتے تو پیش فرماتے اور اگر اور دلائل نہوتے تو اپنے دعوے کے عدم ثبوت کا اقرار فرماتے جیسا کہ قاعدہ مناظرہ کا ہی مین اس مقام پر نقل عبارت رشیدیہ پر اکتفا کرتا ہون اور وہ یہ ہے

مع السند او مجرداً عنہ فیجاب بابطال السند بعد اثبات التساوی باثبات المقدمۃ الممنوعۃ ویجوز الجواب بالتغییر او التحریر انتھی موضع الحاجۃ ملتقطاً لیکن افسوس اور سخت افسوس کہ جناب مولوی مہد حسین صاحب نے نہ تو حسب قاعدہ جواب الجواب ہی دیا اور نہ اون منوع کو تسلیم کیا بلکہ خلاف توقع اور خلاف داب مناظرہ یہ ضرور کیا کہ حدود مناظرہ سے خارج ہوکر خلاف ضابطہ بے محل حضرت استاذ البریہ صاحب المقامات العلیہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ العزیز پر چند بیجا و ناروا اتہامات اور اونکی کتاب مستطاب تحفہ اثنا عشری صانہا اللہ من مطالعۃ کل غبی وغوی پر کچھ غیر واقعی اعتراضات بجای جواب الجواب کے لکھوانا شروع کیے اور جناب مولوی حیدر علی صاحب مرحوم پر بھی کچھ ناروا بہتان کیے اور غضب تو یہ ہی کہ مناظر عالیمقام نے صرف اسی پر اکتفا نہین کی بلکہ ائمہ اربعہ وصحاح ستہ کے مجروحیت و بی اعتباری ثابت کرنے کا بھی بار اپنے ذمہ لیا ہی جس سے اہلسنت کو یہ کہنے کا پورا موقع ملا ؎ کہ فلان جز ہوس خام ندارد درسر۔ اور مجھے اس مقام پر اونکے خسر صاحب کا ایک مقولہ یاد آیا ہی جو لکھتا ہون۔ حضرت مخاطب با یراد شبہات نامسموع بر مسائل فروع اکتفا نکردہ دخل نامعقول در مسائل اصول ہم نمودہ ؎ تو کار زمین را نکو ساختی ٭ کہ با آسمان نیز پرداختی ٭ اور اس کے خارج از بحث ہونے کو جناب مولوی مہد حسین صاحب خود بھی تسلیم کرتے ہین چنانچہ جواب الجواب مین لکھا یا ہی کہ یہان پر بعض عام باتین بیان کرتا ہون کیون حضرات ناظرین کیا آپ کچھ بھی اسمین تردد کر سکتے ہین کہ بجای جواب الجواب کے

ایک اجنبی قصہ چھیڑنا اور عام باتین کہ جنکو بحث سے کچھ بھی تعلق نہو اونکا بے محل لانا حسب قاعدہ
مناظرہ سخت ممنوع ہی اور ایسے تذکرے چھیڑنے والے کے عجز و فرار و درماندگی و حیلہ جوئی
کی بہت قوی دلیل ہی اور اگر جناب مولوی مہدی حسن صاحب فرماوین کہ مین نے
اسکے بعد جواب تفصیلی لکھانیکا بھی وعدہ کیا تھا یہ تو صرف بعض امور کی نسبت کچھ مجملاً
بیان کیا گیا ہی تو مین بکمال ادب عرض کرونگا کہ کیون جناب مناظرہ کے درمیان عین
جواب کے وقت بعض عام باتین بیان کرنا اور تفصیلی جوابات کو آیندہ ایک غیر معین زمانہ
تک کے لیے اوٹھا رکھنا کس قاعدہ مناظرہ کا مقتضی ہی۔
کیا اصول مناظرہ ایسے ہی امور کی تعلیم کرتا ہی اور کیا عقل سلیم اسی کو مقتضی ہی کہ جب
ایک مناظر دوسرے مناظر کی کسی بات کا جواب دے تو بجاے اسکے کہ دوسرا مناظر اوسکے
جواب پر حسب قاعدہ لحاظ کرے یہ کہدے کہ اسوقت تو کچھ عام باتین بیان کرتا ہون
جواب تفصیلی پھر کبھی دونگا ولو فی الحشر بعد النشر اور یہ جو آپ فرماتے ہین کہ بعض
امور کی نسبت کچھ مجملاً بیان کیا گیا ہی تو جناب والا یہی نہین معلوم کہ وہ بعض امور کون سے
ہین کہ جنکی نسبت جناب نے اپنے خسر صاحب کے سرمایۂ عمری یعنی استقصاء عبقات سے
جستہ جستہ مضامین جرح و قدح کے نقل فرما کر پیش کیے اور اونکا نام بیان مجمل رکھا
اور اگر کوئی یہ کہے کہ جناب موصوف نے متکلمین اہل سنت کی روش اسواسطے بیان
فرمائی ہی تاکہ معلوم ہوجائے کہ متکلمین اہل سنت کا طریقۂ الزام اہل تشیع یہ تھا پس اہل تشیع
بھی اہلسنت کے الزام مین یہی طریقہ اختیار کرینگے اور ائمہ اربعہ اور صحاح ستہ پر اسواسطے

جرح کی ہی تاکہ معلوم ہو جائے جیسا کہ یہ جروح قابل اعتبار نہین ہین ویسا ہی یہ جرح
بھی کہ جو شواہد کے بعض بعض رجال کی نسبت لکھائے گئے ہین نامقبول غیر مسموع ہین
پس مین اول کے جواب مین صرف اسی قدر پر اکتفا کرون گا کہ قطع نظر اس سے کہ جناب
مولوی مہدی حسن صاحب نے بعد اون اعتراضات کے خود بھی فرمایا ہی لیکن ہم اسکو پسند نہین
نہین کرتے اور ان تمام باتون کو دلیل عجز سمجھتے ہین انتہیٰ۔
اولاً تو ان اعتراضات کی تسلیم ہی ممنوع ہی چنانچہ آیندہ معلوم ہو گا۔ اور ثانیاً بر تقدیر
تسلیم کے یعنے اگر بفرض محال یہ مان بھی لیا جائے کہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب اور
جناب مولوی حیدر علی صاحب بلکہ جمیع متکلمین اہل سنت کا طریقۂ الزام اہل تشیع بالکل
مجادلانہ و مکابرانہ تھا اور اونکی جملہ کتابین مشتمل افترا و کذب پر ہین بلکہ کوئی حرف بلکہ
کوئی نقطہ اوسمین راست نہین ہی تو مین یہ پوچھتا ہون کہ یہ کس قاعدۂ مناظرہ کا مقتضی ہے
اور کون ذی عقل اسکو جائز رکھہ سکتا ہی کہ جب کسی مسئلہ کی کسیکو تحقیق کرنا منظور ہو
تو وہ اون لوگون کی تقلید کرے کہ جنکو تحقیق سے کچھہ بہرہ نہین ہی اور رصد رصد کذب
وافترا ہین بلکہ اونکی تقلید کسی صورت سے جائز نہو گی اور ثانی کے جواب مین صرف اسیقدر
کافی ہی کہ ائمہ اربعہ و صحاح ستہ کے جروح پر قیاس کر کے شواہد کے رواۃ مجروحین
کی جرح کو بھی نامقبول و غیر معتبر کہدینا قیاس مع الفارق ہی اس لیے کہ اون جروحون
مین شرائط مقبولیت جرح مفقود ہین اور یہان وہ شرائط موجود ہین چنانچہ اگر حضرات
شیعہ کی طرف سے جواب الجواب طبع ہوا اور اوسمین اون رواۃ مجروحین کی توثیق ہوئی تو

لکھا یا جائیگا اور غالباً اگر جناب مولوی مہدی حسین صاحب اصول و قوانین جرح کو ملاحظہ

فرمالیتے اور جرح مقبول کو جرح نامقبول سے امتیاز دے لیتے تو جس قدر عبارت کہ

اس مقام پر لکھائی ہی ہرگز نہ لکھاتے وَلٰکِنِ الاَقْدَارُ قَدْ سَبَقَتْ وَقَدْ جَفَّ

الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اور عجائب توفیقات ایزدی سے یہ امر ہی کہ جناب مولوی مہدی حسین

صاحب جرح و جرح ائمہ اربعہ و جرح و جرح صحاح ستہ کا اہل سنت کے نزدیک نامقبول و غیر معتبر

ہونا خود بھی تسلیم فرماتے ہین چنانچہ جناب معصوف کی عبارت ہذا سے جو جواب الجواب مین

لکھائے ہین بخوبی واضح و عیان غیر محتاج بیان ہی وہی ہذہ - پس اگر ان حضرات علیہم السلام کو معتبر

نہ مانا جائیگا اور بمقابلہ اونکی مدح و توثیق کے اونکی جرح کا اعتبار کیا جائیگا تو مین اس

عرض کرنے پر مجبور رہون کہ جناب اگر ایسی جرح قابل اعتبار ہی تو بسم اللہ پہلے حضرات

ائمہ اربعہ کو نامعتبر تسلیم فرمائیے پھر صحاح ستہ کی بے اعتباری کا وثیقہ تحریر فرمائیے انتہی

پس ان بے محل نوحہ خوانیون کی بظاہر اسکے سوا کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی کہ جب جناب

والا اثبات شان نزول سے عاجز ہوئے اور جوابات اہل سنت کو کسی صورت سے

رد نکر سکے اور تسلیم کر لینے کی صورت مین بیخ کنی مذہب تشیع متصور تھی یعنے جس آیت

کو کہ حضرات شیعہ ادل دلیل خلافت بلافصل گمان فرماتے ہین اوسی کا وال علی المدعیٰ

ہونا باطل ہوا جاتا تھا ایک جمعہ کو تو یہ خارجی تقریرین بے موقع چھیڑ کر سرسری دفع الوقتی

کی گئی تاکہ جواب الجواب کا بھی نام ہو اور آئی ہوئی بلا بھی سر سے ٹلے اور دو جمعہ اون

تقریر [illegible] ہو [illegible] کہ [illegible] گیا [illegible] نہ نکیا ان کب تک چلتین

اور اہل سنت بالآخر سب کیفیت کھولدیتے اسلیے دو تین جمعہ کے بعد جلسہ ہی موقوف کر دیا گیا۔

ع رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت۔

پس اس جواب الجواب کا خارج از بحث وخلاف اصول مناظرہ ہونے کے علاوہ حضرات اہل تشیع کی عجز و درماندگی پر اول دلیل ہونا ایک ایسی بات ہی کہ ہر ذی فہم کے نزدیک مثل بدیہیات اولیات کے ہی لیکن مجھے خواص اہل سنت سے عموماً اور خواص اہل تشیع سے جنھین اللہ تعالی نے انصاف پسند طبیعتین اور حق وباطل پہچاننے والی نظرین عنایت فرمائی ہین کوئی اندیشہ نہین ہی مگر عوام اہل تشیع سے عموماً اور عوام اہل سنت سے جنھین کتب مناظرہ دیکھنے یا سننے کا کبھی اتفاق نہین ہوا اس امر کا اندیشہ ہی کہ شاید وہ لوگ یہ سمجھین کہ یہ اعتراضات گو کہ خارج از بحث وخلاف قاعدہ ہین لیکن شاید واقع مین صحیح ہون اور جناب شاہ عبدالعزیز صاحب نے معاذاللہ واقع مین یہ نیرنگیان اور افترا پردازیان کی ہون اور اونکی کتاب مستطاب تحفہ اثنا عشری صانہا اللہ من مطالعۃ کل غبی وغوی ایسی ہی ہو یا ائمہ اربعہ وصحاح ستہ فی الواقع مجروح ومقدوح ہون لہذا مجھے یہ امر بھی ضرور ہوا کہ اون کے اس شبہہ کو دفع کرون۔

پس واضح رہے کہ یہ جسقدر اعتراضات جناب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ العزیز پر کیے ہین کچھ نئے نہین ہین بلکہ یہ پُرانے قصہ ہین کہ جنکے جوابات دندان شکن بلکہ گردن زن کئی مرتبہ علماے اہل سنت کی جانب سے مل چکے ہین اور اکثر کتب کہ جو علماے اہل تشیع نے بجواب کتاب مستطاب تحفۂ اثنا عشری لکھی ہین مثل ذو الفقار وصوارم

وحسام کے علمائے اہل سنت نے رد بھی کر دی ہین اور یہ خروج اصل مبحث سے
بھی کچھ نیا نہین ہے بلکہ جب کبھی علمائے اہل تشیع کو علمائے اہل سنت سے اتفاق مناظرہ کا ہوا
اور اصل مبحث کے جواب دینے سے عاجز ہوے تو اسی طرح خارج از بحث تقریرین شروع
کر دین اور اسی طرح متکلمین سلف و بزرگان دین متین پر اعتراضات کرنا شروع کر دیے
لیکن علمائے اہل سنت نے شکر اللہ مساعیہم اون خارج از بحث تقاریر کے ہی جواب سے
پہلو تہی نفرمائی بالآخر جب ان حضرات کے مایہ و بساط بالکل ختم ہوگئی ناچار مجبور ہوکر مناظرہ
سے فارغخطی دیدی - اب اس مقام پر اوس مکتوب کی کہ مولوی حبیب علی صاحب شیعی نے
بنام نامی جناب مولوی دلدار علی صاحب مجتہد الزمان و العصر کے بھیجا تھا ازالۃ الغین سے
نقل کرتا ہون گو کہ تمامہ اوس مکتوب کا نقل کرنا خالی فائدہ سے نہ تھا لیکن بخیال اطناب
صرف جس مقام کی یہان ضرورت ہے اوسی پر اکتفا کرتا ہون (ازالۃ الغین صفحہ ۳۵ مکتوب
مولوی حبیب علی بنام مجتہد عنید) و نیز انچہ مولوی رشید الدین خان بجواب کتب جناب
قبلہ و کعبہ مغفور و مرحوم یعنے صوارم و حسام و ذو الفقار تحریر کردہ اند و جناب مرحوم مغفور
از تحریر جواب آن اعراض کردند و مناظر لسانی ہم منظور نفرمودہ بودند تحریر جواب آن ہم
واجب و لازم است کہ اکثر خواص و عوام اہل سنت برملا میگویند کہ ہنوز علمائے امامیہ
را از مذہب خود خبر نیست کہ جابجا بر صاحب تحفہ بانکاری پردازند و مولوی رشید الدین خان
بر نقل نمودن عبارات کتب امامیہ آن انکار را دفع کردہ و جہل و ناواقفی علمائے امامیہ
[illegible]

تمام کتاب نشد از تحریر جواب دیگر ابواب عجز علمائے امامیہ ظاہر می شود [illegible]

ومفتی محمد قلی کہ جواب چند ابواب تحفہ نوشتہ اند بران کمال مضحکہ نمودہ می گویند کہ از ہیچ جا دفع

تقریر صاحب تحفہ نیست بلکہ در دیگر ابواب مؤید قول صاحب تحفہ وہادم اصول امامیہ وحکیم مرزا محمد کاشمیری

وجناب قبلہ وکعبہ مرحوم ومغفور کہ جواب چند باب ارقام فرمودہ اند دران اکثر جا انکار ست

والحال کہ باسناد کتب امامیہ آن انکار رفع شد جملہ اجوبہ تحفہ کالعدم شدند معہذا مفتی محمد قلی

ونیز حکیم مرزا محمد کاشمیری مجیب پنج باب تحفہ از مناظرہ تحریری در مرتبہ ثانی وثالث از مولوی

رشید الدین خان عاجز آمدہ از مناظرہ دست بردار شدند وجناب قبلہ وکعبہ مرحوم ومغفور در مرتبہ

اولی از مناظرہ تحریری وہم از مناظرہ لسانی دست کشیدند اگر متوجہ آن قبلہ وکعبہ جواب اعتراضات

صوارم وحسام وذو الفقار کہ مولوی رشید الدین خان وارد کردہ اند انجام شود واین الزام

اہل سنت کہ علمای امامیہ ہنوز از مذہب خود واقف نیستند وبر کتب مذہب خود عبور ندارند

دوم از تحریر جواب تحفہ نیز مندفع شود موجب سرخروئی ما معتقدان ست۔

جو نتائج وفوائد کہ اس مکتوب سے حاصل ہوے ظاہر وبیشمار ہین منجملہ اوسکے یہ کہ جناب مولوی

رشید الدین خان صاحب نے جو جوابات کہ صوارم وحسام وذو الفقار کے لکھے ہین نہ مجتہد صاحب

نے اونکو رد کیا نہ حضرت رشید المتکلمین سے مناظرہ منظور فرمایا اسی باعث سے اہلسنت

اہل تشیع سے مضحکہ کرتے ہین اور جوابات تحفہ کو مایہ تضحیک سمجھتے ہین اور کہتے ہین کہ اسقدر

زمانہ تصنیف تحفہ کو گذرا لیکن ابتک پوری کتاب کا جواب اہل تشیع سے نہو سکا اور جسقدر

اور صاحب تحفہ قدس اللہ سرہ العزیز کے دعاوی کا انکار جو حکیم مرزا محمد کاشمیری اور مجتہد
جائسی نے کیا تھا خلاف اوسکا ظہور مین آیا پس جسوقت تک کہ حضرت رشید المتکلمین کے کتب کا
جواب نہ لکھا جائے گا یہ بات ثابت رہیگی کہ علمای اہل تشیع کو خود اپنے مذہب کی خبر نہین
ہی اور تحفہ کا جواب لکھنے کو مستعد ہین اب کچھ عبارت اوس مکتوب کے ازالۃ الغین سے
نقل کرتا ہون کہ جو مولوی حبیب علی صاحب نے بنام جناب مجتہد صاحب کے بجواب
اونکے مکتوب کے بھیجا ہی کہ جس سے یہ امر بخوبی ظاہر ہوگا کہ علمای مشاہیر امامیہ کو حضرت رشید المتکلمین
سے اتفاق مناظرہ کا ہوا لیکن کبھی ایک مسئلہ مین قائم نہین رہے یعنے جب اصل مسئلہ سے
عاجز ہوے امور خلاف بحث پیش کر دیے مگر حضرت رشید المتکلمین نے اون امور خارج از بحث
کے جواب سے بھی پہلو تہی نفرمائی اسی طرح جب اوس مسئلہ مین بھی سکوت ہوا اور دوسری
بحث چھیڑ دی وہکذا حتے کہ جب جمیع معلومات اون حضرات کے ختم ہوگئے مناظرہ ترک کردیا
چنانچہ حکیم بو علی اور مفتی محمد قلی اور حکیم مرزا محمد کاشمیری سے بھی ایسا ہی اتفاق ہوا اور
اونھون نے مناظرہ سے فارغخطی دیدی چنانچہ وہ فارغخطیان رشید المتکلمین کے پاس موجود
تھین اور یہ بھی امر ظاہر ہوگا کہ حضرت رشید المتکلمین صوارم و حسام و ذوالفقار کو بالکل ہیچ
و پوچ سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر مین ایک ورق کی تمہید لکھدون تو اوسکی استعداد سے
شرح جامی پڑھنے والا طالب علم ان تینون کتابون کا جواب بخوبی لکھہ سکتا ہی اور یہ بھی
فرماتے تھے کہ ذوالفقار و صوارم و حسام مین سوا ے فحش و ہذیان کے کچھہ جو صاحب تحفہ
قدس اللہ سرہ العزیز استدلال کے جواب ہونے کی صلاحیت رکھتا ہو ہرگز نہین ہے غیر ذالک من الفوائد

(ازالة العین جلدین اخیرین صفحه ۶۰ مکتوب مولوی حبیب علی صاحب بجواب مکتوب
مجتهد صاحب) و نیز گفتند که ازین قسم مناظرات هرچند دل سیر هستم که از جمله مشاهیر امامیه این
معامله بمیان آمده هرکسیکه دعوی علم و تبحر کرد ازو مباحثه و مناظره تحریری جاری ماند اگرچه
احدے از علماے امامیه گاہے یکسوئی یک مسئله نکرد یعنی هرگاه از اصل مسئله عاجز شدند
بتحریر امور خلاف مبحث خواهان جواب آن شدند ناگزیر باجوبه آن پرداخته شد تا عوام محمول
بر عجز مجیب نکنند و امامیه را جای سخن نماند بعد ازان هم از تسلیم آن تصریح و بخطای خود اقرار
نکرده خلاف مبحث بتحریر مطاعن وغیره مسائل که صدها جواب آن از متقدمین تحریر یافتند
پرداختند و بجنسه همان تقاریر را اعاده کردند ناچار در جواب آن هم کوتاهی نشد بارے که
از هر جنس کیسه آنها بالکل خالی شد عذر کردند که ازین قسم تحریرات هیچ فائده نیست
این امر را ترک کردیم چنانچه فارغخطیهای حکیم بوعلی و مفتی محمد قلی و حکیم مرزا محمد کاشمیری
وغیره برین دعوی گواه ست و هم می گویند که حال اعتراض جناب قبله و کعبه مرحوم و مغفور
از خط جناب مبرور موسومه مولوی عبد القادر واضح است باوجودیکه تا حال احدے در امامیه
لائق مناظره و قابل مباحثه بنظر نیامد بلکه جمله معاصرین و مناظرین بے علم و کم استعداد و ناواقف
از مسائل مذهب خود و مذهب غیر که استعداد فهم کلام و ادای جواب بخوبی نمیدارند میسر نشد
با این همه از همان قسم مردم هم پهلوتهی واقع نشد اگر جناب مجتهد مرحوم و مغفور را اراده
مباحثه و مناظره دینی توجه بطرف تحریر جواب بودے بموجب شرائطیکه جناب مبرور مرحوم
... کتب جناب ... ذوالفقار و صوارم حسام

طالب علم قطبی خوان نوشتن می تواند واز تمہید یکہ تحریرش زائد بر یک ورق نخواہد بود جملہ مطالب
این ہرسہ کتاب دفع می شوند وباستعانت آن تمہید تمامی تقاریر ہرسہ کتاب شرح ملا
خوان دفع کردن می تواند وجا بجا کہ جناب مبرور حوالہ کتاب عماد الاسلام می نمایند اگر
آن کتاب برای تحریر جواب فرستادہ شود آن زمان حال قوت ومتانت آن واضح خواہد شد
تاوقتیکہ در صندوق مقفل ست ثنا وتوصیف او چگونہ باور کردہ شود لیکن چنانکہ در
ذوالفقار وصوارم وحسام بجز فحش وسب وشتم وتقاریر یکہ خلاف داب شرافت دیگر
ہیچ نیست ومضمونیکہ ازان جواب استدلال صاحب تحفہ پیدا شود ناپیداست ہمچنان در
عماد الاسلام خواہد بود اور اس امر کا اقرار تو جناب مولوی حامد حسین صاحب بھی فرماتے
ہین کہ حضرت رشید المتکلمین نے جناب عزیز المتکلمین قدس سرہ العزیز پر جو اعتراضات کہ کیے
گئے تھے اونکا جواب بہت زور شور سے دیا ہی گو کہ اون اعتراضات غیر واردہ کو جناب
موصوف بباعث فرط تعصب وعناد کے لفظ اغلاط سے تعبیر فرماتے ہین چنانچہ استقصاء
کے حاشیہ صفحہ ۳۶ مین فرماتے ہین فاضل رشید تلمیذ رشید شاہ عبد العزیز دہلوی است
وحال او مستغنی از بیان در اصلاح اغلاط استاد خود آنقدر جہد وکوشش نمودہ کہ او
طوق عقیدتش در گردن انداختہ بکمال مدح وثنا وتوصیف واطراء او زبان می کشود
چنانچہ خود فاضل رشید در غرۃ الراشدین میفرماید چونکہ مراسلہ فقیر بخدمت مصنف مدظلہ
یعنی شاہ عبد العزیز رسید وشرف اصغای آنجناب یافت بمرتبہ تحسین فرمودند کہ این ناچیز
خود را لائق آن نمیداند لہذا مناسب نبود کہ تعرض بنقل آن نماید لیکن برای تزئین این

رساله بطریق تبرک چند فقره از آن [illegible]

که درین ایام جواب چند شبه معترض که بر تحفه اثنا عشریه درباب مسائل فقهیه نموده تحریر آن

فضائل مآب بسمع در آمد خیلے موجب انشراح خاطر و انبساط سامع و ناظر گردید تقریر شانی

با مراعات قاعده مناظره بعمل آورند جزاکم اللہ تعالی خیر الجزاء بلی اختیار دعای خیر از ته

دل برای اصلاح دنیا و آخرت و مزید درجات علم و عمل برای آن فضائل مآب جوشید

والمرجو من اللہ ان یقرنه بالقبول ببرکة الرسول والبتول وجعلک اللہ

کاسمک رشیداً فی الدین ورشیداً للمسلمین ونیز فرموده اند قدرے که نوشته اند بسیار خوب نوشته اند

جزاکم اللہ تعالی خیر الجزاء

اور علاوہ اسکے خود جناب مولوی حیدر علی صاحب نے جوابات تحفہ کو رد فرمایا ہی چنانچہ

طعن الرماح کا جواب دو جلد ضخیم مین لکھا ہی جسکا نام نقص الرماح رکھا ہی اور ذوالفقار

کا بھی جواب حامل المتن لکھا ہی جسکا نام صولۃ حیدریہ علی المجوس القدریہ رکھا ہی چنانچہ

اوسکے لکھنے کی حالت مین ازالۃ الغین مین فرماتے ہین ۔ اکنون مجتہد و برادرانش را

باید صولۃ حیدریہ علی المجوس القدریہ وغیر آن از بندہ طلب نمودن تا بزودی بہ تبییض

آن پردازم و این کتاب را موخر سازم کہ برین تقدیر بمرتبہ عیان خواہد رسید کہ این

کتاب لفظاً و معنیً حامل متن ذوالفقار درافع خرفشار گاوان بے سم و جمیع خران بے دم رست

برطور ایشان وقس علی ہذا کتب دیگر از مولفات من ۔ اور ضربت حیدریہ کا جواب

واگر مجتہد ممقام میخواہد کہ عیاناً بہ بیند بارے ضرورست مقالات صاعقہ حسامیہ را کہ
کہ وضربہ حیدریہ است از من خواستن وشل اعور دجال لعنوز نگریستن کہ حامل متن ا سیت
یالموافق پندار حاملین اسفار۔ اور صوارم کا ایک رد جناب مولانا سیف اللہ بن
اسد اللہ ملتانی نے بھی کیا ہی جسکا نام تنبیہ السفیہ ہی اور اوسکو جناب مولوی حیدر علے
صاحب نے بذریعۂ غلام حیدر صاحب بہادر کاکوروی کے جناب مجتہد صاحب کے
پاس بھیجا بھی تھا چنانچہ اسی کتاب کے صفحۂ ۷۵ مین اسکا ذکر بھی فرمایا ہی اور نیز
اس کتاب ازالۃ الغین مین بھی چند اعتراضات کو جناب صاحب تحفہ قدس اللہ
سرہ العزیز سے دفع کیا ہی اور ایک دو اعتراضات کا جواب منتہی الکلام مین بھی دیا ہی پس
جسکو ان اعتراضات کا جواب مطلوب ہو کتب مذکورۂ بالا کی طرف رجوع کرے
اور جروح ائمۂ اربعہ پس باوجود اسکے کہ جناب مولوی مہدی حسن صاحب کے کلام سے
خود واضح ہی کہ یہ جروح اہل سنت کی مقبولہ نہین ہین کوئی جرح اور کوئی اعتراض ویسا
ایسا نہین ہی کہ متقدمین نے اوسکو بے جواب باقی رکھا ہو بلکہ ایک ایک اعتراض کے
متعدد جوابات شافیہ وکافیہ دیے ہین اور بعض بعض اعتراضات کے جواب مین
ایک ایک رسالہ مستقل بھی لکھدیا ہی مثل رسالہ رد صلوۃ قفّال مصنفۂ ابو القاسم
بن عبد العلیم قرتبی حنفی اور رسالہ رد صلوۃ قفّال مصنفۂ عبد النبی گنگوہی کے پس
جس کو ان حضرات کے مثالب کے جوابات دیکھنا منظور ہون انہین حضرات کے
کتب مناقب کو دیکھے مثل معدن الیواقیت الملتمعہ فی مناقب الائمۃ الاربعہ وحلیۃ الاولیاء

وتبیض الصحیفہ فی مناقب ابی حنیفہ وخیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم
ابی حنیفۃ النعمان وغیر ذلک من الزبر والدفاتر التی الفہا اجلۃ المحدثین والاکابر
اور بحمد اللہ جیساکہ امام اعظم رحمہ اللہ کی جروح کو کثیر بیان فرمایا ہی ویسا ہی اونکے
جوابات بھی بکثرت ہین چنانچہ اکثر اعتراضات کے جواب جناب مولانا عبد الحی صاحب
نور اللہ مرقدہ کی تصانیف مین بھی موجود ہین اور جروح صحاح ستہ پس وہ باوصف
اسکے کہ جناب مولوی مہدی حسن صاحب کے کلام سے اونکا بھی نامقبول وغیر معتبر ہونا
واضح ہوچکا ہی دو حال سے خالی نہین یا اونکے جروح باعتبار اونکے جامعین کے ہین
تو اونکا جواب اونہین قواعد سے دیدیا جائیگا کہ جن قاعدون سے ائمہ اربعہ رح کے
جروح کا جواب متقدمین نے دیدیا ہی اور یا اونکے جروح باعتبار اونکی رواۃ کے ہین
تو غیر صحیحین مین بعض بعض حدیث کا ضعیف بلکہ موضوع ہونا خود مسلمات اہل سنت سے
ہی اور صحیحین مین سوائے احادیث منتقد فیہا کے کہ اونکی تعداد دو سو دس (۲۱۰) حدیث تک
پہونچتی ہی اور کسی حدیث پر کسیطرح جرح نہین ہوسکتی اور اون احادیث منتقدہ کا بھی
جواب دیدیا گیا ہی اور اون مین بھی کوئی ایسی جرح نہین ہی کہ جو صحیحین کی جلالت
شان کی قادح ہو چنانچہ صحیح بخاری کے جروح کے جواب مین صرف مقدمہ فتح الباری کافی ہی
باقی رہے وہ اعتراضات کہ جو جناب مولوی حیدر علی صاحب تغمدہ اللہ بغفرانہ پر کیے گئے ہین سو
اونکی کیفیت یہ ہی کہ استقصا کا جواب لکھا گیا ہی جسکو ابو الاسلام مولوی محمد اسحاق

انشاءاللہ اون سب اعتراضات کا بیخ وبن سے قانع ہو گا بلکہ ائمہ اربعہ صحاح ستہ
کی جروح کا جواب بھی اوسمین بخوبی ملجائیگا اور غالباً حضرت استاذ البریہ کے
اعتراضات کا جواب بھی اوسمین ہو یہ تھی کیفیت اون خارج از بحث تحریرون اور
بیمحل غیر مسموع تقریرون کی کہ جنکو اِن حضرات نے عین جواب الجواب کے وقت
خلاف قاعدہ مناظرہ اور خلاف مقتضای عقل سلیم واسطے دفع الوقتی کے لکھا یا تھا
جنکو دیکھکر ہر ذی فہم وانصاف دوست کہہ سکتا ہی کہ حضرات شیعہ نے بہت
لطائف الحیل اور نہایت حکمت عملی سے مناظرہ سے گریز فرمائی اور جواب دینے سے پہلوتہی کی
اور کیا کوئی شخص یہ خیال کرسکتا ہی کہ اگر ہم لوگ چاہتے تو اِن حضرات کے متکلمین
وعلماے مجتہدین وکتب اربعہ پر اعتراضات نہ کرسکتے نہین تومین جانتا ہون کہ کسی
ذی علم کے زبان انصاف سے نہ نکلیگی بلکہ اِن حضرات کے اعتراضات کے بطلان
وسخافت اور مرۃ بعد اولی پادرہوا ہونے کی کیفیت باوجود اسکے کہ وہ اعتراضات
کچھ اِن حضرات کی تیزی طبع اور تتبع واستقرا کا نتیجہ نہین ہین اونکے جوابات متعددہ
شافیہ کافیہ کے دیکھنے والون پر کالنور علی قلل الطور ہے اور بحمد اللہ جو اعتراضات
کہ اِس جانب سے کئے جاتے وہ اکثر تو اپنے ہی مطالعہ ناقص کا نتیجہ ہوتے
اور اگر دیگر بزرگان سے قطع نظر کرکے افضل المتکلمین والمحدثین عمدۃ المجتہدین
المتقدمین والمتاخرین المشہور بطنطنۃ الفضل بین لابتی المشرقین سیدہم الاجل
جناب مولوی حامد حسین صاحب ہی کی کچھہ مختصر کیفیت بیان کی جاتی اور انہین کے

کتب شریفہ اور زبر لطیفہ یعنی عبقات و استقصاء کے کچھ اجمالی حالات تحریر
مین آتے تو لاریب کہ اوسکے سُننے اور دیکھنے سے ان حضرات پر فسحت زمین
و آسمان تنگ ہو جاتی اور سوا ے سر بگریبان ہونے کے کوئی دوسرا جواب نہ ملتا
اور جن حضرات نے کہ ورق کے ورق اون کتب کی مدح و ثنا مین سیاہ کیے تھے
جیساکہ ناظرین سواطع الانوار پر مخفی نہین ہی اونکو سوا ے اسکے کہ ایک وثیقہ
اِن کتب کی مردودیت و بے اعتباری کا تحریر فرمائین کوئی چارۂ کار نہوتا مگر
ہملوگون نے صرف اِسی خیال سے کہ ایک مبحث خاص کے اندر اجنبی تذکرہ
عمرو زید کا چھیڑنا کہ جسکو اوس مبحث سے کچھ بھی تعلق نہو اور حدود مناظرہ سے
خارج ہونا عین فرار و گریز ہی ایسا نہین کیا تھا اور اسوقت بھی یہ خیال نہ تھا مگر
چونکہ مین سمجھتا ہون کہ شاید میرے اِس کلام کی تصدیق مین حضرات شیعہ کو
پورا پورا تامل و تردد ہو اور وہ لوگ خیال کرین کہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ اتنا بڑا
علامہ اور ایسی فاش غلطیان کرے کہ جنکے جواب مین ہمکو سوا ے سر بگریبان
ہونے کے اور کوئی چارۂ کار نظر نہ آوے لہذا مین بغرض شہادت صرف
دو ایک مقام کی کیفیت بیان کرتا ہون ناظرین بغور ملاحظہ فرماوین جناب
مولوی صاحب موصوف کا اکثر یہ قاعدہ ہی کہ کسی امر کی نسبت کتب اہلِ حق سے
ثابت کرنیکا دعوی فرماکر کتب اہلِ حق سے عبارت نقل فرماتے ہین اور اوسکا
مطلب اپنے مدعا کے موافق بیان فرماکر بہت اظہار فرح و سرور فرماتے ہین

جناب مولوی صاحب اون کتابون کو علماے اعلام شیعہ مین سے ایک سے دوسرے کی تصنیف سمجھتے ہین

اور عوام کے فریب دہی کے واسطے فرماتے ہین کہ یہ عبارت اس مدعا پر نص صریح ہی حالانکہ جو شخص کہ ذرا بھی عبارت عربی سمجھنے کی قوت رکہتا ہوگا وہ کسیطرح اوس عبارت سے اوس مضمون کو اخذ نکریگا چنانچہ استقصار کی مبحث تحریف قرآن مین کہ جسکو اس کتاب کی بسم اللہ کہنا چاہیے اور جسمین مولویصاحب ممدوح نے روایات اہلِ حق سے اثبات وقوع نقصان و خذف و اسقاط و تبدیل و تحریف قرآن کا دعوی فرمایا ہی چند روایتین نقل فرماکر جنکی عبارت یہ ہی لَمَّا کَتَبَ عُثْمَانُ الْمَصَاحِفَ لَمْ یَقْدِرْ اِلَّا عَلٰی مَا ھُوَ الْاٰنَ رقم فرماتے ہین این روایات نص صریح است برانیکہ در سورۂ احزاب بزمان جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم دو صد آیہ بود و ہرگاہ حضرت عثمانؓ جمع مصاحف نمودند از آن ہمین قدر کہ در قرآن موجود ست نوشتند و باقی را ساقط فرمودند اب ناظرین ملاحظہ فرماوین کہ باقی را ساقط فرمودند یہ کس لفظ کا ترجمہ ہی اور روایات مذکورہ کے کس لفظ سے اسقاط کا مفہوم مستفاد ہوتا ہی کہ جسکی نسبت مولویصاحب موصوف فرماتے ہین کہ نص صریح است کیا لفظ لم یقدر کا ترجمہ یہ ہی کہ ساقط فرمودند پس بڑا تعجب ہی کہ جو شخص معمولی الفاظ کے ترجمہ مین غلطی کرے اور پہر اوسکو دعوی ہو کہ منتہی الکلام کا جواب لکہا استغفر اللہ اور اگر عمداً واسطے فریب دہی عوام کے یہ فعل کیا تو ایسے شخص کے اقوال پر کیا اعتماد ہوسکتا ہی اور اوسکی تصانیف کیونکر قابل لحاظ ہوسکتی ہین اور یہی باعث ہی کہ جو علماے اہلِ سنت مولویصاحب ممدوح کے ان مزخرفات کے جواب کیطرف متوجہ نہین ہوتے

اور نقل عبارت مین بھی اکثر خیانت فرماتے ہین اور یہ تو ایک ادنی سا کام ہی
کہ جس قدر عبارت کو کہ مفید مدعا پاتے ہین نقل فرماتے ہین اور باقی کو کہ جو مبطل
مدعا ہی ترک فرما دیتے ہین اور کاش کہ مولویصاحب نے یہ امور صرف اونہین کتب کی
نقل عبارت مین کئے ہوتے کہ جو کمیاب و نادر الوجود نہ سہی تو اسقدر کثیر الوجود
بھی نہوتین چنانچہ اسی کتاب کے مبحث احادیث مذمت ولد الزنا مین جہان
کہ عبدالکریم بن ابی المخارق کی توثیق کاشف سے نقل کی ہی وہان صرف
اسیقدر عبارت لکھی ہی عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ الْبَصْرِيُّ أَبُو أُمَيَّةَ
الْمُؤَدِّبُ عَنْ أَنَسٍ وَالْحَارِثِ الْأَعْوَرِ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَنْهُ
مَالِكٌ وَالسُّفْيَانَانِ مِنْ أَعْيَانِ التَّابِعِينَ اور اسکے بعد کی عبارت کہ جو
بالکل منافی مدعا تھی ترک فرما دی ہی چنانچہ وہ عبارت یہ ہی ضَعَّفَهُ
أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ اور اسی مبحث مین جہان کہ ابو اسرائیل ملائی کی توثیق تقریب سے
نقل کی ہی صرف اسیقدر عبارت لکھی ہی إِسْمٰعِيلُ بْنُ خَلِيفَةَ الْعَبْسِيُّ
بِالْمُوَحَّدَةِ أَبُو إِسْرَائِيلَ الْمُلَائِيُّ الْكُوفِيُّ مَعْرُوفٌ بِكُنْيَتِهِ وَقِيلَ اسْمُهُ
عَبْدُ الْعَزِيزِ صَدُوقٌ اور اسکے بعد کی عبارت کہ جو ہادم مدعا تھی بالکل ترک
فرما دی ہی چنانچہ وہ عبارت یہ ہی سَيِّئُ الْحِفْظِ نُسِبَ إِلَى الْغُلُوِّ فِي التَّشَيُّعِ
پس جب ایسی مشہور و معروف کتاب کی نقل عبارت مین یہ تصرف فرمایا
جاتا ہی تو اور دوسری کتابون کی نقل عبارت پر کہ جن کتب کے نام سے بھی

لوگ واقف نہین ہین کیونکر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ اور جناب مولوی صاحب موصوف کی دوسری کتاب یعنی عبقات الانوار ان امور مین استقصار سے بدرجہا بڑھی ہوئی ہے بنابر تمثیل ایک شاہد پر اکتفا کرتا ہون فان الغرفۃ تنبی عن الغدیر والقذ یدل علی الکثیر کتاب مذکور اخیر جلد حدیث غدیر صفحہ ۱۸۴ کو ملاحظہ فرمایئے کہ مولوی صاحب موصوف اَلَسْتُ اَوْلیٰ بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ کو جملہ خبریہ لکھتے ہین عبارت اونکی یہ ہے اما صدر حدیث پس آن ہم جملہ خبریہ است انتہت اور یہ احتمال نہین ہو سکتا کہ صدر حدیث معلوم نہین کون جملہ ہے یہ کہان سے ثابت ہوا کہ صدر حدیث سے مراد اونکی جملہ اَلَسْتُ اَوْلیٰ بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ ہی اسلیے کہ مولوی صاحب ممدوح اس سطر جسکی عبارت نقل کی گئی چار سطر قبل فرماتے ہین و صدر حدیث غدیر یعنی قول آنحضرت اَلَسْتُ اَوْلیٰ بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ حالانکہ اگر نحو میر خوان سے بھی پوچھا جاے کہ اَلَسْتُ اَوْلیٰ بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ کیا ہے تو یہی جواب دیگا کہ جملہ انشائیہ ہے اور اگر اوسکے سامنے اسکے جملہ خبریہ ہونیکو بیان کیا جائے تو بے تامل گویندہ کو جاہل مطلق بتائیگا اور کہیگا کہ کیا جناب آپ کو یہ بھی نہین معلوم کہ اَلَسْتُ اَوْلیٰ بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ جملہ استفہامیہ ہے اور استفہام صدق و کذب کا احتمال نہین رکھتا اور جز مین یہ امر ضروری ہے اور یہ تقریر کچھ تصوری نہین بلکہ ایک طالب العلم نحو میر خوان سے جو راقم کے پاس آمد و رفت رکھتے ہین اس جملہ کی نسبت پوچھا تھا انہون نے یہی بیان کیا مکرر یہ کہ صرف اونہین ایک دو شاہد پر اکتفا کی کہ جنکی خطای فاحش و غلط صریح ہونیکا کوئی مجادل بھی انکار نہین کر سکتا اسلیے کہ اگر صرف اونہین امور کی فہرست لکھی جاوے جن امور پر یہ دونون کتابین مبنی ہین اور پھر اونکا فساد و بطلان واضح کیا جائے اور شواہد اور امثلہ کا نام تک نہ لیا جاوے تو ایک رسالہ مستقل اسی کیواسطے لکھنا چاہیے فقط

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِاَسَاتِذَتِیْ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

اِنَّکَ سَمِیْعٌ مُجِیْبُ الدَّعَوَاتِ

فہرست مضامین کتاب نصرت غیبیہ

معذرت ۔ حال اغلاط کاتبین و نظر اندازی مصححین معلوم ہی لہذا ناظرین کی خدمت میں گذارش ہی کہ طالب قرائن صحیحہ ہین اور اس معذرت کو قبول فرماوین۔

واضح ہو کہ کتاب ہذا حسب فرمایش خاص مولف طبع کی گئی ہی حق تالیف محفوظ ہی جن صاحب کو مطلوب ہو بارسال قیمت [illegible] حسب نشانات مندرجہ طلب فرمائین

مائدۂ رحمت منان معروف بخوان نعمت کلان - ناظرین یہ نو تالیف جدید رسالہ جو انواع و اقسام کے کھانون اور پوری پکوان اور شیرینی اور حلوا اور تمام متعارف عمدہ اور اعلی و ادنی و اوسط ہر قسم کے طعام وغیرہ کی نہایت صحیح اور عمدہ ترکیب مین اس فن کے اعلے درجے کے کاریگرون سے دریافت کرکے لکھا گیا ہی اور روسا و امرا کے ملاحظے کے لائق بلکہ اس قابل ہی کہ تمام شائقین کے یہان اسکا ایک نسخہ ضرور رہنا چاہیے بنظر کفایت خریداران قیمت فی جلد (عہ/)

تشریح الاجسام - فن جراحی مین تمام قسم کے پھوڑے اور پھنسیون کے علاج مین مع تصویر ہر مرض نہایت ہی جامع کتاب ہی - قیمت فی جلد ... ... (۸/)

فتوح الشام جسمین مجاہدین اسلام کی معرکہ آرائیان اور ہرقل شاہ روم سے مقابلہ اور افواج روم و شام سے مجادلہ اور فتح و نصرت اسلام کے حالات مرقوم ہین - قیمت (عہ/)

میزان الادویہ جسمین دواؤن کے مرکب کرنے اور مقدار شربت اور کیفیت کے درجے جاننے اور نکالنے کا بیان ہی - قیمت (۱/)

تفریح الخاطر کا اردو ترجمہ - قیمت - (۸/)

جواہر الحروف - خواص حروف مین جامع کتاب ہی جسمین شرائط اعمال اور خواص حروف مفرد و مرکب اور افسون بنانے کے قواعد اور انکی تاثیرین اور استخراج نام موکل کے طریقے نہایت آسان طور سے مندرج ہین قیمت (۲/)

شرح کلام ربانی - با حضرت سید محی الدین جیلانی فن تصوف مین عمدہ رسالہ ہی قیمت (سعہ/)

تفریح الاذکیا - فی احوال الانبیا قیمت (للعہ/)

شفاء الامراض اردو - مولفہ جناب حکیم نور کریم صاحب دریابادی جو علم طب کے بڑے استاد کامل تھے اسمین طریق تشخیص و علاج امراض و تشریح جملہ اعضا نہایت تفصیل سے مندرج ہی - قیمت ... ... (عہ/)

مجموعۂ فرسنامہ جدید جسمین چار رسالے شامل ہین تعریف الخیل تدبیر الخیل علاج الخیل مفید الخیل قیمت ۸/

تدبیر العلاج - یونانی اور بیدک دونون کے کلیات اور مفردات و مرکبات اور معالجات و امور ضروری متعلق طب کا نادر مجموعہ ہی تمام اعضا کے امراض مین ہر عضو کی تشریح مفصل لکھی ہی فن طب مین بے مثل ہی - قیمت - (عہ/)

تریاق اعظم حکیم مرزا محمد علی صاحب و حکیم میر محمد صاحب مرتعش و جناب حکیم علی حسین صاحب و جناب حکیم کاظم علی صاحب برد اللہ مضجعہم کے مجربات اور مطب کے نسخون کا مجموعہ ہی جو طلبا کے لیے نہایت عمدہ دستور العمل ہی اور نہایت کار آمد ہی - قیمت - (عہ/)

تریاق اعظم حصۂ دوم - یہ رسالہ حکیم سید محمد خان صاحب مرحوم موہانی کے مطب کے عمدہ نسخون کا مجموعہ ہی جسے مصنف نے نہایت کوشش سے جمع کیا ہی - قیمت - .. (۸/)

احسن الطلسمات - فن طلسم مین یہ ایسی نایاب کتاب ہی جسمین تعریف طلسم اور علم طلسم اور شرائط کواکب و تجویزات متعلقہ طلسم اور منازل قمر اور منسوبات کواکب وغیرہ کے علاوہ ۵ طلسم ایسے مندرج ہین جو حصول جملہ مقاصد کے لیے عاملین کے نزدیک نہایت مجرب آزمودہ ہین - قیمت (۸/)

اسرار الجفر مع رسالہ انوار القمرین جفر کی معتبر کتاب ہی جسمین دو سو چھیاسی عمل تمام مقاصد کے لیے آیات قرانی سے استخراج کرکے علامہ نصیر الدین طوسی نے جمع فرمائے ہین اور انوار القمرین مین عاملین کا یہ مجرب آزمودہ نقوش ہر مطلب کے لیے مندرج ہین - قیمت .. .. (۸/)

معین العلاج جسکے دیکھنے سے طلبا کو نسخہ نویسی مین مدد کافی ملسکتی ہی اسکے مولف جناب حکیم محمد عبد الحکیم صاحب لکھنوی نے نہایت کوشش سے ہر درجے کی دوائین اور ادویہ مخصوصہ اعضا و امراض کتب معتبرہ سے اقتباس کرکے علیحدہ علیحدہ کر دیے ہین تاکہ طلبا کو اس فہرست واجب الحفظ کے ملاحظہ سے نسخہ نویسی مین معطے او ادویہ مخصوصہ کی تلاش کرنے یا مطب اطبا نامی سے اقتباس کرنے کی ضرورت نہ ہے اور آخر مین مصطلحات ادویہ کا ایک جداگانہ نقشہ درج کیا ہی - قیمت .. (۸/)

ترجمۂ فصوص الحکم یہ کتاب لاجواب عربی زبان مین حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کی تالیفات سے ہی اور ہمیشہ اولیا اللہ کی تدریس مین رہی ہی اسمین پہلے حضرت مولف کے حالات لکھے ہین پھر اللہ تعالی کے اسما و صفات کا بیان ہی پھر اصل کتاب کا اردو ترجمہ ہی اور اسمین ایک مقدمہ ہی پھر بارہ فصلین ہین اور اسکے فصوص کا ذکر ہی قیمت (عسہ/)

اعلان
واجب الاذعان

حضرات

ناظرین کی خدمت مین معروض ہی
کہ رسالۂ ہذا کو راقم نے بسعی و کوشش
و صرف زر کثیر طبع کرایا ہی لہذا کوئی صاحب
قصد طبع نفرمائین بغرض نفع معرض نقصان
مین نہ آوین ہان جسقدر جلدین مطلوب ہون راقم سے
یا مالک مطبع ہذا یا شیخ فیض بخش صاحب
تاجر چکن واقع گلی پارچہ سے
طلب فرماوین۔ فقط

المشتہر
کمترین خلیفہ محمد عبد الشکور عفا اللہ عنہ
مقیم لکھنو محلہ رانی کٹرہ